

الشَّعْبُ وَالْحِكْمَةُ  
الْبَيْتُ الْكَبِيرُ

الحمد لله والمنة که میجوید و سخندانان گنجینه نشینوا از بانی آئینه نشین بیان بیانی



با هتاهم خاکسار محمدشار حسین بنشار مالک رخا و عطر و هتاهم پیام

فوقی و کشف  
لک و کشف

کلیات

طالب ملتانی

یعنی

نیزنگ خوشبختانی حلال نعمت الی جمین تواریخ

۱۳۱۰ھ

۱۳۱۰ھ

۱۳۰۹ھ

طبع از جناب منشی خدام بخش صاحب طالب ملتانی شاگرد حضرت شوق نمیمی غفرلہ

باہتمام

خانکار محمد شارقین شاکر مالک قومی پریس کارخانہ عطر و مہتمم یار

۱۳۹۳ھ

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

# مفید کتابیں

## روح محفوظ

یہ کتاب حزب البحر کی شرح ہے جسکو فقیر نے نہایت جانفشانی سے تالیف کیا ہے  
اس میں حزب البحر سے پڑھنے کی ترکیب مع دیگر علیات نہایت شرح و بسط سے  
لکھی ہے۔ قیمت فی جلد۔

## غایتہ التہلیل

یہ رسالہ باقیہوں کے علاج میں فقیر کی تالیفات سے نہایت بے نظیر ہے۔  
نایاب نایاب نسخے اس میں لکھے ہیں۔ جن حضرات کے پاس پہنچ سکیں وہ  
ضرور اس رسالے کی خریداری کریں۔  
قیمت فی جلد۔

## مذیاح البقر

اس میں شگاو کشی کی بحث نہایت صاف صاف طور پر لکھی گئی ہے۔ اسکے ساتھ  
رسالہ تذیل بھی ملتی ہے۔ جس میں بزرگان دین کی قد بوسی و دستجوئی کا  
بیان ہے۔ حضرت مولف کی نظر ثانی اور محو اثبات کے بعد دوبارہ  
چھپا ہے۔  
قیمت فی جلد۔

الحکم سید محفوظ الحق و قسمل۔ عظیم آبادی۔ شاگرد مولانا شوق نبوی  
شہر ٹپہ۔ گنگھیا ٹولہ۔ لال پٹھانک

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U25828

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراسینہ پہ گنجینہ در تصدیق و  
مرے دلیں ملا آخر پتا اس  
پتا تھا ایک ہی جرحہ ازل میں جام  
مراد آل جمل عواص ہو وریای  
سمند فکر کو جب عرصہ گاہ حمد میر  
ہنیں ہو دخل تیری بارگہ میں نقص  
نہ پایا آج تک لیکن کنارہ عزت و

نکشا تا ہون میں گنج شالکانِ حیدر زدا  
رہی اک عمر بسکو جستجوی گوہر معنی  
خمارِ کیف ہستی سوزا بج ستر میں کہتا ہوں  
بہرے ہن گوہر آسرا لاکھوں میر و امین  
پسینا اگیا ہر عضو میں فروطِ نگارو سے  
صفات و ذات تیری ای خدا بالذات و اجہ  
پئے اور اک شہبازِ تفکر گناہ و ذرا برسون

کمال شکر کیا ہو مجھے تیرے لطف احسان کا	استول اللہ کا جب سے لا احمشہ تیرا ہے
خدا کے ہاتھ ہے پچا متاع دین ایمان کا	ہری اقلیم دل پر نفس سرکش نے چڑھائی
کسی دن ہو ہی ڈالو لگا میں نے فرائی عصبان کا	دماست سو اگر کو نہیں ہی جاری مرے آنسو
تو بتا کثرت عصبانے دل گہریاں حرام کا	اگر مانع ہونی آیت لا تقطعوں یا رب
ڈبو دیگا وگرنہ جزو دماں سحر عصبان کا	پڑا ہوں لطف موج بلایں دستگیری کر
اگر ہو دی سہول ہر وطن رشت شیطان کا	بنانا خضر راہ منزل تقویٰ مرے دل کو
مجھ ہی بخندے صدقہ رسول جن انسان کا	مرے مان باب کی کو مغفرت اپنی کو بھی ہے

جزاک اللہ طالب نے کیا اچھی غزل کہتی

کہ یہ روح القدس تکلم فرمیں خوان سے دیوان کا

بنا ہر صفحہ دیوان نمونہ باغ رضوان کا	یوں لکھا و سننے میں نے عارض محبوب دان کا
بہار چاک دامن پر ہے جو بن صبح خدا کا	یہاں تک گر جی سودای خورشید رسالت محو
کہ نکلا طائر سدرہ ہی طوطی اس گلستان کا	ہلائے وہ گل عشق محمد گلشن دل میں
کہی ہوئے سے ہی غایان نہیں وہ آب حیات کا	غسل پاے اقدس کا ملا جس خضر طالع کو

مری نگہوں کو آگے کیا چھو سر نہ صفا ہاں کا	منور آپ کی خاکِ قدم سے دیدہ دل ہیں
براق اوس یکہ تازہ عرصہ اسریٰ فی جب ہاں کا	شبِ معراج پہونچا برقِ آسلا مکانِ مین
کہ او کوئی ہی قریب ہری محبوب نیردان کا	مقرر قابِ قوسین آپ کا اک سبتہ ادنیٰ ہے
توپرہ چشم دل سے اوٹھ گیا اکسرا رہنماں کا	لگا یا کھل مازغ البصر جب شاہِ آوجی نے
خدا ہی جانتا ہے مگر اوس صاحبِ شان کا	کہیں کجِ فصلِ داعی گمان و دھم انسان سے
کردنِ ظہار سارا حال پنہ شوق بہان کا	یہی ہی آرزوی دل کہ جاہو پنچون بی زمین
نکا لوغین خبر اپنی دل جانِ پیرا مان کا	لگاؤنِ سرمہ خاکِ حرمِ روضہ اقدس
بنوں اسکے صلے میں مستحقِ لطفِ فراوان کا	پڑہوں اشعارِ نعتیہ حضورِ سرورِ عالم
نواہتوں کا تصدیق اور صدقہ شاہِ جیلان کا	شفاعت ہو مری جہی حشر میں یا شافع
نہ حوروں کی ہے کچھ خواہش میں طالبِ حق کا	رہنمیں آپ ہی کے سایہ دامنِ رحمت میں

جو نعتِ پاک میں لکھی غزل یہ میں نے امی طالب

مراد یوان ہمایہ ہوا دیوانِ حسان کا

جو منہ اپنا شب وصال دس پی فی شرمِ طہاں کا

نظر آنے لگا عالم چسراغِ زیر دامن کا

کسی یوسف لقا کی آرزو میں بند رہی ہیں  
 ہوا کہانی جو مثل بوی گل شہتِ تجرد کی  
 کسی کی کاکل پُرسج کا سایہ پڑا اس پر  
 مرنے زخمِ جگر پٹے چلے جائیگا قاتل  
 مری بالین پر چالینش دن تک بیکسی دنی  
 ابھی شکر ہے ہر زخمِ دل کو اپنے پاتا ہوں  
 بہارِ عیش میں یہ باغِ دل کیا اہلِ ہلا تھا  
 لہو کیسا دیا زخمِ جگر نے حمد و شبِ بہر  
 وہ ہوں دل سوختہ کہاں کہ فرطِ گرمی نے  
 تمہارا قد زلا و ہج نرالی خود نراے ہو  
 ہماری آرزو میں لاکھوں مرکرفن میں ہیں  
 دلِ شوریدہ کی دلچسپی کی کیفیتِ کچھ تو  
 نکیون داغِ سودا کو بیکہ درونِ خانہِ دلمین

ہے عالم خانہ دل میں میرکنان کو زندانِ لکا  
 نہ اولجہا میر جو امن سے کوئی کاٹا بیابانِ لکا  
 نہیں بنے وجہ ہرگز پچ کہا نا عشقِ پیمان کا  
 لگا دے آج اک تارِ نظر کا امین تو ٹانگا  
 کیا اوس نے ہی سوگِ دارۂ شامِ غربان کا  
 دعا گو تیغ قاتل کا سائشِ گر نکدان کا  
 خزانِ خرم نے پیکا کرویا رنگ اس گلستانِ لکا  
 کہیں کروٹ بننے میں ٹوٹا ہو کوئی ٹانگا  
 لگاتے ہی جل و تہتا ہی مری زخموں کا ہر ٹانگا  
 نہ نکلا آج تک نامِ خدا تمسا کوئی بانگا  
 یہ دلِ پناہ میں اک ڈیر ہے گنجِ شہیدان کا  
 ہوا ہوا اسکو سودا آج کلِ لعل پریشان کا  
 کہ نقشہ ہے مقرر یہ تو خالِ رویِ جانانِ لکا

<p>سری نازک خیالی کی ہوں کیون دھوم عالم میں میں ہوں شاگرد طالب حضرت شوقِ مخدانا</p>	
<p>اگر ہو لے سہی ٹکڑا ہمارا دیوان ہو جاتا ٹہلے ہی اگر بالینِ تربت آپ جاتے قیامت پراوٹھا رکھنا بہلا اسکا کچھ اچھا بٹھانا اپنے پہلو میں جو تیر بار کو ایدل وہ فرماتے ہیں مجھے غم کو روز قیامت عبث ڈرتے تھے۔ دل میرا تمہارا کیا کلمہ</p>	<p>تو اپنا کام مشکل اسی صنم آسان ہو جاتا تو کہی آپکا کیا اسمیں کچھ نقصان ہو جاتا یہیں میرا تمہارا فیصلہ ایجان ہو جاتا نہایت جی سے خوش تھی تراہم ہو جاتا یہیں تم مجھ سے تھے توڑا احسان ہو جاتا حضورِ داد و محشر یہ کیا نادان ہو جاتا</p>
<p>جو کچھ مجھ سے ہے پڑا تو دنیا کے مکھڑوں سے مرتب جلدای طالب مراد یوان ہو جاتا</p>	
<p>مشتاق کو بھیجیں بنانا نہیں اچھا آنکھوں میں رہو یا اور تر آؤ مری دلیں مجھ سے جو عداوت ہے تو پچان لو مرتبت</p>	<p>منہ ناز سے گھونکھٹ میں چپانا نہیں اچھا ان گوشوں سے باہر کہیں جانا نہیں اچھا ٹھوکر سے ہر اک قبر مٹانا نہیں اچھا</p>



محبہ پر تیرے دربان کیا کرتے ہیں جن ظلم	افنا دوں کو در پر سوا دھانا نہیں اچھا
آتے ہو مرے پاس اگر چپکے تو آؤ	ہر جلسے میں یہ رنگ جمانا نہیں اچھا
مہندی کا کبھی حیلہ کبھی عذرِ نزاکت	ہر روز نیا فقرہ بنانا نہیں اچھا
جب تک ہے تھان سوزِ الم دل کی نہیں خبر	یہ شعلہ تر پنبہ چپانا نہیں اچھا
کہد و مری بالین سے ہٹے شورِ قیامت	سوتے ہوئے نکتے کا جگانا نہیں اچھا
دیکھیں گے جو اغیار تو بدنام کرینگے	ایجان کلمے بند یہ آنا نہیں اچھا
عاشق کے کبھی دلوں کو کہا یا نکرو تم	مظلوم کو ایجان ستانا نہیں اچھا

طالب کہیں دم گھٹکے نہ آجائے لبو پیر  
فریاد کو منہ روز لگانا نہیں اچھا

دل اپنا موردِ غم ہجرتِ بان رہا	اس بلغین ہمیشہ درودِ خزان رہا
راہ و فاین بر سرِ آہ و فغان رہا	ہر دم میں صورتِ جرسِ کاروان رہا
دنیا کی فکر میں کبھی عقبیٰ کے غور میں	دل پر ہمیشہ بارِ غم و جہان رہا
اشکون کو بہنے تھمتے ندیکہ فراق میں	دریا ہماری آنکھوں سے ہر دمِ وان رہا

کیونکر نہ مجھ کو کتبِ لفت میں ہو کمال	طفلی سے دورِ مصحفِ روی مبتلا رہا
مدفن میں گو چراغِ میسترنہ تھا مجھے	سوزانِ برنگِ شمعِ ہر اک استخوان رہا
تہا شبِ تصورِ مژدہ و ابروی صنم	ہنگامِ خواب ہی غمِ تیر و کمان رہا
کیون دلِ مراہِ سیرِ گلستان سے سیر ہو	برسونِ نظارۂ خطِ روی مبتلا رہا
بی فکر کوئی ہی نہ رہا بلغِ دھرمین	بلبل تو کیا گلون کو بھی خوفِ خزان رہا
تہا صرف کہنے کو مرے اوراد کو ارتباط	جیسے بدن کے ساتھ کہی ربطِ جان رہا

طالبِ کہون میں دردِ جدائی کا حال کیا	۱
پہلو میں راندن یہ مراد دلِ پتان رہا	۱

دلینِ جو دہیان سبھی مستانِ چال کا	عالم ہے جوشِ ذوقِ مینِ صوفی کے حال کا
پس کر غبارِ دامنِ دلدار ہو گیا	اللہ رے عروجِ کسی پائمال کا
کیا گزری وہ غریبِ خدا جانے کیا ہوا	ملتا نہیں پتا دلِ آشفتمہ حال کا
جمنہ چادرِ کفن سی لپیٹے ہوں بعدِ مرگ	فرطِ گنہ سے حال یہ ہے انفعال کا
جاتا ہے لامکانِ خبر یار لانے کو	اللہ رے حوصلہ مرے پیکِ خیال کا

کیا ہے میں نے جلوہ کسی کی جمال کا	کیا ہے حسنِ مہر و مہ اکیسمانِ مجھو
طالبِ تمہیں خیال ہی ہے کچھ مآل کا	یہ سن یہ وضع اور بتوں سے یہ راہ و رسم
<p>چمک اوٹھا برنگِ لعلِ پتہ میری تربت کا  دلِ پُر دلِ غ پر اپنے ہے جو بنِ باغِ جنت کا  اگر اوٹھ جائی پر وہ دیدہ بنیا سے غفلت کا  برنگِ طرِ جلکھا خاکِ ہوسنگِ اپنی تربت کا  مقابل ہو تو منہ پر جایِ خورشیدِ قیامت کا  نہیں رہتا کہی دل صاف اربابِ کدورت کا  کہ ہے صبحِ وطن پر اپنی عالمِ شامِ غربت کا  کہ ہر گرداب کا ملقہ ہی حلقہ چشمِ حیرت کا  اگر لجا ہی گوشہ دامنِ صبحِ قیامت کا  اوڑایا ابر نے خاکِ ہمارے جوشِ رقت کا</p>	<p>یہ عالمِ آفتابِ لغدِ لیلینِ تہا حرارت کا  نصوِ جلوہ فرما سمین ہے کس طرح طلعت کا  نظر آنے لگو ہر شے میں جلوہ حسنِ قدرت کا  بہڑک اوٹھے اگر شعلہ چلِ غِ دلِ غِ حسرت کا  مرے داغِ جگر میں اب یہ عالم ہے حرارت کا  غبارِ شیشہ ساعت سی یہ روشن ہوا چہرہ  یسہ بختی ہماری اس سی بڑھکراور کیا ہوگی  لبِ جو آج وہ اکینہ رو شاید نہانا ہی  اوڑاؤن دہچیانِ جوشِ جنونِ زرخیز  لڑی ہی آنکھ اوس برقی سپہرِ حسنِ شاید</p>

ہوا یہ گردش چرخ و مد و خورشید سے روشن	نہیں اکٹ ہنگ پر ہتا ہے حال باب فرقت کا
شب تار یک فرقت میں مجھ کی تسمع کی حاجت	فرد زان صمرت خورشید ہے ہر داغ حسرت کا
بسا پا جسم گہلگر ہو گیا ہی بال کی صورت	یہ ہے موی میان کی عشق میں عالمِ مخافت کا
پس مردن پی ہی درد جگر ہمراہ تربت میں	ادا کرتا ہی گویا وقت شکل حق رفاقت کا
نظر آتی ہیں نیسے سرو باغِ حسن ناموزون	جواب بتک نہیں دیکھا تری مصراعِ قلمت کا
شفا جز مرہم وصل سکھ ہونا غیر ممکن ہے	دل پر خون مرا مہر و ج ہی شمشیرِ فرقت کا

ہماری تیرہ نچتی کا اگر سایہ پڑے طالب

بدل جائے نحوست سے اثر صبحِ سعادت کا

شکوہ یہ ہرگز نہیں اوس گلِ فریبے پیر کا	کر رہا ہوں میں گلِ آپ اپنی ہی تقدیر کا
جب میں مانوں لے لقا شکی کو امیانی تری	بہنچدی خاکہ تو میرے یار کی تصویر کا
کب ستمگر آپ سی بڑھکر ہے یہ چرخ کہن	نوجوان کے آگے ہوگا حوصلہ کیا پیر کا
اس قدر ایدل نگہ برقا صد آجائیکا آج	ہو ہی جائیگا عیان لکھتا ہی جو تقدیر کا
کیا پھنسی دل میرا پسندے میں کسی سناؤ	ہے مقید وہ تمہاری زلف کی زنجیر کا

تیرے ابرو بھی تو کافی ہیں ہماری قتل کو  
نام لیتا ہی تو ای قاتل عبت شمشیر کا

معنی او سکے مصحف رخسار کے لکھوں اگر  
حشر تک طالب نہو کم سلسلہ تفسیر کا

مجدد کو جب وقف یہ بیخائے دل تھا	لبریزی عشق سی سپیائے دل تھا
کس طرح ہوا دل غ محبت کو بیان دخل	کیا کوئی نہ دربانِ درخائے دل تھا
بر باد ہوا شائے مشاطہ سی افسوس	او سکے جو سر زلف میں خُردائے دل تھا
ای کاش کہانی مری اکائت وہ سنتی	دل کہول کی کہنا بھی افسائے دل تھا
لمی دشت محبت جو کئی تیری طلب میں	یہ سب اثرِ سمیت مردائے دل تھا
او سکوی بی مثالیامری تقدیر فی افسوس	جو دل غ کہ زینیت دہ کا شائے دل تھا
وہ شمع محبت کی جلائی تھی کسی نے	جس دل غ سے آباد مرا خائے دل تھا
لبریزی اب بادۂ توحید سی ہر دم	مشہور خرابات جو بیخائے دل تھا
مشاطہ فی اوس شوخ کی جب زلف سنوئی	حسرت سی جگر چاک بیان شائے دل تھا
گہرا گئے کبتک وہ کہانی مری صنتے	اک دفتر طومار کہ افسائے دل تھا

آتی ہی محبت کی نہ کیوں صبر نکلتا	ہر دم گلہ کشمکش خانہ دل تھا
وہ مل سے لبالب یہ نئی عشق سی لہر	کب سا غم صورت پیمانہ دل تھا
میں چور کیوں نشہ تو حید میں رہتا	جب جام کش بادہ پیمانہ دل تھا
وہ منزل مقصود کو پہونچا کہ نہ پہونچا	جوراء رو مشرب رندانہ دل تھا

مخسور می عشق سے دن رات رہے ہم  
طالب ہمیں جب قف یہ میخانہ دل تھا

بڑھ چلتی سے مطلب پہنچی لف سا کا	پلٹے کمر یار سے یا بوسہ لے پا کا
دم بہرین مرو دلکی ادھر کھل گئیں گہرین	ٹوٹا جو شب وصل اود ہر بند قبا کا
ہم سمجھے جو ہر بار ہمیں دیکھتے رہے ہو	پہلو کوئی سوچا ہے مگر تم نے جفا کا
افسوس کہ جی وقت پر اس نے ہی چرلایا	تھا ہم کو پہر و سا بہت اس آہ رسا کا
وہ بام پر آئے بہن نظر مجھ سی لڑائی	تارا چمک اٹھا ہو مرے نجات رسا کا
ای میرے خدا جلد ملا اسکو اثر سے	خالی ہو بہت روز سی آغوش دعا کا
کافی ہی یہ دل نامہ و پیغام کو طالب	محتاج ہوں قاصد کا نہ مین یاد صبا کا

<p> اب جو اوڑا گھر ہے پہلے خانہ آباد تھا  وہ بھی کیا ٹچہ عاشق ناشاد کی فریاد تھا  مثل گل کیا آئے رنگ گلشن ایجاد تھا  فرط حیرت کو سبب میں بندسی آزاد تھا  قلقلِ مینا میں اک شورِ مبارکباد تھا  اسمین جب دیکھا تو اک ہنگامہ فریاد تھا  ورنہ اپنا مرغ دل اک طائرِ آزاد تھا  کیا کہوں کیا کچھ گمان خاطرِ ناشاد تھا  جو دبستانِ محبت میں مرا آستانہ تھا  خارخار آنکھوں میں ہر دم گلشنِ ایجاد تھا </p>	<p> ایک دن وہ تھا کہ دل میں ہتم ایجاد تھا  کیون نہ سنتا گوشِ سے تو غمِ جانِ قریب  داغِ دل کو ٹپتے ہی جاتی رہی کیون سنبھال  بلبلِ تصویرِ سمجھے مجھ کو صیادانِ ہر  جسگٹھری تھا دارِ دینخانہ میں مست است  دھوم سے خالی بنایا خانہ دل یکدم  کر لیا پا بند اسکو دامِ عشقِ زلفِ فی  تم جو آغوشِ تصور میں نہ آئی رات بھر  پہلے ہی او س نے پڑھایا کنت کنزِ اکسب  کیون نہ اسکو چوڑ دیتی بلبلِ روحِ روان </p>
--	---

میرے مرتویٰ انسان طالبِ باغِ دہر

میں وہ مرغِ نغمہ سنج گلشنِ ایجاد تھا

شک ہوا مجھ کو سانپ کی من کا

دیکھ کر رنگِ رویِ روشن کا

چشم مشتاق کا ہوا جو گمان	بند کرتی ہیں دیدہ روزن کا
دل بہا راستے مثل آئینہ	گذا سمین ہی دوست دشمن کا
جلوہ افروز ہیں جو وہ دل میں	چاکِ سینہ ہے چاکِ چلن کا
خاک ہو کر میں تم تک یا ہوں	ہاں نہ پاڑو غبارِ دامن کا
ناز کی کا بُرا ہو آخر کار	نہ اوٹھا تم سے بوجہ کنگن کا
سانے میرے گھورتا ہے تمہیں	کو رہو جای دیدہ روزن کا
میٹھی باتوں سے دل لہاتی ہیں	ہی غضبِ عالم اونکی بچپن کا
آنے اوسوقت وہ عیادت کو	ہاں جب ڈہلگیا امر اشکا
میرے اشکوں کی باندھیں چھڑیاں	لطف برسوں رہا ہر ساون کا
یوں بڑھتی ہے آتشِ حسرت	کہ نمونہ سے سینہ گلخن کا
ناز کی دیکھنا کہ رنگِ حنا	ہاتھ پر بوجہ ہے کئی من کا
یہ ہی جو ریتان سے کیا تنگ	محو ناقوس ہے جوشیون کا
ہم وہ وحشی ہیں غولِ صحرائی	ہے مجاور ہمارے مدفن کا



<p>وہ غضب ہاتھ سین انون پر  میرئی ہون فی وہ ہوا باندھی  کیا اثر بجھے مرہم ای حبس  بیڑیاں اب ہزاروں پہنیں گے  دیکھ کر سوزشِ رون میری  جلوہ اونکا ہے حملہ دل میں</p>	<p>ابھی عالم ہے گولڑ کپڑ کا  اوڑ گیا پردہ ہتا جو چلن کا  میں ہوں گہاں کسی کی چٹوٹکا  وہ بڑھاتی ہیں طوق بچن کا  دل جلا خوب شمع مدفن کا  کیون ہوں آوارہ وشت امن کا</p>
<p>طالب اک اور لکھ غزل سمین  پرد کہا زور طبع روشن کا</p>	
<p>مستی ملکر ہے غم گلشن کا  عکس رخ سے بنا ہے کندن کا  دوم گرہ ہے تار شیون کا  ہر قدم پر نکیون کمر لچکے  ہی خافت میں سرو بال و ش</p>	<p>رنگ پیکا کرو گی سو سن کا  رنگ بدلا رو پہلی جوشن کا  کیا سہانا ہی گیت ساون کا  اونکو بہاری ہی بوجہ دامن کا  بوجہ تن پر ہی سیکڑون بن کا</p>

ایسی اونکی سنہری زنگت ہی	غم ہے ہر زرد رنگ گندن کا
خوب کرتا نظارہ جاناں	کاش ہوتا میں دیدہ روزن کا
چوڑیاں وہ نکیوں کر ٹہنڈی	سوگ ہی اونکو مرگِ شمن کا
بہر قرب بتان کیے کیا کیا	بہین بد لین گم اب برصن کا
جان اسیری سی کیوں گہری	جس بہاری ہی محبس تن کا
جب وٹھی صرصر سیہ بختی	کیا بہر و ساسی شمع مدفن کا
حسن یہ ہی کہ چودہوین کا چاند	خاکہ ہوا اونکے روئی روشن کا
دل فی طی ہفتخوان عشق کیا	یہ کلیجہ نہ ہتا ہمتن کا
فرس چرخ بھی ہی چشکین	وصف شکر تہاری تو میں کا
رشتہ زندگی ہی طولِ مل	حضر طالب ہوں کیوں اس لہجہ کا
سخت جان میں ہوں کہ اقبال	دم نکلتا ہے تیغ آہن کا

کس فی جوگی بنا دیا طالب

کیون گلی میں ہی آپ کے شکا

بام پر نیش مری دیکھنی دلیبر آیا	بعد مدت کے ملاوچ پر اختر آیا
ہجر ساقی میں جو ذکر مئی احمر آیا	خون مجھ رتد کی آنکھوں میں دھن بہر آیا
نہ کہی راہ پر اکدن وہ شکر آیا	بہو لے بیٹھنے نہ کسی رات مری گھر آیا
پاس آداب خموشی جو رہا مد نظر	صرف مطلب کہی اپنی لبو نہر آیا
تنگ یا جوں پنا کہی تنہائی سو	دل ہی کرنے غم فرقت دلیبر آیا
دلجلا وہ ہوں ہن ٹپن لاکھوں چہلے	نام میرا جو کہی میرے لبو نہر آیا
واہ قسمت جو ہوا کو چہ قاتل میں گزر	دوڑ کر مجھے گلے ملنے کو خنجر آیا
بارش سنگ جفا بر خدا کر موقوف	دم مرانا کین ای چنچ سنگ آقا
جو گیا اسمین ہوا کشتہ شمشیر ادا	نہ کوئی کو چہ سفاک سی پھر کرا یا
ہم ترستے ہی رہو آب بقا کو ہرم	نہ کہی بوسہ کب سہ کو میسر آیا

پاؤں پہلائے ہوئے سوئے ہو کیا تربت میں

طالب اب اوٹھو وہ ہنگامہ محشر آیا

دستِ وحشت نے کیا چاک گریبان اپنا

بہا گیا جوش جنون کو تنِ عریان اپنا

کیا سبب فر سے جو آواز خیزن آتی ہے	اسمین مجھوس ہے شاید دلِ لال اپنا
محفل عشق حسینان میں جلا کرتا ہے	شمع کہتی ہیں جسے ہر دل سوزان اپنا
تو کہان اور کہان وہ بُتِ شکستہ شید	دیکھ منہ آئینے میں امی مہ تابان اپنا
کیون رہائی کی تمنا کریں اربابِ جہن	اپنی زنجیر ہی طوق اپنی ہیں ندان اپنا
دست و حشمت جو سلامت ہیں کیا فکر	وہی دامن ہے وہی چاک گریبان اپنا
ہی غضب پان کی سُرخ تریوان ہونے پر	کیا عجب ن کری لعل بدخشان اپنا
تجکوا امیدِ رحم ہے رقیبون سی عث	کوئی دشمن بھی ہوا ہی دلِ نادان اپنا

دیکھتی ہیں جو شگفتہ کوئی غنچِ طالب	
یاد آتا ہے ہمیں وہ گلِ خندان اپنا	

ہوا ہوں جب سی گہاں خنجرِ ابرو قاتل کا	دل بیتاب میں ہر دم ہی عالمِ رقص لہلہا
فلک بھی روز و شب بہر تابی مقلیدِ سلا	یہ پرتا ہے کاسۂ آفتابِ ماہِ کامل کا
دلِ اندوہ گین کیونکر جدا ہو میری سنی سے	گرانِ سہاویِ مخافتِ بجا و ہٹانا اٹھیں سل کا
کرن ہم کس بہروسی پر ترد و کشتِ اُلفت میں	نہیں خبر داند اشکِ سہمین کچھ نئی مصل کا

نہ لکھا آج تک رشک ہرہ جو ہنسائیں	ترے چاہ زخمدان میں کچھ عالم چاہ بابل کا
ہو ابے شبہ پروانے کر جلیو کا اسے کچھ غم	نہیں ہو جو بیرہ رکھے رونا شمع محفل کا
ہر اک صورت سے کیوں آباد ہونا غیر ممکن ہے	خرابی کیا ہو لے ہر سہارے خائے دل کا
پڑا ہوں اس طرح بچو دسراے گور میں کر	مسافر حبس طرح کوئی تہکا ماندا ہو منزل کا
بہر بحر عشق افکندیم بسم اللہ بحر ہر ہا	خدا ہی نا خدا ہے اب ہماوی کشتی دل کا
ترپتے ہیں ہزاروں کیلئے مقتول لقا	تجھے بد نظر ہے کیا تماشا رقص بسمل کا

ہجوم لشکر جو رو ستم ہے چار جانب سے

خدا حافظ ہے اسے طالب متاع کشور دل کا

پہنسا نا کچھ نہیں دشواری صیاد بلبل کا	بنا نا چاہیے تجھ کو مگر سپندار گب گل کا
نہیں ملتا پتا جس وز سے اوس غیر گل کا	مری نا تو نہیں عالم ہے فغانِ رود بلبل کا
مراد دل لیکو مجھے پوچھتے ہو کون بلبل کا	جوا ہی بی وفا کیا دون میں تم کو تنہا بل کا
جو بے سچے دیاد لگنوا اب جان کو لالے	یہی پہل بڑھنا لی کار بیکر و تامل کا
بتوں کے جوڑ سہتے سہتے گو تنگ دی ہنری	وہی باقی ہی ہم میں حوصلہ صبر و تحمل کا

ابھی تھی دوش تک تاکہ وہ لپٹ جائے	کہاں تک سلسلہ جاتا ہو دیکھیں اس تسلسل کا
نہو مغرور اتنا حسن پر جب خط لکھ لائے	ترقی ہو چکی آیا زمانہ اب تنزل کا
ترخیز نگر بیوجہ قاتل ہم اسیروں کو	قیامت تک ہیکا خون گرد پرتی گل کا
نہیں فریاد رس کوئی کیسا باغ عالم میں	عبث ہے لیکن نالایع عالم رات دن غل کا
اوٹھا غم بار غم دل فر بہت راہِ محبت میں	تحمل ہو نہیں سکتا ہے اب بارِ محبت کا

اوسے کیا خواہش تلج و قبائے پادشاہی ہو

کیا ہو جس نے طالبِ زیب تن خرقة کو گل کا

سر میں کیا سودائے عشق کا کل جاننا تھا	لاکھ زنجیروں میں اولجہا یہ دل میوانہ تھا
عالمِ ایجاد میں جب کوہ کن پیدا نہ تھا	خلق میں مشہور میرے عشق کا افسانہ تھا
محفلِ ساقی میں سو پیرِ مغان میں کیا نہ تھا	گریہ مینا کہی کہ خندہ پیسا نہ تھا
اے گلِ باغِ جوانی اور ہی کچھ تھی بہر	جن دنوں بیگانہ تجھے ہنرہ بیگانہ تھا
بادۂ عشق اہی سے رہا لبرِ زول	جبکہ دردِ ماسوا سے پاک یہ پیمانہ تھا
کیوں نہیں جاتا ہمارا طائرِ دل ایک دن	دامِ زلفِ پرشکن تہی خال عارضِ مائتہ تھا

شب جو بزمِ غیر میں وہ شمعِ رواں جلوہ گر	دل مرا سوزِ نہان سے صورتِ پروانہ تھا
اشتیاقِ بوسہ لب میں یہ گردشِ سحر	کہ برنگِ بادہ تھا کہ صورتِ پیمانہ تھا

یتخ قاتل نے جو کہنہ پیچ رکھ دیا طالب نے سر  
سچ جو پوچھو سر جھکانا سجدہ شکرانہ تھا

نروین کی سطحِ مدت ہوئی اپنا وطن چھوٹا	قفس میں آپہنسی ہم امیر و نسی چین چھوٹا
ہو کیوں بسف جانِ شادمان بیتِ الحزن چھوٹا	رہائی قیدِ ہستی سے ہوئی زندانِ تن چھوٹا
پسِ مردن یہ سچے تھو کہ اب یوانہ پن چھوٹا	لگا اس دستِ حُشت سے نہ اک تارِ کفن چھوٹا
زرِ گل پر جوانانِ چین کیا کیا اکڑتے تھے	خزانِ آئی ہوئے مفلس وہ ساما بانگین چھوٹا
نجا و ناتوانی پر ہلیگا عرشِ اعظم ہی	مراجسوتِ تیرنا لہ گردونِ نسکین چھوٹا
سوئے ہستی عدم لے ہی آیا دمِ عین کو	مراجسدِ عقابِ فکرِ مضمونِ دھن چھوٹا
سرِ مجمعِ ہزاروں صورتِ لبسِ نظر آئے	ترا تیر نظرِ جسوتِ اوناوکِ فگن چھوٹا
درِ شیرینِ پروا سکی روح کو اب جہانِ ہی	لگا کر تیشہ کب اس رُوسر سی کوہِ کن چھوٹا
نہ پوچھو قدر کیا ترکِ وطن سے ہوتی طالب	لیے پھرتے ہیں ہاتھوں ہاتھ جب گلِ سحر چھوٹا

واہ وا تو نے وہ اشک ہے چشم تر پیدا کیا	آج تک ایسا نہ دریا نے گہر پیدا کیا
میرے نالو شکوہ غیروں سے یوں کہنے لگو	دیکھئے کوچے میں کی کرکس نے شہر پیدا کیا
قبر بکرا کر مری وہ شوخ یوں کہنے لگا	تم نے اب آرام کا مرثیہ گہر پیدا کیا
پانی پانی آبِ گوہر جس سے دریا میں پڑی	ہجر میں تو نے وہ اشک ہے چشم تر پیدا کیا
کوچہ جانان کی کیوں کرتے ہنیں تم ہیری	اے خضر جب حق نے تم کو راہ بر پیدا کیا
سرکشی اس نے نکلی تھی قذ جانان سے اگر	سرو کو پہر کیوں خدا نے بے شر پیدا کیا

شاعری پر فخر ای طالبِ عبث کرتے ہیں آپ

آپ نے یہ کون سا علم و ہنر پیدا کیا

لبوں کے وصف میں عالم یہ ہے شیریں بقالی کا	کہ ہر مطلع مرا مطلع ہے دیوانِ لالی کا
سراسر محفلِ اُلفت میں پالِ حسینان ہوں	نمونہ ہے مرا تن پیکرِ تصویرِ تالی کا
ہمارے کشتِ زارِ عشق میں کیا خاکِ حاصل ہو	و فورِ ضبطِ گریہ سے ہو عالمِ خشکسالی کا
مری آہِ شرافشان کی ہن نیز گلیاں ہی	کہ عالمِ چرخ گردان میں فنا و نسِ خیالی کا
چراغانِ پارہِ دل سے کیا ہی چشمِ گریان نے	تماشا ہی کنارِ موسیٰ مرگانِ پردِ والی کا



<p>بنایا نقش بستر اس طرح فرطِ خافت بنے          پروئے گوہرِ اشک تنے یادِ دردِ زندان میں          خوشی اتنی ہوئی وہ گل جو آیا سیرِ گلشن کو          کیسی جامہ زیبی اب گلے کٹوائیگی لاکھوں          جڑاؤ جھکوتے کان میں اوس گلِ نوجوب نے          عجب کیا خانہ تن منہم ہو فرطِ گرہ سے          یہاں تک تیر کہا عزتِ شوق شہادتین          ترم کو چے میں ہم جبکہ اگر بیٹھو تو کیا بیٹھے          لگی ہیں اشک کی جہریان کہو لسو کر نالے          کیسے قتل کا بیڑا اڑھایا تو نے اس ظالم          بہر آیا خون آنکھوں میں فوراً سوسو تھی</p>	<p>کہ عالم اپنے پیکر پر ہے فانوسِ خیالی کا          کہ ہر تہہ پر ہر توحے مرہ سلکِ لالی کا          کہ غنچوں کو چھکنے نے جمایا رنگ تالی کا          کہ عالم صاف کٹھن ہے پر ہے شمشیرِ پلائی کا          گمان اس بلبلِ لگو ہوا ہون کی ڈالی کا          مکانوں کو ہر آفتِ جوش ابر برشکالی کا          کہ عالم اپنے سینے زہوار و ضو کی جالی کا          کہ مثلِ نقشِ پا ہر دم ہے ہشکا پامالی کا          چھکنا خوب ہو بارش میں مرغِ برشکالی کا          نہیں تو اور کیا باعثِ ہوانِ ٹوٹنکی لالی کا          جو دیکھا فرقت ساقی میں عالمِ جامِ خالی کا</p>
--	--

کیسی زلفِ پچان کا ہمیں سودا ہوا طالب

نہیں تو اور کیا باعثِ ہر اس آشفقۃِ عالی کا

<p>جسکو عشق آپ کا نہیں ہوتا گلہ جو رہے عبث ایدل نہ کہی حسم پونچھنے نزل تک دھیان رہتا ہے آلیکا ہر دم حرف مطلب کہوں میں کس شے کی کون سی اسے فلک کروں تدبیر</p>	<p>غم میں وہ مبتلا نہیں ہوتا اس محبت میں کیا نہیں ہوتا دل اگر رھنا نہیں ہوتا کب خیال آپ کا نہیں ہوتا بوسہ بھی جب عطا نہیں ہوتا سیدھا وہ کج ادا نہیں ہوتا</p>
<p>سچ ہے اس کیسی میں احوال کوئی بھی آشنا نہیں ہوتا</p>	
<p>ابھی دن ہیں لڑکپن کے ابھی سچ بچپن کا ہوا ہے شفیقتاے گل تمہاری روی وشن کا دل وحشی کی میری اور بھی کچھ بگڑ گئی حشر مرے لوٹن گے ہم جی ہر کے بزم عیش و عشر جو ہے تو غیر غیروں کی وہی تو قری میری</p>	<p>قیامت ڈھانینگے آگ کا عالم جبکہ جو بن کا دل مشتاق کو کیا شوق ہو گلگشت کُشن کا ہوا جیسے یہ دار فتنہ کسی کے طوق گردن کا مرے دن چینانی کو تر عالم ہے جو بن کا تمہاری بزم میں کچھ فرق بھی ہو دوست دشمن کا</p>

مین ادس گل کے مسی لیدہ ہونٹوں کا دھلاؤ	چمن میں سلیلے ہاتا ہی مجھ کو رنگ ٹوسن کا
جھے حسن و جمال مہر و مہر اپنی نظر میں کیا	پہرا کرتا ہے نقشہ انگہ نہیں اک وحی و شن کا
جگر تھامے ہوڑ آیا وہ مبت آخر مر گہرین	اثر ظاہر ہوا ہی دل تھی پور و شیون کا
یقین آجائے کیونکر میرے لکھا و سکی وعدہ	کسی پورا ہوا ہی قول ادس عیار پُرفن کا
کرین گے حشر برپا دن جو آئینگی جوانی کو	ابھی فتنے اوٹھائیں کیا کہ عالم ہے لوک میں کا

گلستانِ سخن میں گل کہلائے تو فو کیا طالب

سرِ بزم آج دیکھا رنگ تیری طبع پُرفن کا

کرون کس لیو آج شکو کسی کا	گلہ حشر کو دن کروں گا کسی کا
نہ کچھ پوچھتی میرے دل کی منگین	جہر و کے میں دیکھا جو چہر کسی کا
غضب ہو گیا ادس گلے کو دلیں	اثر کر گیا آج نالا کسی کا
نہیں وحشت ای قیس نے وجہ مجھ کو	ہوا ہی مرے سر میں سودا کسی کا
ضرور آج کوئی گیا غیر کے گھر	بتاتا ہے نقش کف پا کسی کا
مجھے دیکھ کر وہ رقیبوں سے بولے	کہڑا ہے یہ بیچارہ شیدا کسی کا

<p>کہو حوصلہ مجھسا ہو گا کسی کا کروں آ فلک کیا میں شکو کسی کا</p>	<p>تہمین جان و دل میں ایمان کی سب سری بد نصیبی ازل سے ہے ثابت</p>
<p>کیا کرتے ہیں اس لئے ضبط گریہ کہ طالب نہ کہل جائے پردا کسی کا</p>	
<p>وہ جان و دل سے تیرا خریدار ہو گیا کافر کہی ہوا کہی دیندار ہو گیا ایک ایک شعر گوہر شہوار ہو گیا تو چرخ سے زیادہ ستمگار ہو گیا اک دانہ دیکھ کر یہ گرفتار ہو گیا دل دیکے نکو کیا میں گنہگار ہو گیا</p>	<p>تجسس دو چار جو کوئی اے یار ہو گیا پونچا کہی میں دیکھی کعبہ عشق میں لکھے جو تیرے گوہر دندان گمین نے وصف وہ سچ دے رہا ہو تو دشمن ہو جان کا عاشق ہو مرغ دل مرا ویش کو خال پر بیوجہ گالیان مجھے دیتے ہو میری جان</p>
<p>طالب صنم پرست کی ہے کچھ خبر ہمیں مسجد میں جا کے آج وہ دیندار ہو گیا</p>	
<p>کوئی مجنون کوئی ششدر کوئی شیدا ہو گیا</p>	<p>بزم میں جس وقت شامل وہ خود آرا ہو گیا</p>

فتنہ محشر ہے آبت یا تری رفتار ہو	جس جگہ رکھا قدم اک حشر برپا ہو گیا
بعد مردن خواہشِ خستِ گئی کچھ ہمیں	اوسکے کو بچے میں اگر اپنا ٹھکانا ہو گیا
پوچھتا ہے کس لیے اوقیسِ حشر کا سب	میرے سر میں یا رکے کیسو کا سودا ہو گیا
کر رہے ہواے طبیعتِ مبعث فکرِ علاج	عشق کا بیمار بتلاؤ کب اچھا ہو گیا
تیرے حسنِ دلربا کا ایک میں عاشق نہیں	جس نے دیکھا تجھ کو دلبر وہ شیدا ہو گیا

جان سے ہوں تنگ میں کطالب اس کی پیر میں	
ایک ساعت بھی مجھے دشوار جینا ہو گیا	

### ردیف باے موحہ

ابکے جو عیادت کو مری آئینکے احباب	احوالِ روی دیکھ کے گہلِ نینگے احباب
ہر موئے تنِ نازگنا ہوں ہو اک لبِ جہ	لاشہ جو اوٹھائیں گے تو دجیا نینگے احباب
چھٹنے کی نہیں جامہ درمی جوشِ خون	گو لاکھ طرح سے ہمیں سمجھا نینگے احباب
اب تک تو میں نا کام ہوں اس نہم جہان میں	ہو گا کوئی وہ دن ہی کہ کام آئینگے احباب
ہتی آمد و رفت انکی مرے دم کی بدولت	اب کسی عیادت کو یہاں آئینگے اجنا

<p>ملکہ کف حسرت پہن سجاؤں گے احباب          پہونچا کے لحد تک ہمیں پہرے آئنگے احباب          بالین لحد پر مری جب آئنگے احباب</p>	<p>دم پر مین ہم اوٹھ جائینگے انم جہان سے          تا منزل مقصود کوئی ساتھ نہ لگا          ہو گا مرے مرنے سے بپا شو قیامت</p>
	<p>حورون سے نہ بھلیکی کبھی اپنی طبیعت          جنت میں جو طالب ہمیں یاد آئینگے احباب</p>
<p>ہے فروغ روی جانان سے منور آفتاب          ایک ہی اسمین ہوا زمین بھر آفتاب          صورت مینا فلک ہر شکل ساغر آفتاب          شور ہر پہچم سے نکلا رخ بد لکرا آفتاب          راندن ہتا ہر گویا اپنے سر پر آفتاب          جب نہ ٹھہرا اوس کف پا کو برابر آفتاب          صورت در یوزہ گر پہر تا ہر دور آفتاب          صورت آئینہ ہر حیران ششدر آفتاب</p>	<p>کیون نہ تابندہ ہو سب تارون مین ہر آفتاب          سینہ پر دل غر شک چرخ چارم کیون نہ          دیکھتے ہی کیون دل بہر آئے مجھ میخوار کا          تم جو آئے سمت مغرب سو قیامت ہو گئی          گرمی داغ جنون سو پک گیا ایسا دماغ          ماہ تابان کیا چمکتا روے روشن کے حضور          ہو گئی جب سو مرے سلطان خوبی کی تلاش          مین تو کیا اے غیرت مددیکہ تیرا بناؤ</p>

<p>ہو گیا کیون اپری جامے سے باہر آفتاب ہیں نثار اختر قمر صدقے پہنچا اور آفتاب</p>	<p>کیا نظر اسکی پڑی تیرے تن پر نور پر واہ رے حسن و جمال عارض ثابان یا</p>
<p>میرے داغ دل پر اسکی پڑ گئی ہے کیا نظر کھا رہا ہے اس طرح طالب چکا آفتاب</p>	
<p>ہے اگر پر تو فیضانِ خدا کا طالب میں تو ہر حال میں ہوں اسکی رضا کا طالب کہ عبا کا ہوں میں خواہاں تھا کا طالب اسی لئے میں نہیں ہوتا ہوں شہا کا طالب ہو نہ کر وہ نہوا تمل ہما کا طالب باغِ عقبہ میں جو ہے نشو و نما کا طالب کس لہو خضر سے ہوں آپ بقا کا طالب اے مرے دل نہ تو سنج و بلا کا طالب پہر وہ خواہاں نہوا تمل ہما کا طالب</p>	<p>پہلے ہوا سینہ دل کی جلا کا طالب خواہشِ لطف و کرم ہوں نہ جفا کا شکوہ مجھ کو مرشد سے تو کل کا ملا وہ خرقتہ درد و دلیں جو ملا کرتی ہے لذت مجھ کو کوئی جانان کی گدائی ہوئی حال مجھ کو آنسوؤں سے کرے وہ نخلِ تنہا سیراب زندگی بخششِ ابد میں لبِ چنان مجھ کو ان حسنان مجازی کی محبت کر کے اوڑھ لی جس نے رے عشق میں گالی ملی</p>

## ردیف نامے فوقانی

وہ رشک نہ رہا جو مر تو گہر تمام رات	چکا مرے نصیب کا اختر تمام رات
رہتا نیکون دماغ معطر تمام رات	پہلو میں اپنے تھا وہ گل تر تمام رات
دن بھر ہجوم حسرت و ارمان یاس ہر	روتی ہو بیکسی مرے سر پر تمام رات
دیوانہ گردیا خطِ نو خیز نے مجھے	چنتا ہوں تنکے گلیوں میں دن بھر تمام رات
اللہ سے بچو دی کہ وہ بیٹھے ہیں گدین	ہم راہ دیکھتے ہیں سو سے در تمام رات
آتی ہے یاد زلف سیہ شام ہو تو ہی	رہتا ہر چچ میں دل مضطر تمام رات
یتوری جو ہم پر اوس نے چڑھائی شبِ صال	اپنا گلارہا تر خنجر تمام رات
کس غیرتِ قمر کے ہیں یہ محو انتظار	رہتے ہیں و ابودیدہ اختر تمام رات
روشن ہو ہر دم کو ہی تیری تلاش ہے	سُگشتہ رہتے ہیں جو یہ دن بھر تمام رات
زلفِ سیاہ کیون رخِ روشن کو پاس ہو	رہتی ہو فکر یہ ہمیں دن بھر تمام رات

انجام کار کا نہیں طالب ہے تمکو دھیان

ہے فکر خواب و خور تمہیں دن بھر تمام رات



ایسی تہیں بنگہیں تری روز ازل یار مست	اک توجہ میں ہوا دل صورت میں خواہ مست
جھگڑا ہر دوستوں کا اور چائی ہر گھٹا	میکشی کا ہے ہزار کیونکر نہ ہوں میں خواہ مست
میر و اگر کیا حقیقت بادۂ انگور کی	ہوں مے خنخاہ توحید نہ ہر بار مست
دختر رزی کیا کرتے ہیں اکثر چٹیر چار	ملکے با ہم بیٹھے ہیں جس گھڑی دو چار مست
گروش ساغر کی کیا حاجت ہے اوساقی مجھ	آپ کہتی ہو مجھے یہ بادۂ دیدار مست
چشم میگون فرتی اوساقی پیمان شکن	کردیا عالم کو دم میں صورت میں خواہ مست
موسم گل میں ہوں کیوں لغزین سنبلین	ان نون کہتی ہوں انکو کہت گلزار مست
وصلت بنت العنب کیوں نہو نفرت مجھ	جام عرفان چکے ہوں میں آج کل سنا مست

پیکے طالب بادۂ حسنِ کلام مصطفیٰ

جہو متا پھر تا ہے نشے میں سر بازار مست

کرتی ہے میری مرگ پر حسرت	سر بالین ہے نوحہ گر حسرت
دار فانی سے سب گئے تنہا	ہے مرے ساتھ ہم سفر حسرت
تا عدم اسکو ساتھ دینا تھا	کیون چلی مجکو چوڑ کر حسرت

کشمکش میں پڑیں تمنا میں	بہر گنجی ولیمین اس قدر حسرت
دونوں میں ماتم تمنا میں	سوگِ دن بہر تورات بہر حسرت
پہلوئے دل میں اسکو پالا تھا	ہے تمنا کی مرگ پر حسرت
ہو گیا ہجر میں تہہ سارا خون	اے دل فسوسِ یو جگر حسرت
بیوفا تھا وہ چلدا یا ایدل	اوسکے جانے پر اب نگر حسرت

غیر جب بزم یار سے نکلے

پہر تو طالب کی نکلی ہر حسرت

ردیفِ ثنائے مثلثہ

مجا کیوں دینو لگا رنج و محن کیا باعث	دشمنِ نوجو ہوا چرخ کہن کیا باعث
گو رضا جوئی عالم میں ہوئی عمر بسر	پہر ہی ناراض رہے اہل وطن کیا باعث
چشمہ مہر سے زائغِ روشن میں ہو آب	خشک ہتا ہر جو یہ چاہِ ذوق کیا باعث
یتغ رشک لبِ نگین نے کیا قتلِ ہنین	ہین جو اودہ خونِ لعلِ یمن کیا باعث
آج بدلے ہوئے تیور نظر آتے ہیں مجھے	کس سے ہو چینِ بچینِ مشفق من کیا باعث

ہو نہ ہو گئے آبِ دردِ دندان ہو دو چا	پانی پانی جو ہوے درِ عدن کیا باعث
زورِ وحشت ہو سوا کیلئے او دستِ اجل	پرزے پرزے جو کیا جامہ تن کیا باعث
رات بہر وعدہ دیدار نے رکھا بیتاب	تو نہ آیا جو شب اسے عہد شکن کیا باعث

آج کل کے امرا سارے ہیں طالبِ بعلم

اب جو باقی نہیں کچھ قدر سخن کیا باعث

### رولف جیم

رہ غربت میں ہی ہمدرد مارنج	نہ جیتے جی ہوا مجھے جلا رنج
بچوٹے بیکسی میں ہی یہ ہمدرد	مقیبت درِ دغم صدہ بلا رنج
ہزاروں گالیوں و شتمِ دین	مرے قاصدِ ناپا خوب پانچ
ستانا ہی جب اونکو بہا گیا ہے	کہا تک کیجئے اس بات کا رنج
قدِ دلدار میں جو بن نہیں ہیں	پہلے ہیں سرد میں خوش رنگ نارنج
نہیں قابو میں جب اپنی طبیعت	پہراب ہمکو خوشی کیا اور کیا رنج
جدائی میں ہوتی یہ حالت زار	کہ دشمن کو بھی ہر بے انتہا رنج

<p>ہوا اک بنج پراب دوسرا بنج          نہو کیونکر مجھے اے بیو فارنج          دیا مجھ کو محبت کا صلا سنج</p>	<p>مجھے چوڑا بڑا ہا یا غیر سر لبط          مرے آگے کرو غیزون کو تم پیار          عدو پر ہے نظر لطف و کرم کی</p>
<p>محبت کی ہوا طالب لگی کیا          ہوا کیون زرد رخ ہر رنگ نارنج</p>	
<p>رولیف حائی حلی</p>	
<p>بچ کہا یا کرتے مین ہم موئی پچان کی طرح          بہا گئی ہو جان سو عمر گزیران کی طرح          دیہیان ہو جائینگے جیب گریبان کی طرح          ہے فروزان غدل ہر درخشان کی طرح          ہوتو کتا ہوں غنم غل علی بدخشان کی طرح          ہو مری صبح وطن شام غریبان کی طرح          تیز و بروی قاتل تیغ بران کی طرح</p>	<p>جب مری دیکھی ہو ترخی لطف پریشان کی طرح          یا سے سے فرط خافت مجھ سوتا بے تون          جوشِ محبت میں ہزاروں امن کسب و دست          مجھ کو کیا تار بکئی شام غریبان کا ہراس          صدمہ عشق لب رنگین سے چالت ہوئی          میری آنکھوں سی جو وہ خورشید طلعت پہنچا          ہو صفت شرکان میں او سکی صاف تیروں کا اثر</p>

کون مجوسِ قفسِ ہر بلبلِ جان کی طرح	باغِ عالم میں سیر گنجِ تن پیدا ہوئی
کرلو سیرِ دل ہی گلگشتِ گلستان کی طرح	کثرتِ داغِ جنون سے ہے بہارِ لالہ زار
سیکی روتی ہو مجھ پر ابرگِ ریاں کی طرح	دشتِ غربت میں عجیب کیا ہو بیا طوفانِ نوح
رات بھر جلتا ہوں میں شمعِ شبستان کی طرح	بزمِ عشقِ شعلہ رویاں میں یہ ہر سوز گداز
عزتِ جان چاہو تو قیرِ مہمان کی طرح	چند دن کروا سٹے ہو قصرِ تن میں جاگزیں
ہے ہلالِ عیدِ مجکو تیغِ عریان کی طرح	شامِ فرقت میں ہر سامانِ خمشی ہی جہِ غم
داغِ الفت ہی چلا غمِ زیرِ دامان کی طرح	صرصرِ طعنِ خلافت سے اسے کیا ہو ضرر
کہہ لکھ لاکر ہنس پڑا میں خمِ خندان کی طرح	تیغِ قاتلِ ذوجِ کینِ تن پر مری گلکاریاں
گلشنِ عالم میں تون سرورِ چراغان کی طرح	آتشِ غم سے سراپا تن مرا ہوا داغِ داغ

پہرہِ قیمت لائی غربت سے کہی سو وطن  
نکلے طالبِ گہر سے ہم بوئے گلستان کی طرح

ردیفِ خایِ محبہ

یارِ برس چکرِ کہین سنگِ جفا چرخ	کہنکد و ٹھارے شیشہِ دل صد ہا چرخ
---------------------------------	----------------------------------

<p>آنٹے کی طرح دائیہ دل کس طرح نہو وہ رشک مہر گہرے اگر جو پہر گیا جوش جنون میں مسعت دامن شست کیا تارے نہیں ہیں داغ جگر کو میں یہ کھڑ تہا یہ کہی جو دشت نور دی میں کیر سائے</p>	<p>افسوس پس گیا یہ تہ آسیائے چرخ تقدیر کا ہی پیر نہیں کچہ خطا چرخ پر زے اڑاؤن پاؤن عجیب قبا چرخ بکھرے ہیں از سے جو تہ آسیائے چرخ اتک پر آبلہ ہے ستارون سر پائے چرخ</p>
<p>کیون چا درین ہماری لحد پر چڑھاتے ہیں کافی ہے ہم غریبون کو طالب روا چرخ</p>	
<p>رو لیف دال مہلہ</p>	
<p>چشم بینا کو ہو کب موتی کوئی جھوٹا پسند صورت مجنون ہو دلو و مسعت صحر پسند شیر وں کو کب فروغ آفتاب آیا پسند ایسے جینے سو تو ہو سوجان سو مرنا پسند اس دل نازک کو ہو کیا شکوہ اعدا پسند</p>	<p>ہے بناوٹ غیر کار و ناہو کیون ناپسند بہاگتا ہر گنج زندان سو جو یہ سودا پسند جاہلان کو کور کو حسن سخن ہو کیا پسند کون فرقت میں اوٹھائے ناز بیتابی دل نازا جواب و ناپرور ہی جب بار مزاج</p>

نام میرا بے نشانی نے کیا مشہور خلق	گوشہ عزت رہا گو صورت عتقا پسند
بوتائے گلشنِ عالم میں اب طوطی مرا	کسکو پونچھ تڑاے بلبل گویا پسند
کچھ مشابہ قامتِ موزونِ بلاقدس ہے	اس لڑ ہے اس لڑاؤ کو طوطی پسند
ہو دلِ میراں میں کوئی نہ جلوہ گروہ شاہن	کب میرون کو ہر اُجڑا گھر غریبوں کا پسند
توڑ کر قفلِ درِ زندان نکل جاؤ کو ہے	موسم گل میں دلِ وحشی کو تو صحر پسند
مار تو ہیں لاتِ تختِ خسروی پر ہم فقیر	ہے بجا ہر بستر و بالش ہمیں غار پسند
محسوس تن سے فرارِ آخر ہو ہی روحِ حزن	کنجِ زندان کب کسی مجبوس کو آیا پسند
کوڑیوں پر دانت رہتا ہر حصیوں کا دم	کرتی ہیں یہ ہڈیاں جی سے سگنی نیا پسند
کچھ بھی چشمِ سر مگین یا رسو نسبت نہیں	پہوٹیں وہ آنکھیں جہنم ہوں یہ نہ خود پسند

ہے مرقع گوہرِ مضمون سے طالب ہر غزل

کیون نہوار باب جو ہر کو کلام اپنا پسند

میں نے گلزارِ سخن میں جپٹے ہو دو چاند	بلبل شیراز کی بھی ہو گئی منقار بند
جب مراد لیوانِ بزمِ نکتہ سنجان میں کہلا	ہو گئے سب شاعر و کج دفتر اشعار بند

ہر گھڑی آمادہ رہتو ہیں دلچسپ پر حسود  
 ڈینگ کی لیتو تھے لیکن آج بزم یار میں  
 ذرہ نہ کر چاہتا تھا میں کہ پہونچوں باز تک  
 مجھ فقیر مست کو ملتی رہے ساقی شرب  
 بینواؤں کا بد لکڑہیں جاتا میں ضرور  
 آج کل ہر گرم بازاری تمہاری حسن کی  
 ہو گیا سنسان جب سو گیا میں پاؤں  
 ہاے وہم ترک مطلب خط جو لکھا یاں کو  
 گہات میں ہتا ہویا دآڑی فصل بہا  
 آرزوی سیر گلشن میں توجہ جاتی ہے جان  
 عشق اوس طفل برہمن کا یہ عالم گیر ہے  
 بعد مدت اوس نے لکھا ہی اگر نامہ محو  
 موجزن ہتا ہوا کہوں سو مری طوفان شک

میری تقریر وں سے بولتے ہیں گوہر بار بند  
 کیا ہی کہانی منہ کی مجھ سے ہو گئے اغیار بند  
 ہائے قسمت کردی سب وزنِ یواریار بند  
 اے مرے داتا نکرباب کرم زہنار بند  
 کیا کروں ہتا ہر دولتخانہ دلدار بند  
 کیوں نہوای رشک یوسف مصر کا بازار بند  
 ایک دم سوٹا ہوا خانہ خسار بند  
 کہو لکڑ سو مرتبہ دیکھا کیا سو بار بند  
 روز ہو تو میں قفس میں بلبلین و چرا بند  
 باغبان کہتا ہوں ہر دم در گلزار بند  
 دیکھئے جسکو نظر آتا ہے وہ زنا ر بند  
 ہو گئے میرے لغافے میں خطا غیار بند  
 ہونہیں سکتی ہر طالب چشم دریا بار بند



<p>یون نظم مرصع ہو طبیعت میں نظر بند وہ طوطی خوش لہجہ ہوں کہو چون لب لعل اشبات کمر میں شعر اگر تو ہیں کہیں بحث ہوں محو تصور جو کسی پر وہ نشین کا دیوانوں کی عادت نہیں نظارۂ خواب خون آنکھوں سے جاری ہوں اب گہ ہنسی</p>	<p>جس طرح کہ ہوں درج میں باقوت گہر بند دو باتوں میں کروں ہم مرغان بحر بند کیا چیز ہو اس بت کی جو ہر پیر کمر بند رہو ہن در دیدہ مرے آہوں پر بند کس جرم میں یاروں نے کیا مج کو نظر بند ٹانگوں سے ہوئے کب ہیں خم جگر بند</p>
<p>یکتاے زمانہ مرے استاد ہیں طالب کیون فرد نہو شعر و سخن کا مرے ہر بند</p>	
<p>دل ہجر میں ہے ماہی بڑا آب کو مانند کیونکہ نہو دل نغمہ سدا صورت بلبل دیکھی ہو ترے کان کی بجلی کی تڑپ کیا مواج جو ہیں دیدہ پر آب ہمارے بالوں سے اور کبھی ہو ترے بالے کی مچھلی</p>	<p>بیتاب جگر غم سے ہو بیتاب کے مانند ہیں عارضِ جانان گل شاداب کو مانند بجلی ہو تپان کیوں دل بیتاب کو مانند ہے قہر گردن کف سیلاب کو مانند ترپوں میں کیوں ہو ہی بڑا آب کو مانند</p>

<p>             آنکھوں سے روان اشک میں سیلاب کو مانند              حلقے تری زلفوں کہیں گرداب کو مانند              توڑ آنسوؤں میں ہر مری سیلاب کو مانند              بیتاب ہوں میں ماہی بڑا آب کے مانند              میں پشت دو تالیوں میں جم محراب کو مانند              خورشید ہواک کر مک شب تاب کو مانند              ہے داغ جگر مہر چاشتاب کے مانند              آنکھوں میں مژدنا ب سوختاب کو مانند              آنسو میں مری گوہر سیراب کے مانند           </p>	<p>             بہر جاؤں اگر صورت خسیا ہر تعجب              جو کشتی دل اکوڑی اس میں ہوی غرق              گر جیسے اگر خانہ تن کیا ہو تعجب              اوس بحر لطافت کی جدائی میں شب و روز              یہیہ اثر اعلیٰ طاقِ خسم ابرو              نسبت اوسو کیا دون تج و جگنو کی دمکد              تاریکی مرقد و نہیں خوف ہمیں کچھ              کیا بادناکشی کا ہو مزاج نہیں ساقی              رو تا ہوں جو یاد و در دندانِ صنم میں           </p>
--	---

دیوانِ مرادیش بھاکون نہو طالب

ھر شعر سے عقد ورنایاب کے مانند

ردیف ذالِ معجہ

<p>تم نے اغیار کو تو لکھے ہیں اکثر کا غد</p>	<p>کبھی لکھو ہمیں بھی ہر چہر کا غد</p>
--	--

اسطرح مکتب الفت میں ہو گزار و نزار	تارِ مسطر میں گین سب تن لاغر کا غنڈ
خطِ گلزار میں اوس گلِ نوجوانہ لکھتا	ہو گیا تختہ گلزار سراسر کا غنڈ
حالِ لکھن میں اگر اپنی سیہ بختی کا	فرط ماتم میں سیہ پوش ہو کیسے کا غنڈ
نامہ لکھن میں جو یاد گلِ عارضِ آئی	گریہ خون سی ہوا سرخ سراسر کا غنڈ
اسقدر وصفِ خط و حالِ سیہ لکھن میں	اپز دیوان میں سادہ نہیں تل پہر کا غنڈ
مجھے لکھنا ہو خط اک شک چمن کو بلبل	ورق گل سی ہی درکار ہے بہتر کا غنڈ
حالِ بیباکی دلِ اس میں اگر کچھ لکھن	ہاتھ سو میرے نکلیاے تڑپ کر کا غنڈ
نامہ بر کی نہیں حاجت نہ کبوتر سی غرض	جذبہ شوق سی ہے آپ ہی شہپر کا غنڈ
حالتِ سوز و درونِ اس میں جج تحریر کروں	کیا تعجب ہو اگر خاک ہو جل کر کا غنڈ

میں نے لکھن میں جو وصفِ رخ روشن طالب	
ہے برنگِ ورقِ مہرِ متور کا غنڈ	

جیسا ہو میرے یار کا سیبِ ذوقِ لذیذ	ویسے نہ آتم ہی میں نازِ کبدنِ لذیذ
سُننے ہی پانی منہ میں نہ بہر آئے کس طرح	ہے صورتِ نبات تمہارا سخنِ لذیذ

بمیشل باغ حسن میں وہ سرو ناز ہے	کیا کیا ہیں لپستے لبِ مسیبِ ذوقِ لذیز
بیشک ہو رشکِ چشمہ حیوانِ دہان یار	آبِ حیات سو ہے لعابِ دہنِ لذیز
کیونکر نلون میں نوبہ لہاے شکریں	ہیں کوزہ نباتِ سوا جانِ منِ لذیز
غربت کی تلخیاں ہوں کسطحِ ناگوار	حلوے سو ہی ہوں جوینِ وطنِ لذیز

باغِ جہان میں کیوں ہوں طالبِ کعبہ اس سو ذوق  
ہے سب پہلون سے میوہِ نخلِ سخنِ لذیز

### ردیفِ رایِ مہملہ

نزاگست روکتی ہو کہیں وہ باہر قدمِ کنوکر	وہ آغوشِ تصور میں ہی آئینِ یکدمِ کنوکر
برنگِ نقشِ پائے لفظِ وقفِ پایمالی ہوں	ترجی کو چرینِ او ظالمِ جمینِ میرِ قدمِ کنوکر
ہمارے باغِ دل میں غلِ خود گلِ کہلاؤں	جسے آنکھوں میں لپٹی نگِ گلزارِ رامِ کنوکر
کمالِ ضعفِ موزنا بتانِ جبِ باغِ خاطرِ	چلینِ چہرِ چڑکیانِ سہن کو اونکو پائیں ہمِ کنوکر
ازل میں اسکو کچھ صحبتِ تہی میری نشوونما	ہوا سطحِ ابقِ تپانِ آتشِ قدمِ کنوکر
کیسکے دورِ چشمِ مستِ سو سرشارِ رہتو میں	ہمارے دیدہ بنیا کو بہاے جامِ جمِ کنوکر

<p> یہو اوند کو ہماری مرگ کا رنج و الم کیونکر  و فور شوق و کائناتین میری قدم کیونکر  یہو مرغوب ل بوی نسیم صبح دم کیونکر  یہو ن راجِ جہانِ عاشقی میں یہ درم کیونکر </p>	<p> میں گاکون اب ہمسایا میں ل و مکی سہو کو  مجھے سرکارِ وحشت نے مجب تو غیر بخشی ہو  کیسکے کوچہ زلفِ معنری یہ آتی ہے  تمہارے نام کا سکھ ہمارے دواغ دل پر ہے </p>
--	---

شہادت تیغِ ابرو سوری قسمت میں لکھی تھی  
اوٹھاتے قتل کو طالب وہ شمشیرِ دو دم کیونکر

<p> برنگِ نقشِ افتادہ پا کر  ملا یا خاک میں تم نے ہمیں کیون  ہوا افشائے رازِ عشقِ ایدل  بہت بیتابی دل ہے شبِ ہجر  لبوں پر ہے مریضِ عشق کی جان  دکھا کر مجھ کو اس نے لیلیٰ زلف  رہیگی کب تک اوطالب یہ غفلت </p>	<p> مجھے ظالم نہ پامالِ جفا کر  برنگِ اشکِ نظرون سے گرا کر  بہت پچھتاتے ہم آنسو بہا کر  تشنہِ بخشِ خاطر آدوا کر  تو اے رشکِ مسیح اسکی دوا کر  پہر آیا کو بکو مجسنون بنا کر  بتوں کو چھوڑا اب یادِ خدا کر </p>
--	---

ایجانِ نجاؤ دل مضطر سے نکل کر	ہو جاؤ گے برباد تم اس گہر سے نکل کر
تو قیر کسی نرم میں پھر ہم نے نہ پائی	بے قدر ہوئے محفلِ دلبر سے نکل کر
اے حضرتِ دل آج شکایت کا ہوا موقع	ہو داؤ طلبِ مجمعِ محشر سے نکل کر
عُشاقِ تری دید کے مشتاق گہر میں	اے شوخِ فرادیکہ لے اندر سے نکل کر
رہے نہیں تیرا دل وحشی کہیں جھمکو	جاتے ہیں بیابان کو اب گہر سے نکل کر
اوس لطف میں جسدِ پینساؤ اور وحشی	جائے نہیں دل میرے مقدر سے نکلا کر

### ردیفِ رایِ مہملہ

نزاکتِ روکتی ہو کہیں وہ باہر قدم نہ لگے	وہ آغوشِ تصور میں ہی آئے
برنگِ نقشِ پائے ہر لحظہ وقفِ پایا لی ہوں	تر کو چوچینِ او ظالمِ جبین
ہمارے باغِ دل میں اغِ ز خود گل کھلاؤ	جھے آنکھوں میں انپی نگہ
کمالِ ضعفِ سوزِ نازِ تباں جیسا رخا طرہ	چلین پھر چڑکیاں سہو کو داؤ
ازل میں اسکو کچھ صحبت تھی میری نشوونما	نہو اسطرح اب قِ تپانِ آتش
کیسکے دورِ چشمِ مست سے سرشار رہی ہیں	ہمارے دیدہ بینا کو بہا جے

بے بوسہ لڑکین نہیں ملے گا کسی آج	کچھ میں ترا وعدہ نہیں جاؤں چین لکڑ
اچھا نہیں کچھ تذکرہ غیر شب وصل	کہہ بیٹھیں گواہ تھیں کچھ ہم ہی او بل کر
مشکل ہے بہت حضرت دل راہ محبت	اس رستے میں کہو گا قدم آپ سنیل کر
اس سو کہی اچھی کوئی منزل نلیگی	کیون جاتو میری دل شیدا سے نکل کر
ای ساقی سرست مجھ اور پلا دے	کم ظرف نہیں ہوں کہہوں انا او بل کر

زلفون کا رہو دیان کیونکر مجھ طالب

سرست کہیں جاتا ہی ہو سودا یہ نکل کر

بول اوٹھایوں وہ مرا حال نشانیکر	پہنیں گیا تو کج کسکی زلف پچان یکہکر
منع کیوں کرتا ہو تو ای ناصح نادان مجھو	میں خدا کو دیکھتا ہوں حسن جان یکہکر
جو کوئی عالم میں ظالم ہو نہیں آراں و سو	ہو گیا ثابت مجھ پر چرخ گردان دیکھکر
بزم عالم میں جلا کر پیچن رو شمن ضمیر	دل مرا جلتا ہو حال شمع سوداں یکہکر
اوس بہار حسن کی فرقت دین ہو داغ	لاکھوں گل کہا تو بہن ہم گہا ہو خندان یکہکر
میں ہوں اوسکو گھر دندان کا دل شیفہ	کیا کروں ای جوہری یہ در غلطان یکہکر

آسمان حسن کا تو مہرِ المصاب ہے	کیونکہ کہاے دل غمگن کو ماہ تابان دیکھ کر
کس قدر شوقِ شہادت بجکوارِ قاتل کج	منہ میں بہر آہِ پانی تیغِ بران دیکھ کر

تم تو کہتے ہو کہ طالب یہ غزال چہی نہیں  
صادر دینگے مگر شوقِ سخندان دیکھ کر

نظر آتے تھو لہری وہ مہ تابان ہو کر	چہپ گئی کیونکہ می آنکھوں سے نمایاں ہو کر
کیا مزا ہو گا کہ جب اد طلب ہو لگا میں	مستحق کیجئے گا آپ پشیمان ہو کر
آپ کا تیر نہ لیکلا جو مرے پہلو سے	رہ گیا کیا مرے دلمیں کوئی ارمان ہو کر
گلشنِ دہر میں سُبُہل کی طرف کیا دیکھے	دل مرا شیفۂ زلف پریشان ہو کر
حور بن ٹھنکے اگر آئے بُہانے کے لئے	تو بہ تو بہ اوسر چاہوں ترا خواہاں ہو کر
شکل پروانہ بنکیو نہ دلِ عشاقِ جلیں	بزم میں بیٹھو ہین وہ شمعِ شبستان ہو کر

اک نہ اک روز یہ ہو جائیگا روشن طالب  
رات کو آپ جہان جاتے ہین پنہان ہو کر

روایف زائرِ معجمہ



رہتا ہر مے دل میں غم یا شبِ روز	سر پٹی ہو حسرت دیدار شبِ روز
رہتی ہر جویا د مژہ یا شبِ روز	سینے میں کھٹکتی ہیں مری غار شبِ روز
یہ دونوں جو پہلو سو کھل جائیں تو اچھا	ہوتی ہر دل و درد میں تکرار شبِ روز
کیونکہ وہ کہی آتے جہر و کے کے مقابل	ہتی یہ ہوس طالب دیدار شبِ روز
بخشا ہے مجھے حضرتِ حشتِ ذیہ رتبہ	رہتی ہیں قد مبوس مری غار شبِ روز
اوس شوخ جفا جو کو کبھی جسم نہ آیا	ٹپکا کیے سر ہم پس دیوار شبِ روز
اسپر بھی ہو کیا جو رتبانِ صحرے ناقوس	سر گرم فغان ہو جو دل زار شبِ روز
کیا چشم کو اکب سوا نہیں دیکھو تشبیہ	جب ہتی ہیں آنکھیں مری بیدار شبِ روز
صیاد نے گلشن کی ہوا تک کھدائی	تڑپا کیو گو مرغ گرفتار شبِ روز
اعیار سے ہر دم ہیں جواہر و کو اشرار	چلتی ہر گلے پر مرے تلوار شبِ روز

طالب مجھے کیا ہونے انگوڑی خواہش

ہوں بادۂ توحید سے سرشار شبِ روز

روایت میں مہملہ

محب کو کیونکر نہ ہو بے برگی دل افسوس	کہنی ہوا نہ پہلا بلغ تمنا افسوس
پردہ عشق ہوا جامہ وری صد چاک	کرو یا دست جنون فی مجھے رسوا افسوس
کیا بڑا تہا ترے کوچرین پڑے رہی تہو	جوش محشت فی چوڑا یا وطن اپنا افسوس
پائمال غم محرومی جاوید رہی	نہوئی سب مری کشت تمنا افسوس
بعد مرئی کی بھی مٹی مری برباد رہی	خاک وڑا تاہون میں اب نگی بگولا افسوس
زندہ درگور ہوئیں لاکھون تنائیں مری	حوصلے خاک میں مل لگئی کیا کیا افسوس
اشرا لفت مرگان سر بڑھا جوش جنون	آخر اسنو ہمیں کاٹون میں گھسیٹا افسوس
وحشت سیریا بان تو ہمیں کینہی ہے	نا توانی ہے مگر سلسلہ پا افسوس

حالتِ بیکسی طالبِ محزون سُنکر

منہ کو آتا ہے تاسف سی کلیجا افسوس

### ردیف شین معجمہ

جس طرح ہوتی ہے لبیل کو چین کی خواہش	ہم غریبون کو ہر ویسی ہی وطن کی خواہش
جب سر پہ لعل لب کیسے مشکین کی طلب	نزد خشان کی ہوس ہے ختن کی خواہش

کب ہر ہم خاک نشینوں کو چہرا مان لین	جامہ زیبی کی ہوس نیت تن کی خواہش
اکسنت گوہر دندان کی ملی وہ دولت	مری دلوں نہ ہی دُرِ عدن کی خواہش
صورت نکہت گل ہون چین عالم میں	ہو کر برباد نکلی میں ذوطن کی خواہش
آکے دلیں مگر تم دیکھ لو داغوں کی بہا	او گل تر ہو اگر سیر چین کی خواہش
چاہ تین ہی ہوئی بادی صورت سیری	کنوین جہکواؤ لگی چاہ ذقن کی خواہش
میں ہوں پیر لب نگین کے ہوا داروق	خون ہو کون جو کرون لعل میں کی خواہش

حضرت شوق کا شاگرد ہون میں مطالب

کیون نہو سب کو مرے شعر و سخن کی خواہش

### ردیف صادقہ

شیخ کو سجدہ برہمن کو پوزنار کی حرص	ہیں جو آزاد وہ کرتے نہیں بیکار کی حرص
زلف چپان کی ہوس قد و لدا کی حرص	شکل منصوہ ہمیں ہر سن دار کی حرص
کسطح قیس کو مجنون کہیں اہل خرد	اوس لڑکی کوئی صنم چوڑا کہہ سا کی حرص
جو ہر تیغ کے چکے ہیں جو کچھ اسو فرے	دہنِ نکم ہر ہم زنگار کی حرص

انہیں مچ اغون نے کیا خانہ دل کو برباد	خاک ہو نقش و نگار در و دیوار کی حرص
خوگر سوز کیا ہے پیش غم نے مجھے	ہو کر مٹی ہو پ میں کیا سایہ دیوار کی حرص
وہ دم پانی بہر آتا ہمارے منہ میں	جب سوجو بسہ لہا شکر بار کی حرص
باغ عالم میں بنیں اور کوئی پہول پسند	بلیل دل کو مری سے گل خسار کی حرص
بلیلو دل میں سمجھ لو یہ ہو خوش بہین	دام میں لائیگی اکدن تہین گلزار کی حرص
زیر پسند ایسے ہیں اس وقت کار با بزل	کرتے ہیں وقت مرض شربت نیار کی حرص

کیون مرتب نہ دیوان مراے طالب

را دن ہے مجھے سوز و فی اشعار کی حرص

### رولف ضا د جھم

ر کہتیں ہم آوارہ غربت وطن ہو کیا چین	نکبت برباد کو سیر چین ہو کیا غرض
ہم تو وارفتہ تری ٹکھیلیوں کو ہو گئے	ہم کو شوخی غزالانِ ختن سے کیا غرض
جامہ عریانی تن جب ہمارا ساتھ ہے	پردہ پوشی کو ہمیں گورو کفن ہو کیا غرض
جب کنول کی طرح روشن ہیں ہمارے دل	محفل دلدار میں شمع لگن ہو کیا غرض

<p>             رند مشرب کجہ و تہانہ سے آزاد ہیں              آپ ہیں ڈوبے ہوئے بحر فنا میں ماندن              میں ہوں محبوبوستان عارض گل پر ہیں              دشت وحشت اسکو کر دیتا ہوں دم میں تانا              جامہ ویرنیہ تن ناپسندِ روح ہے              مسست کہتی ہوا نہیں دلدار کو جو کئی بو           </p>	<p>             شیخ سے کیا کام انکو برہمن سے کیا غرض              خاکسارانِ جہان کو ماوس سے کیا غرض              عندیہو مجکو گلگشتِ چین سے کیا غرض              مجھے دیوانہ کو حبیبِ پرہیز سے کیا غرض              صاف طینت کو پرانے پیر چمن سے کیا غرض              عاشقون کو نافہ مشکِ ختن سے کیا غرض           </p>
---	--

<p>             جاے طالبِ اچا کیوں مجمعِ اغیار میں              بلبلِ خوش لہجہ کو زناغ و زغن سے کیا غرض           </p>	
--	--

### ردیف طائرِ مہملہ

<p>             اے جان بہت کرتے ہیں دیدہ مضبوط              آسان نہیں صدرِ مہجوری جاناں              اوڑنے لگیں نالوں سے دہوین چرخِ اکبا              کسطحِ میسر ہو ہم آغوشِ جاناں           </p>	<p>             طوفان ہو برپا ہوا شکون کا اگر ضبط              میرا ہی کلیجہ ہو جو ہے دردِ جگر ضبط              کیا کیجئے کرتا ہے دلِ زار مگر ضبط              سید ہے اودھر شرم و حیا اور ادھر ضبط           </p>
---	---

سچ پوچھو تو طالب ہر یہ بسینہ مجھس  
بند اسمین ہر بیتابی دل درد جگر ضبط

### ردیف ظالم مجھ

آپ لین راستا خدا حافظ	اے صنم ہے مرا خدا حافظ
جوش وحشت فر پر تر باہا تہ	اب گریبان کا خدا حافظ
کہنیتا ہون میں نالہ پر سوز	اے فلک اب ترا خدا حافظ
سنگ عشق بتان ظالم پر	شیشہ دل گرا خدا حافظ
لیچا سوے دشت جوش چو	دل دار فزع کا خدا حافظ
نہ ٹلا دیو عشق کیسوئے یار	سر چڑھی یہ بلا خدا حافظ

تم نے سچے بوجھے اے طالب  
دل بتوں کو دیا خدا حافظ

### ردیف عین جملہ

محفل جانان میں جب آتی ہر شمع  
دیکھ کر اوس گل کو گل کہاتی ہر شمع

چشم گریان سینہ بریان دیکھئے	آپ کی فرقت میں غم کھاتی ہے شمع
کیون چہپی ہے پردہ فانوس میں	ہو نہواوس نکل سے شرماتی ہے شمع
کیا کسی سے اسکی آنکھیں لڑ گئیں	بی طرح آج اشک برساتی ہے شمع
آہ پروانہ لگا دیتی ہے آگ	دیکھئے کیسی گیلجاتی ہے شمع
بزم میں بن ٹھنکے جب آتے ہو تم	اے پری پروانہ بنجاتی ہے شمع
طالب اونکی بزم میں کیا بارپائیں	آہ کرتے ہیں تو بچہ جاتی ہے شمع

### ردیف غین مجہ

شمع و مانند پروانہ جو رکھتو پر چراغ	تجہ تنگ تو جان نثاری کو لہو آہ کڑ چراغ
بے فقیلا زدہ پاؤں شعلہ فشان کیا عجب	مچکو ڈنس جا شیبِ فرقت میں آؤ کبر چراغ
شمع و جب تک ہے تو زیبِ شبستانِ جہان	شکل پروانہ بلا گردانِ بین تجہ چراغ
جہلم لاتی ہے صباحتِ تری یوں شمع	صبح کو جب طرح اے رشکِ مہ نور چراغ
ہوں وہ وحشی ہے هجومِ غول سر پر بدمرگ	رات بہر رہتو ہین و شن میری بت پر چراغ
عارض پر نوزِ جانان کی اگر دیکھو جب تک	پہر نہ محفل میں فرزان ہو کہہی مہر چراغ

تیرگی گوارے طالب جب اٹل ہوئی

فائدہ کیا ہی جلاتی ہیں جو تربت پر چلے

## ردیف فا

رخ ہے گو خنجر بران کی طرف

رات دو ہو کر بین ترے گیسو کے

سوج رہتا ہے ہمیں آہٹ پہر

جوش و حشمت میں ہم ہیں سو درشت

بشرم سے ڈھانک لے نہ ہر غنچہ

بوسہ لب میں بیستہ شب روز

اے پری جو تغافل کبتک

اپنی رحمت کو تصدق میں خدا

دھیان ہوا بروی جانان کی طرف

دوڑے ہم افنی بچان کی طرف

دیکھ کر شہر خموشان کی طرف

ہاتھ ہمیں جیب و گریبان کی طرف

تم جو آنکھو گلستان کی طرف

رخ ہو کیون چشمہ حیوان کی طرف

اک نظر حال پریشان کی طرف

نہ نظر کر مرے عصیان کی طرف

ہوسِ غدا اگر ہے طالب

چل ذرا کوچہ جانان کی طرف



## ردیف قاف

جھے دکانی زہینا ز او سو کندن کوطوق	لائی میری واسطے دیوانگی آہن کے طوق
کیا مری دیوانہ کرنے کو یہ آرائش سے کم	کیون پتھر ہو میری آنکھ میں بن ٹہن کوطوق
المدوجوش جنوں کرتا ہر پیکر پر سوا آج	سیکڑوں زنجیریں بہا رہی لاکھوں کچن کوطوق
ہم سزاوانے تو پہنے ہیں ابھی سے پیریاں	دیکھو بڑھتی ہیں کبتک آپ کے بچھن کوطوق
کیون نہوتا وصل کی شب غیر پافشا راز	ہاتھ جب ڈالا گلے میں یار کر تو جھنکے طوق
کسطح جنبش کردن اس غائے زنجیر میں	ایک میں مجھوں غزا اور سو سو میں کوطوق

کیون نہیکہوں دیدہ حسرت سو طالب بار بار

میں تو ترسوں واسطے آئوں مری گردن کوطوق

عکس لبر سو ہے گھر گھر دہوپ سو کا ورق	کہتے تیرے سب گئی کیونکر دہوپ سو کا ورق
پر تو رخ سے کسی کو آفتاب روز حشر	ایسا چکا جیسے کہا کر دہوپ سو کا ورق
چرخ بیامہ وہی ہو گونا دیتا ہے روز	آفتاب کی میاگرد دہوپ سو کا ورق
کون محبوب طلانی رنگ ہو پر تو فلک	بنگنی فرش زمین پر دہوپ سو کا ورق

دیکھنا حرص فلک نے رات دن کتنا ہر جمع	ہین درم دنیا را خستہ ہو پے نر کا ورق
یار کا رنگ طلائی دیکھ کر چاندن ہین رد	لوح زر قہر منور ہو پے سونے کا ورق
حسن کی گرمی سے چمکا اور بچی ہر شک ہر	جلوہ گر ہو جیسو کہا کہ ہو پے سونے کا ورق
واہ رے تیری فریب آسمان جلیہ گر	دھوکہ دیتا ہو بنا کہ ہو پے سونے کا ورق
سب سے مستثنیٰ کیا اس مہر و شکر حسن نے	میرے آگے بے برابر ہو پے سونے کا ورق
جو کہ قانع ہین نہ کہیں حرص سے سو فلک	گو درم ہو مہر انور ہو پے سونے کا ورق
انقلاب شکر تو چاہے تو ہواک آن ہین	چاندنی چاندی کا پتر ہو پے سونے کا ورق
کم ہنوز رے برابر طالبانِ رکی حرص	کاش بجا ہی بھی گہر ہو پے سونے کا ورق
اسکو جو ہر روز اوڑا لیتا ہو یہ چرخِ حلیں	جانشاہی ہر مقرر ہو پے سونے کا ورق
تو جو وہ زترین تباہ پڑ جائے اگر سایہ ترا	کو سون بجا ئے برابر ہو پے نر کا ورق

حضرت شوقِ سخنور کا یہ احوطالب ہر فیض

ورنہ مشکل ہے سراسر دھوپ سونے کا ورق

روایت کاوت تازی

<p>اسطرح ہن میر کدغ عشق روشن چرخاک  کیسے کیسے گوہرینِ نذران ہو گہن کر دفن  مر گیا ہوں کیا کسی مطرب پسر کر عشق میں  سرکشو کیون غلام ساری تہیں ہر اعتبار  کس لئے کر رہا ہوں بالائے زمین تعمیر قصر  دفن ہو کر بھی ہر اس درجہ تب سوز و دن</p>	<p>یگنا سرو چاغان میں ہمہ تن زیر خاک  کیا تعجب ہے جو ہو ہیرے کی معدن زیر خاک  ہڈیاں کیون شکلِ ذکرِ نین شینون زیر خاک  جان لو جانا ہوا کدن بعد مردن زیر خاک  منعمو ہر کچھ دنوں کو بعد مسکن زیر خاک  استخوان سب ہن نگ شمع روشن زیر خاک</p>
---	--

<p>شوقِ خونِ نیزی کہاں ظالم کو طالبِ قبر میں  کند ہو جاتی ہے ہر شمشیر آہن زیر خاک</p>
---

<p>یہ ضبط سوز غم ایدل کہاں تک  جلائی میں نے شاخِ آشیان تک  پہونچی تہی جو دم میں لاسکان تک  نہ نکلا سانس میں منہ سودھوان تک  مٹایا قبر کا نام و نشان تک</p>	<p>پہنکا جاتا ہے مغزا استخوان تک  وہ بلبُل ہوں کآہ نہ پشیر سے  لبون تک آئی شکل سے وہ آہ  جلادِ اسطرح سوز نہان سے  دکھایا یہ اثر عشق کرنے</p>
--	--

دکھائی خاکساری نے یہ رفعت  
اڑھی خاک اپنی امج آسمان تک

غضب کی طبع نازک پائی طالب  
کہ ہے سنگِ گران ناز بتان تک

### ردیف کاف فارسی

یون ہر پہلو میں مرادل جبطِ گلخن میں آگ	داع عشق آتشین رخ سحر لگی ہر تن میں آگ
آتش بگشتِ خلستِ رنگ و بوی گلشن میں آگ	ملکِ شہد ہی باغ میں جہدم کیا وہ شعلہ و
لوگ سمجھ لوگ گئی ہر عمل کی معدن میں آگ	دیکھتے ہی پان کا لاکھائے دلدار پر
آہ سوزان لگا دون ہر طرف گلشن میں آگ	ہے و فور ضبط گریہ ورنہ ہوں وہ غنڈہ لب
داع حسرت سے بھڑکا دہی سب پان میں آگ	زینت بزمِ رقیب اوس شعلہ و کو دیکھ کر
جلگیا کا شانہ دل گو لگی ساون میں آگ	میر و جوشِ اشک فربہ آتشِ غم سرد کی

چپکے طالب روز جاتا ہے جو میرِ شعلہ و  
ایک دن لگ جائیگی کا شانہ دشمن میں آگ

### ردیف لام

<p>             جلیجائیگی دیکھو گی جو اس گل کے کرن پہول              کیونٹ ہیر نہون چارون طرف سیکڑون پہول              دیکھے جو جڑ اوتری سونے کو کرن پہول              مرجہا میں جو دیکھیں تھے اور شک چین پہول              صد کرن مرغان چین سیکڑون مٹج ل              بے شبہ میں منہ پہٹ بہت اچنچہ دہن ل              آلودہ خون ہو گئی دم میں ہمہ تن پہول              ہاتھوں میں نلوا پنو تم ایو مشفق من پہول              کانوں میں موتی میں نہ پتو نہ کرن پہول              پہنکوں میں جو تیری طرف ایو شک چین پہول           </p>	<p>             اتنی سی مہک پر نہ یوں سوچ کی کرن پہول              جہڑ میں ترے ہنسنے میں او غنچہ دہن ل              سوچ میں ہمیں عقد ثریا لکھ آیا              عے حسن جمال گل عارض میں ہر گری              گلشن میں گرز ہو جوتا اے گل خوبی              یہ کیا ہیں جو کرنے لگے دعوائے غلامی              قاتل کی کھنچی تیغ تبسم جچن میں              نازک ہر کہیں وہری ہوجاوی کلائی              شاخ شجر قد کے گل و برگ و شربین              گدرا بکن پر ترے پڑ جائیں ہی داغ           </p>
---	---

یون ذات مری باعث ترمین وطن ہے

جسطرح ہین طالب سبب زیب چین پہول

رولیف میسم

کب شبِ فرقت میں نہانی سگرہ تو ہیں ہم	دل تو سمجھاتا ہے ہم کو دل کو سمجھاتا ہیں ہم
ابر تر کو حجابِ لب میں بھی پاتے ہیں ہم	پہر تو ان نکہون سے کیا کیا اشکِ ستارچہ
ہاں اس شرم گنہ سوز نہ کفن میں بانگ کر	کس ندامت سے سو ملکِ ہم جاتے ہیں ہم
دشتِ غربت میں فتنِ آشنا کوئی نہیں	درد و غم کو ساتھ ساتھ اپنی گریا تو ہیں ہم
اس شبِ تارِ جدائی میں کوئی ساہتی نہیں	اپنی سائو تک کو بھی نامہربان پاؤ ہیں ہم
بندِ ناصح اس طرف ہر طعنِ سندانِ وسط	دیکھو اب اس کشاکش میں کہ ہر جا ہیں ہم
عشقِ کامل سے بڑی ہم الفتِ رخ کی طرف	قید ہو تا تو میں اب روم کو جاتے ہیں ہم
پیدل میں پوچھتا ہوں جب کہ دزدِ دل ہر کون	دیکھو شوخی کہ نہسکر آپ فرما تو ہیں ہم
اس طرف بھی ایک جامِ عساقی پیمانِ شکن	کب سراسر اسکی آرزو میں ہاتھ پیلا تو ہیں ہم
اوسکو میں جان دیتا لیکن اوس عیار نے	جاتے جاتے یہ کہا ٹھہرا بھی آؤ ہیں ہم

صورتِ سیما باو طالبِ ٹھہرتا ہی نہیں

اس لبتیاب کو ہر چند سمجھاتے ہیں ہم

کہو کے ہوش اپنے چلاؤ تے ہیں ہم

محفلِ جانان میں جب جاتے ہیں ہم

زلف پہچان اپنی سلجھاتے ہو تم	ہیچ پہچان اے پری کہاتے ہیں ہم
اوسکے کوچے کی ہے اسکو پہنوس	بار بار اس کو سمجھاتے ہیں ہم
ہو چکین ظاہر و فائین آپ کی	آپ کو دل دیکے نچتاتے ہیں ہم
تیری محفل میں نہیں مطلب کچھ اور	شان خالق دیکھنے آتے ہیں ہم
رحم آجاتا ہے اوسکے دل میں ہی	حال دل جسد سنا آتے ہیں ہم

دل لگانا ایک دن ہوگا وبال

دیکھو طالب تمکو سمجھاتے ہیں ہم

### رولف نون

صفائے کدورت رُبا چاہتا ہوں	مس قلب کی کمی چاہتا ہوں
گلا زیر تیغ ادا چاہتا ہوں	شہیدِ محبت ہوا چاہتا ہوں
سوئے کعبہ شوق دل لیچلے گا	عیشِ مرغِ قبلہ نسا چاہتا ہوں
اب اس گردشِ آسیا فلک سے	میں آنٹے کی صورت پس چاہتا ہوں
کرون پاک زنگ خیالات دل سے	جو اس آنٹے کی جلا چاہتا ہوں

گمائی دربار کی کس سے کم ہے	جو میں ظلِ بالِ ہما چاہتا ہوں
مری خاک سے کیوں بنا سا غرے	مگر بوسہ لبِ لیا چاہتا ہوں
بجا ہے جو نادان کہتے ہیں محکو	حسینوں سے رسمِ وفا چاہتا ہوں
سنائے وہ آتے ہیں ہر عیادت	بس لکدم کی جہلتِ قضا چاہتا ہوں
چلے جائے ہیں رہرواںِ علم سب	یہیں ضعف سے میں بجا چاہتا ہوں

بد لکڑی میں اے طالبِ اس قافیہ کو

غزلِ دوسری اک پڑھا چاہتا ہوں

جمالِ رخِ گلبدن چاہتا ہوں	ہمیشہ بہارِ چین چاہتا ہوں
دمِ مرگ ہر مرغِ گلشن یہ بولا	رگِ گل سے تارِ کفن چاہتا ہوں
مری جان لیگی تری لطف و قامت	خطا ہے جو دار و رسن چاہتا ہوں
نہ کس طرح بیخِ زردلِ اوس کو دیدون	کہ دلدارے دل شکن چاہتا ہوں
کسی شمعِ و کوکرون صدرِ مجلس	اگر رونقِ انجمن چاہتا ہوں
مجھ زلفِ مشکین کی پزل سے خوش	خطا ہی جو ملک ختن چاہتا ہوں



	ملون حضرت شوق سوچکے طالب اگر حقیقت فن چاہتا ہوں	
<p>اوس زرگس بیمار کے بیمار سہی ہین جو بات کہتے ہیں ہین اور کسی میں مرغ دل و جان طائر دین بلبل ایمان اب عشق کے بازار میں مانند زلیخا حیرت میں ہین صورت زرگس کی جیسا اس بلخ جہان میں کوئی آزاد نہیں ہے</p>	<p>داروی تب غم کے طلبگار سہی ہین کہنے کو حسینوں میں طر حدار سہی ہین اوس ظلم زلف کو پہنڈیو میں گرفتار سہی ہین اوس غیرت یوسف کو خریدار سہی ہین کہنے کو تو یون طالب ویدار سہی ہین اوس سرو کو دار فتنہ گرفتار سہی ہین</p>	
	کیون خار نکھایتیں جو ہیں سدا سکر طالب گلزار معافی مرے اشعار سہی ہین	
<p>میرادل شیدا ہی تو او بھائی ہوئی ہین کیون سر کو جھکائے ہوئے شرما ہوئی ہین جو گل نظر آتے ہین وہ مر جاتا ہوئی ہین</p>		<p>کیا زلف مسلسل ہی دیکھ کر ہوتے ہین کیا آپ کو یاد آگئی ہین رات کی باتیں کیا غنچہ دل باغ جہان میں ہو شگفتہ</p>

کیون آج مرے ہاتھوں جاتا ہر مول | کیا محفل اغیار میں وہ آئے ہو تو مہین

کہنا یہ دم ترع قیامت تھا کسی کا

طالب تمہیں کچھ ہوش پرہم آئے ہوئے مہین

مرص الموت میں بھی پیش نظریا نہیں	میری تقدیر میں کیا شربت دیدار نہیں
بیکسی پر مری دوتے ہیں فلک ارونزار	میں یہ سب شک واک کب سیار نہیں
خرد و ہوش کہاں جب سے تلاش کا مل	راہ غربت میں کئی مونس غمخوار نہیں
کثرت دل غم سے سینے میں کہلا وہ گلشن	جسمین پھولوں کو سوانام کو ہی خار نہیں
ہمکو پڑمردگی گل سے ہوا یہ ثابت	گلشن دہر میں یکسان کوئی زردار نہیں
اوٹھ کھڑے ہوتے ہیں دیوانہ دل میں شکر	تم سے کچھ کم مری زنجیر کی چٹکار نہیں
ٹھوکروں سے تری ہوتا ہی جو محشر برپا	یہ دم صور ہے پازیب کی چٹکار نہیں
میں لکھتی ہر جو یاد و درد زمان میں غزل	دُر شہوار سے کچھ کم مرے اشعار نہیں

چشم میگون کے تصور میں جو ہوں میں سرست

کچھ بھی طالب ہو س خانہ خسار نہیں

<p>یا خدا جلد و کہا صورت زیبائے وطن  ہے مرے پیش نظر شکل احبائے وطن  بارہا اسمیں باغونِ تمنائے وطن  شعلہ زن سینوں میں ہر آتش سودا وطن  مجھے غربت میں جو یاد آتے ہیں گلابِ وطن  موجزن سینوں میں ہے بحرِ تمنائے وطن</p>	<p>ایک دم سب سے بیتاب بیٹھا آ وطن  گو کہ میں مجھ سے جدا مشقِ تصور سے مگر  کیون نہ ہو سینہ مرا گنجِ ہشیدان کی طرح  کیا عجب جلکے ہو کا شانہ دلِ خاسیاہ  خار کی طرح کھٹکتے ہیں چینِ نکہوں میں  تہ و بالا نہ ہو کیونکہ مری کشتیِ دل</p>
<p>یاد کرتے نہیں ہوئے سے ہی طالبِ محکو  کیسے ہوئے ہوئے بیٹھے ہیں احبائے وطن</p>	
<p>وہ رومِ جانِ مگر اُدھے ہوئے ہیں بحرِ عمان میں  خوش آتی ہے پرندوں کو کہاں دہازِ باران میں  مزارِ یار کا عالم ہے میکرو پہنان میں  کہ نورِ صبح صادق ہو مرے چاکِ گریبان میں  سوالِ وصل پر عالم یہ تھا او گھنیں ہاں میں</p>	<p>نہیں بچ اشکِ لعلِ دل میں میری چشمِ گریان میں  لگی ہیں اشک کی جھڑپاں و طومرِ نظرِ نکو  اچھپتا ابھی کچھ ہے میں صد اس تلوں کے  مجھے کیا دیگی ایذا شامِ غربتِ شستِ شست کی  کبھی مارا کبھی اوٹھ جلا یا دو ہی باتوں سے</p>

<p>کہ عالم ہر کتان کا آجکل جیب و گریبان میں          کہ اک قطرہ ہی پانی کا نہیں چاہے نخلان میں          اشر کیا عشق فر کہتا ہر میری ہر سوزان میں          کہی ہو پوچھتے ہیں ہم کہی ہو پوچھتے خشان میں          ثواب ایدل ملا اس طرح ہر کفر و عصیان میں          سنبھل کھل خدا کو واسطے گور غریبان میں          ذرا تم دیکھو تو لو حلقہ زلف پریشان میں</p>	<p>پڑی کیا چاند فی اس بن شب مہتابِ حشت کی          کہی اے کاروانِ خطِ نازِ سوئے عارض          پیو لے بنگے ناز و فلکِ فرط سوزش سر          کہی لفتا پ کی دیکھی کہی لب آپ کر دیکھے          بتوں کی یاد میں نامِ خدا یاد آگیا ہر کسو          کہیں برپا ہو جائے تری رفتار و محشر          نہیں ملتا ہر پہلو میں دلِ محشت زدہ میرا</p>
---	---

پس مردن مرے دل میں ہو کچھ خواہشِ جنت  
 اگر دفن مرا ہو جائے طالب کوئے جانان میں

<p>رہتا ہر دل ہمیشہ مرا بیچ و تاب میں          افسوس میری جان پر کس کس عذاب میں          چہ چاہے آفتاب حیات سے سحاب میں          کافر ہے شک کرے جو ذرا ترے باب میں</p>	<p>دیکھا ہر جیب سے زلف پریشانِ خواب میں          فرقت میں تیری دردِ پہلو میں لیں داغ          رخسار یار سے اگر اوٹھ جائے کچھ نقاب          اے بت تو فردے بھدا اپنے حسن میں</p>
--	--

جگانہ پائے طالع خفتہ مرا کہی	دیکھانہ میں نے اوسکو کسی بات خواب میں
ایمان دین تو چہین لیے تو نے اے صنم	کچھ ہی نہیں رہا دل خانہ خراب میں

طالب جناب شوق کا پا بوس ہو نصیب	
ہے التجا مری یہ خدا کی جناب میں	

### ردیف واو

وہ رخصت کرتے ہیں تیر نظر کو	ہدف دل کو بناؤن یا جگر کو
زمانے کو مذو پلٹے مرجبان	سہرِ محفل نہ تم بدلو نظر کو
نہیں معلوم کیا گرمی شب ہجر	کہ روتی ہیں دعائیں بھی اثر کو
تسلی دین وہ رکھیں سینے پر ہاتھ	ترقی دے خدا در و جگر کو
یہ نالے عرش پر کیوں پیر رہیں	شب غم ڈھونڈتے ہیں کیا اثر کو
ترپ نے اسکی محکو مار ڈالا	لکا لوجہ پہلو سے جگر کو

کہڑا ہے دیر سے در پر تہارے	
بلا لوطا لب خستہ جگر کو *	

گیسو شراجب سے نظر آیا مرے دلکو	بہا تا نہیں سنبل کا تماشا مرے دلکو
سچین رہا آپ کی فرقت میں ہمیشہ	اکدم کہی آرام نہ آیا مرے دلکو
کیا خواہش گلزار جنان ہو مجھے ضوان	بہا تا ہے مرے یار کا کوچا مرے دلکو
صبر و خرد و طاقت و آرام شبِ سحر	سب بہاگ گئے چھوڑ کر تنہا مرے دلکو
اوسکے وِردِ ندان کا ہو جب سے عشق	مرغوب نہیں ہیں حرِ یکتا مرے دلکو
پر یون کے تماشے سے دل چھوٹ گیا	بہا تا نہیں اندر کا تماشا مرے دلکو

بایتیں تھیں بہت یاد مگر مائے شب وصل

یاد آیا نہ طالب کوئی شکوہ مرے دلکو

کیونکر نہ بہائے مجھ کو گل و یا سمن کی بو	آتی ہے صاف ان سے مگر گلبدن کی بو
پہیلی جو پہنی پہنی مرے گلبدن کی بو	آوارہ وطن ہوئی غم سے چین کی بو
سونگہی ہر جب سے میں نے ترے پہر کی بو	بہاتی نہیں ہے مجھ کو گل و نشتر کی بو
بچ جائے جان ابھی ترے بیمار عشق کی	اکبار تو سونگہا دمی جو سب ذوق کی بو
بلبل ٹپ ٹپ کے چمن ہی میں مر گئی	لائی نسیم جیکلا وڑا کر چین کی بو

<p>معلوم ہوتی ہر کہین اپنے دہن کی بو</p>	<p>کیا نکتہ چین کو علم ہوا اپنے عیوب کا</p>
<p>طالب جو پہیلی نکبت گیسوئے عنبرین</p>	<p>غیرت سے صاف اوڑ گئی مشکِ ختن کی بو</p>
<p>مرغِ دل شیفۃ گیسوئے خمدار نہو  اے سحر بہرِ خدا آج نمودار نہو  دستِ نازک کو کہین رنگِ خا بار نہو  دستِ قابلِ مین اگر خنجرِ خونخوار نہو  رازدنِ گرمِ فغانِ اے دلِ بیمار نہو  خارِ کس طرح مری آنکھوں مین گلزار نہو  کس طرح بادہِ نخوت سے وہ سرشار نہو  ساتھ جسکے کوئی مونس نہو غمخوار نہو</p>	<p>یہ تو ہے دامِ بلا اسمین گرفتار نہو  بعدِ مدت کے ہوئی ہر پشیمانیِ صلب  روزِ اسطرح نہ ہاتھوں مین لگاؤ مہندی  تیغِ ابرو ہے مرے قتل کو کافی ایدل  کہینِ اغیار نہون واقفِ دردِ الفت  جبکہ آنکھوں سے نہانِ چوہِ گلِ باغِ ثناب  دولتِ حسنِ خدا داد ملی ہے اوسکو  راہِ غربت مین خدا ساتھ ہوا اسکے ہر دم</p>
<p>نقدِ دل دیکے حسینانِ جہان کو طالب</p>	<p>عُسمِ واندوہِ عالم کا تو خریدار نہو</p>

پیدا جہان میں کوئی متسا نہیں ہو	نابلے کروں فراق میں تب کو اثر ہو
جانے مذنگے آپ کو یہ جان لیجئے	رخصت طلب نہ کیجئے جب تک سحر ہو
جس سے نہ کانپنے والی دوسری نہیں بن	ہرگز نہیں وہ آہ کہ حسین اثر ہو
نچھٹانا اونکا اپنے کیئے پر یہ دیکھئے	کہتے ہیں زہر دیکے الہی اثر ہو
طوفان کا ہر ڈرتے رونے سے مجھ کو آج	تو محو گر یہ اس قدر اے چشم تر ہو
اللہ رے یہ ذوق کرا کر شب وصال	کہتا ہے دل مرا کہ الہی سحر ہو

طالپ یہ اپنے طالع بد کا اثر پر صاف	
شیدا ہوں جس کا میں اسے کچھ بھی خبر ہو	

### روایف ہائے ہوز

عکس نے اس کے بڑھایا یہ جمال آئینہ	باعث تحقیر نہ ٹھہرا کمال آئینہ
پانی پانی شرم سے ہوتا ہو پیش وئے یا	کچھ پوچھو حال فرط انفعال آئینہ
بزم عالم میں جو یہ چاہو کہ ہو ہر دل عزیز	صاف رکھو دل کدورت سے مثال آئینہ
اوست خود بین ترے رخسار تابان بیکر	کیا کہوں جو کچھ ہوا ہے آج حال آئینہ



اف رہے خود بینی کہ ہوں عشاق تیر مجھ	اور ہوا ہٹوں پہ تجھ کو خیالِ آئینہ
پاک کہہ زنگ خودی کو شیشہ دل راہ	ہے فقط روشن فیری ہی کمالِ آئینہ
جلوہ رخسار جانان اسمین ہے پر تو گلن	شیشہ دل ہو گیا اپنا مثالِ آئینہ
اوبت خود بین اس تو آپ ہی کرتا ہر شیخ	ورنہ ہو تیرے مقابل کیا مجالِ آئینہ
کیا تعجب ہو دل دشمن کہ ورت سر خراب	زنگ ہو جاتا ہر آخر کو و بالِ آئینہ
دوست دشمن کس طرح مجھ کو سمجھیں صاف دل	سب یکساں پیشِ تاہون مثالِ آئینہ

بہرین و رو کر اے طالبِ مکدر دل نگر	
یہ تو روشن ہے کہ ہے پانی و بالِ آئینہ	

تہا کوئی بت وہ بیوف کہ پوچھ	دل نے ایسا ملا لیا کہ پوچھ
دانہ اشک گر کے آنکھوں سے	خاک میں اس طرح ملا کہ پوچھ
گوسِ دل کو زنگ ہو فلاس	صبر ہی پر وہ کیمیا کہ پوچھ
دو قدم بھی نچلنے پایا تہا	کو دکھ شک یوں گرا کہ پوچھ
سینے میں غم کی آگ بڑھتی تھی	خانہ دل ہی وہ جلا کہ پوچھ

جائے اشکاب ہونگتا ہے	یون ہوا خونِ مدعا کہ پوچھہ
عشق تھا ہم کو کیون ہوتے زرد	اس چمن کی پروہ ہوا کہ پوچھہ
شکریاس کی چڑھائی سے	خانہ صبر وہ لٹا کہ پوچھہ

صورت شمع بزم ہستی میں	
طالبِ اسطرح جل چھا کہ پوچھہ	

ہر سویدیا کی جگہ بے ل میں داغِ آبلہ	بعد مدت یہ ملا ہم کو سراغِ آبلہ
ہر سیبِ بختی میں ہی احسانِ داغِ آبلہ	خانہ دل میں منور ہے چراغِ آبلہ
خارِ صحراے جنون کی نشہ کامی دیکھ کر	ہو گیا لبریزِ خون میرا یاغِ آبلہ
دشتِ پیمائی میں آتشِ نیر پاکیزہ نہون	سیکڑوں ہیں میرے تلون میں چراغِ آبلہ
وسعتِ دل تنگ ہے یہ طورِ سیناے سوا	دشتِ ایمن چاہیے بہر سراغِ آبلہ
دشتِ غربت میں کلیجہ پانی پانی ہو گیا	دل پر جس کو سجے ہیں خونِ یاغِ آبلہ
نوک کی لینے لگے کیون خارِ صحراے جنون	لائی نشتر ہی کیا جوشِ دماغِ آبلہ
خانہ دل میں عجب کیا آگ لگائے بکھی	اب لپک دین لگا کچھ کچھ سراغِ آبلہ

ہو گیا اندر ہی اندر زخم سرسری پاؤں تک  
 سیر و اشک گرم و چہلو ہین سار جو جہنم  
 جاگزین ہو دلیں اکدمت سیر یہ آنوک خار  
 کیونچ شاداب رنگین گلشن ایجاد میں  
 خون کو قطرے چلو آتے ہیں کین ہر ہا اشک  
 شیخ کو باغ جنان کی حرص انگیر سے  
 کیا تعجب ہر قدم پر خون کا دریا ہے  
 گریہ و صحرانوردی ہی سوا تہہ آؤ ہمیں  
 ایک تو ہر موسم گل دوسرے فیض جہنم  
 خانہ تاریک دلیں روشنی کچھ ہی نہیں  
 ہاے نہایہ نور بخش ادی جوش جہنم  
 جب سربایا ہر یدریضا کو اپنی جنس سے  
 تن بدن اپنا پہنکا جاتا ہے او ابرکرم

سینے میں چہلکا گردل کا ایلاغ آبلہ  
 سپنخے سے ہو گیا سرسبز باغ آبلہ  
 ڈھونڈتے ہی ہو تو کف پائین سراغ آبلہ  
 ہے جگر کے خون سے سیراب باغ آبلہ  
 میری آنکھیں تنگی ہیں کب ایلایغ آبلہ  
 جی میں آتا ہو دکھاؤں سبز باغ آبلہ  
 خار صحرانخت ہین نازک دماغ آبلہ  
 گو ہر اشک اور نعل شبہ چراغ آبلہ  
 کیون نہ یوں پوئے پہلے گلزار داغ آبلہ  
 رات دن جلتا ہو گواپنا چسداغ آبلہ  
 خار نے گل کر دیا میرا چسداغ آبلہ  
 فرط شادی سو فلک پر ہے دماغ آبلہ  
 آگ سے کچھ کم نہیں یہ سوز داغ آبلہ

کیا ہو سے پُر نظر آیا یا غائب	کیونہی خون گشتہ زہر و لایا اسطرح
کیا دکھتا ہے یہ لعل شجرِ آبلہ	خون کی اسمین جہاں کچھ کچھ بواں لگی
ہو نہ ہو ٹامرے رل کا ایغ آبلہ	کیونہو کی کھٹیاں ہیں کچھ ہا ہون ہر گہری

ہر گہری اور کیا طالبِ مین میرے ساتھ نہ

شجرِ دل و شعلِ آہ و چہرِ آبلہ

### ردیف پائے تختانی

ایک عالم کو عداوت ہو گئی	اوس کو جہنم بہشت ہو گئی
آئینے کو جس سے جبرست ہو گئی	بجز مین یہ جہی صورت ہو گئی
گل جو دم مین شمع تربت ہو گئی	آہ کی کس نے ہماری قبر پر
ہتا جو بیجا نہ وہ قیمت ہو گئی	اکہ نظر یہ پچتا ہوں نقد دل
عین کثرت مین یہ وحدت ہو گئی	کنہی گیارہ دل ان ہوا ک طرف
حرفِ بیہوشی سرت ہو گئی	کیا رہا سر زانوئے لدا ز پر
مین جہیج بولا شکایت ہو گئی	غیر لاکھوں جہولے فقر و دیگئے

<p> قبر پر آئے وہ ہر فاتح  میں وہ وحشی ہوں مری تصویر  آہ سوزان کام آئی ایک دن  کیونکر کو بال سے تشبیہی  میں نچو لگا ہائے خواب مرگ سو  بزم رندان میں جو آیا محتسب  مگیا ہے جب سودہ یمین بن  نتی کیا اوس بت فریونوں سلی  وہ اوٹے جاتی رہی تاب تو ان </p>	<p> ہر طرف برپا قیامت ہو گئی  قیس نے دیکھی تو وحشت ہو گئی  بعد مردن شمع تربت ہو گئی  موشگافی وجہ خفت ہو گئی  گو سر تربت قیامت ہو گئی  کیسی برسم اپنی صحبت ہو گئی  مال و دولت و قناعت ہو گئی  پہلی کیونکلم رنگت ہو گئی  دو گہری بیٹھ تو راحت ہو گئی </p>
--	---

۱۰۸

باب فیض مرآب مشرقیہ

1946

پہلے تم نے بلو لیا، مگر کیا کسی  
کیا اس آئینہ لچھڑی سے کیا جاتی ہو؟

دعویٰ عشق اگر ہو تو شکایت کیسی	شکوہِ مجبور و ستم پر یہ وہ فرماتے ہیں
ہو گئی ہجر میں اوس شوخ کو صورت کیسی	کوئی تدبیر تو فرمائی اس نے حضرت دل
ہو گئی ہر تہین سورہ ہز کی عادت کیسی	ہائے کہنایہ کسی کا سر زینت اگر +
کچھ خبر بجز اپنی۔ نیز اکت کیسی +	زلفوں کی جھونک دو ہر مٹی جاتی ہو

مال سننے کے ہولائق تو سنائے طالب  
کیا کہے آپ کو گزری شبِ فرقت کیسی

سچ تو یہ ہے میری دلیں آگ بھڑکانے لگی	حضرت ناصح جو مجھ کو آج سمجھا رہے لگے
صورتِ دل سنبلِ پیمان کو اولیٰ ہزار لگے	باغِ مین لعل پریشان کیا وہ سلجھا رہے لگے
میرے پہلو میں ہی تو آپ گہرا رہے لگے	بیٹھے کچھ بولے دلوں کو ذرا بہلائیے
سب گلِ تر حسن کی گرمی سو مرجھا لگے	بہرِ گلگشتِ چین آیا جو میرا گلبدن +
نامہ برہم مفلسوں کے گروہ کیوں آنے لگے	کسطحِ باور ہو دلوں کو آید شاہِ بتان
بے سبب تر ساجے کیوں مجھ کو ترسانے لگے	حالتِ مستی میں ہی اونکار ہا پاس لب
پاس سے صبحِ شبِ صلت جو وہ جانی لگے	میرے دلوں کو دیگے بہرِ نشانی داغِ غم

دیتے ہی تشبیہ زلف پر شکنج سانس ہے | خود بخود وہ مو مشکیر پیچ و خم بہا ز لگے

تہا خمار کیف ہستی سوزاے طالب مجھ  
یون در میخانہ پر سر رحم جو ٹکرا نے لگے

عشق میں کاوش جگ نہ گئی	یہ خلش اپنی عمر بسر نہ گئی
نہوا کون بزم میں بسمل	وہ سنانِ نظر کدہ رہ نہ گئی
کیا یہ تہا کوئی پارہ سیما ب	کیون یہ بیتابی جگ نہ گئی
بید کی طرح ہل گیا دلِ یلہ	شکر ہے آہ بے اثر نہ گئی
دھونڈھ لائی عدم سو فکر سا	ہاتھ سے بندش کسر نہ گئی
نیچی نظروں سے دل چُرا لینا	کبھی یہ خوی مسرت بر نہ گئی

بہگیا خون ہو کے دل طالب  
جوشش اشک چشم تر نہ گئی

دل خون ہوا لہو ہے پانی	اشکون میں نگیون ہوا بے دانی
اندر کوئی دل مسل رہا ہے	یاد آئی کسی کی نو جوانی

<p>اللہ اللہ یہ مہر بانی بند          ممکن ہیں پی لون اور پانی          قاتل کے ہیں کپڑے زعفرانی          ہر دم لب پر ہے پانی پانی</p>	<p>آتے ہیں وہ آج بے بلائے          ہوں تشنہ آبِ تیغ قاتل          زخموں کے دہن ہنسیں نہ کیونکر          پیاسے جو ہیں آبِ تیغ کے زخم</p>
<p>کیا ہجر میں نیند آئے طالب          پتلی کو ہے حکم پاسبانی</p>	
<p>نہ اگر اس قدر تو سر پر آفت آہی جانی ہے          حسنین پر گرا پی طبیعت آہی مانی ہے          کبھی ہو لوسو لب پر کچھ شکایت آہی جانی ہے          مجھے اسی باغبان یاد او سکی قاتل آہی جانی ہے</p>	<p>توں کے عشق میں یہ دل مصیبت آہی جاتی ہے          نصیحت آپ کی یہ ہر بجای حضرت ناصح          خفا ہو تو ہو کیون اس شکوہ جو رجواہ پر تم          گلستان جہاں میں سر کو جب دیکھتا ہوں</p>
<p>غزل کہنا نہیں ہو سہل، مشکلیہ بہریت طالب          مکرر تین اس فن کو لیا منت آہی جانی ہے</p>	
<p>عدے سے جکے شیشہ دل چور چور ہے</p>	<p>ایسی فلک سے بارش سنگِ فتور ہے</p>



اس کوہ دل پر اپنے تجلی نور ہے	خاک سیاہ آتش غیرت سطر ہے
ہلچل مچی ہوئی ہو قیامت ہے اک پیا	سر گرم نالہ آج دلِ ناصبور ہے
ہوتی ہر آن حسینوں میں ہی الجھون کی قند	کیسا پسند چشمِ بتان کحل طور ہے
آنکھیں تری غضب کی مہرین و غیرت خزاں	جن پر شمار مردِ مکِ چشمِ حور ہے
ہے حال ہر شاہد نقصان پس کمال	کیونچ اہد و عروج پر اتنا غور ہے

طالب اگرچہ صورتِ عفتا ہوں گوشہ گیر  
فیض سخن سے شہرہ گرد و دور ہے

لاش میری جبکہ سوئے جانان لچل	میں یہ سمجھا جانبِ فردوسِ خندان لیچل
باغِ دنیا میں گلِ مقصد نہ ہاتھ آئے کبھی	دامنِ دل میں ہزاروں خارِ امان لیچل
وقتِ مردن ہی نہ آیا وہ عیادت کر لے	ہم عدم کو حسرت دیدارِ جانان لیچل
بعدِ مدت کہنے سنتے سے جو وہ آڑ گہی	چہین کر صبر و قرار و دین و ایمان لیچل
دشمنِ تربت میں فاقہِ خضرِ جب چھوڑی	ساتھ ساتھ اپنی مجھے غولِ بیابان لیچل
یہ ترخوڑ پاؤں سے خیرِ زلف یا رین	یوسفِ دل کو مری کیون سکونِ جان لیچل

ہے جو طالب عزم کو یارِ باہوش و حواس تم بھی گویا ساتھ اک فوجِ رقیبان پہلے	
قاصدِ پیرا نہیں ہوا ہی کوئے یار سے نسبتِ شیم گل کو ہے کچھ بوسے یار سے سُنتا ہوں او کو شوق ہے پہلوں کے ہار سے ساغرِ نائے چرخ نے میرے غبار سے اوستے ہیں شعلے ابھی لوحِ مزار سے کہتے ہیں صبر کرنے کو مجھ دلِ نثار سے	بہتر لگی ہیں آنکھیں مری انتظار سے گلشنِ مین کوئی پوچھے نسیم بہار سے بتائیں کاش اپنی مخافتِ سولوی گل لکھتی تھی بعدِ مرگ جو گردشِ نصیب مین مرنے کے بعد بھی نگیا ہائے سوزِ دل عشق و تمکب میں بے بہلا کیا مناسبت
طالب جو لالہ زار میں ممکن نہیں کہی حاصل ہے وہ بہارِ دلیِ داغدار سے	
ٹھہرے یوں ل میں یارِ بدظن کے سینچے ہیں آبِ تیغِ آہن کے حشر ہو گا چڑھے اگر جہنکے	گر کیا بد گمانان بنکے کیوں نہون زخمِ سب ہر تن کے چل دبنے پاؤں گور عاشق پر

<p>چھپتے ہیں ذکر دشمن کے اوس پری کی چھپے جہان چٹکے نہ کفن کے ہوئے نہ مدفن کے بیٹھکر پاس میرے مدفن کے وہ جو محفل میں آئے بن ٹھنکے</p>	<p>دل دکھانے کے ہیں عجب انداز مردہ دل زندہ ہوتے ہیں دم قص مرے عشق میں کچھ ایسے ہم حسرتیں فرط غم سے روتی ہیں کیسے بگڑے ہمارے ہوش و حواس</p>
	<p>ہم تو دیارِ یار میں طالب در کے محتاج ہیں نہ روزن کر</p>
<p>بایتیں کرتے ہو دل دکھانے کی فکر سننے میں ہے رولانے کی فکر ہے کیا کنوین جہانے کی یاد ہے تیرے مسکرانے کی کیا سزا پائی منہ لگانے کی یہی گنجی ہے اس خزانے کی</p>	<p>گفتگو چھپتے ہو جانے کی انتہا کچھ بھی ہے ستانے کی کیون دکھاتے ہو مج کو چاہ دن جلوہ برق ہے مرے دلمین سننے ہیں بات بات میں گالی کر لو غم سے سے نقد دل حاصل</p>

<p>کیا حقیقت اس ایکہ انہ کی  جہلی میں آفتین زمانے کی  کیا ضرورت ہر شامیانے کی  فکر ہے مجھ کو گہرنانے کی *  اب تو عادت ہو دل چرانہ کی  فکر ہے کیا مرے اوٹانہ کی  کیا سزا پائی سرچڑانے کی  دیکھئے بدعتین زمانے کی</p>	<p>دل بچے زیر آسپائے فلک  ہم نے کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں  جب لمحہ پر ہے گہند گردون  قصر دل تک تو ہو گیا ویران  کچھ دتوں تم نظر چراتے تھے  باتیں کرتے ہو اور ڈھنگ کی آج  شانہ اُلجھا ہوا ہر گیسو سے  باہر شِ سنگِ فتنہ ہے ہر دم</p>
<p>عمر عصیان میں کٹ گئی طالب  کون صورت ہے منہ دکھانہ کی</p>	
<p>غم سے سیاہ پوش جو بیت الحرام ہے  معدومی دہن میں مجھے اب کلام ہے  ولیں ہجوم غم سے تو اک ازدحام ہے</p>	<p>کسا ہمارے کعبہ دل میں مقام ہے  کیون بول و طہ نہیں نہیں انکار بوسہ میں  کسطح حسرتیں مری نکلیں شبِ صال</p>

<p>ہم شکلِ آبلہ غم ساقی مین جام ہے گور شہید عشق علیہ السلام ہے بیچین روح شکلِ اسیرانِ دام ہے</p>	<p>سوزِ تب فراق سے دل ہو گیا گنا بہر زیارتِ تم آؤ کہی دل کے ڈھیر پر اوس شوخ نے جو کہولی ہیں لہجہ میں اریں</p>
<p>آنے سے اونکے آرزوؤں کی کیا ہجوم طالب کے دل میں کج بڑی ہو تم حام ہو</p>	
<p>زمینِ شعرین کرتے ہیں ہم تعمیرِ پتھر کی تو ہو معلوم اک مسل و بت بے پیر پتھر کی مقرر تو نے چہاتی پائی اسے گلگیر پتھر کی یہ ہو ہنگامِ دورِ آسیا تقریرِ پتھر کی ملی سرکارِ وحشت سے مجھ جاگیر پتھر کی ہو س رکھو ہیں ہم وابستہ زنجیر پتھر کی ہمیں جسمِ نظر آتی ہو جوی شیر پتھر کی نشانی کے لیے تربت ہی ہو تعمیر پتھر کی</p>	<p>غزل لکھتے ہیں بہر حضرتِ سخن پتھر کی وہ لائے ہوں جو رکھوں وہ حبیبِ پوینہ پتھر کی لیا سر کاٹ سوزِ شمعِ محفل پر نہ رحم آیا مری گردش ہو آرام کیا کیا اہل دنیا کو کسی شیرین ادا نے خطاب کو کہنِ بخشا ہوئے دامن کہسار سر میں کہنِ بہر جا اوبل پڑتے ہیں آنسو کوہ کی جانشانی اگلی ہو جان جب اوس گدل تیر چلی مین</p>

بنائی سنگ مرمر کی جو نھر اوس شیریں	ہوا دھوکا یہ سب کو ہے یہ جو ی شیر پتھر کی
گیا تخانہ آزر میں جسد وہ بیت کا فر	گری قدموں پر اگر اوس کے ہر تصویر پتھر کی
کرونگا دم میں پانی پانی اس ندان سنگین	حقیقت کیا ہے پیش نالہ شبگیر پتھر کی
کیا دیوانگی کے جرم میں کون ذرجم آخر	ترے مجنون کو اسی لیلی ملی تغیر پتھر کی

ہوا آرام کیونکر محکوم طالع سنگ طفلان سے  
محبت ہے دل وحشی کو دامنگیر پتھر کی

مجنون کی طرح عمر نہ برباد کرینگے	ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے
کیا آپ قیہوں ہی کو دلشاد کرینگے	بہولے سے ہی مجکو نہ کہی یاد کرینگے
مجنون ذلیا نجد تو فرما دے کسار	ہم ہی کسی ویرانے کو آباد کرینگے
اللہ نے میرحم بنایا ہے بتوں کو	کیا کیلئے ستم یہ ستم ایجاد کرینگے
کرنا ہے تو پا مال کرین شوق سودہ دل	ہم وہ نہیں جو شکوہ بیداد کرینگے
اب ہم ہی ترے ہجر میں غیرت شیریں	منت کشی تیشہ فرما دکرینگے
محفل میں پہلو پہولے کی طالب غزال پنی	ہم پر نظر لطف چو استاد کرینگے

وہ ہی دن آئیگے یارب کہ وطن دیکھیں گے	ہم اسیرانِ قفسِ روحِ چین دیکھیں گے
ہوشِ بلبُل کی طرح سب کے اوڑھیں گے اکبار	تجکوارے گلی جو جوانانِ چین دیکھیں گے
آپ مینِ لعل لب یار سے عشاقِ غنی	دیدہٗ حصر صحر کیا لعلِ مین دیکھیں گے
فائدہ کیا جو ہوئی بواہو سون کو رخت	گردشِ اکدن صفتِ چرخِ کہن دیکھیں گے
شامِ غربت کی سیاہی سحر تو دم گھٹا ہر	دل تڑپتا ہر کہ کب صبحِ وطن دیکھیں گے
ریخِ غربت سرودہ اگلی مری صورتِ زہری	غیر سمجھیں گے جو احبابِ وطن دیکھیں گے
روحِ جب تک ہر لکینِ اسمین بنا ہے اسکی	بعد اسکے نہ یہ کاشا نہ تن دیکھیں گے
چونین تیری قیامت کی مینِ گرفتہٗ دہر	چوم لیں گے تیری آنکھیں جو ہر دن دیکھیں گے

بعد مردن مجھے سب یاد کرینگے طالب

جبکہ دیوانِ مرا اہلِ سخن دیکھیں گے

مانا دلِ بیتاب کی فریادِ غضب ہے	تیرا ہی ستم اے ستم ایجا و غضب ہے
مینِ تمکو شب و روز کروں یادِ مریجاں	بہو لے سے نہ تم مجھ کو رو یا و غضب ہے
آتی ہو صدامِ رقد شیرینِ سیرِ دنات	بر باد ہوئی محنتِ فریادِ غضب ہے

اوس بت کا تصور ہی نہیں دلیں آج	بر باد ہوا خانہ آباد غضب ہے
دشمن تو فرے لوٹو ہی حاصل کو درت	فرقت میں ہمیں اک ہو ناشاد غضب ہے
ہو جاتے ہیں یحییٰ بہت ہم تر غم میں	یہ یاد تیری اسے تم اکیلا غضب ہے

پاؤس کا ہے شوق نہایت مجھ طالب	
ہیں دور بہت ہی مرے استاد غضب ہے	

جب اجل آئیگی کہد ونگا قضا سے پہلے	مرچا ہوں میں تو اک بت کی اداسی پہلے
سخت جان میں بہت فیج کر گئی کہ نہیں	پوچھ لو یہ تو ذرا تیغ ادا سے پہلے
شکوہ جہ سے میں باز نہ آؤنگا کبھی	آپ جب تک نہ کریں توبہ جفا سے پہلے
دیکے دل جان بھی نیاہ وفا پر کہ نہیں	پوچھ لو جا کے کسی اہل وفا سے پہلے
مجھے گلشت چمن کا پروہ شوق ایسہ دم	باغ میں جا کے پہونچتا ہوں صبا سے پہلے
سرخ اسے شوخ ترے ہاتھ ہونگے ہرگز	خون جیش نہ مرا ملے خناس سے پہلے

مرثا میں عبت اوس بت کی ادا طالب	
جان دی میں نے یونہی اپنی قضا سے پہلے	

اوس بت کا تصور ہی نہیں دلیں آج  
دشمن تو فرے لوٹو ہی حاصل کو درت  
ہو جاتے ہیں یحییٰ بہت ہم تر غم میں  
پاؤس کا ہے شوق نہایت مجھ طالب  
ہیں دور بہت ہی مرے استاد غضب ہے  
جب اجل آئیگی کہد ونگا قضا سے پہلے  
سخت جان میں بہت فیج کر گئی کہ نہیں  
شکوہ جہ سے میں باز نہ آؤنگا کبھی  
دیکے دل جان بھی نیاہ وفا پر کہ نہیں  
مجھے گلشت چمن کا پروہ شوق ایسہ دم  
سرخ اسے شوخ ترے ہاتھ ہونگے ہرگز  
مرثا میں عبت اوس بت کی ادا طالب  
جان دی میں نے یونہی اپنی قضا سے پہلے



<p>شکل دکھلا دی خدا کے یو اکبار مجھے جان اگر مانگو تو ہرگز ہنوا نکار مجھے کر دیا ہے مرن عشق نے بیمار مجھے نیند آتی ہے نکرنا کہیں بیدار مجھے</p>	<p>زندگی ہجر میں اسے یار ہر دشوار مجھو جس طرح میں نے میر جان دیا ہے تمہیں دل کسی صورت سو نہیں ہر مجھے امید شفا ہائے کہنا یہ کسی غنچہ دہن کا شب و صل</p>
<p>درد دل اپنا کسے جا کے سناؤن طالب نظر آتا نہیں اپنا کوئی غمخوار مجھے</p>	
<p>وہ میر دل کی فریاد اوست بڑی پر ہوتی ہر وہ میرے دلر باکی کی قلم تقریر ہوتی ہے بتاؤ تو سہی کیا واقعی تاثیر ہوتی ہے ہماری آہ میں ظالم ہی تاثیر ہوتی ہر</p>	<p>ترے پتھر سہ دل میں جسکی کچھ تاثیر ہوتی ہر جو مجھے بندش مضمون دم تحریر ہوتی ہر اثر پوچھا جو میں نے آہ کا سنس کر یہ فرمایا نہ چین آیا ذرا تمکو رہی تیا ب شب بہر</p>
<p>سنا کر گالیان طالب کو وہ بد خو یہ بول دیا کہ جو شیدا ہو مجھ پر اسکی یہ توفیر ہوتی ہے</p>	
<p>ہوئے تلو کیا کیا گمان آتے آتے</p>	<p>پلٹ کیوں گئے میری جان آتے آتے</p>

یہ قسمت کا ہر پیر وعدے کی شب وہ	گئے غیر کے گھر یہاں آتے آتے
نہ اب تک مرے گھر کسی دن تم آئے	ہوئی مدت اسے مہربان آتے آتے
تب ہجر نے آگ بھڑکائی ایسی	ہوئے خشک شکے وان آتے آتے
بہت حسرتیں ہر گھٹن میری دلیں	یہ گھر بھر گیا یہاں آتے آتے
کوئی جانتا ہو تو مجھ کو بتا دے	گئے کس طرف وہ یہاں آتے آتے
نکیوں اشک رک جائیں آنکھوں میں آکر	بٹھ جاتے ہیں کاروان آتے آتے
کہا اوس نے جو کچھ پیام زبانی	گیا بھول قاصد یہاں آتے آتے
اوداسی یہ کیوں آج چھائی ہوئی ہے	تہیں ہو گیا کیا یہاں آتے آتے
ادا سے جو بن ہٹ کر وہ گھر سے نکلے	کیا لاکھوں کو نیچاں آتے آتے

بڑی محنت و مشق کے بعد طالب

مجھے آئی اُردو زبان آتے آتے

یہ تو دو دن کی زندگانی ہے

قصہ ہجر سنکے کہتے ہیں

یہ نہ سب بچو کہ جاودانی ہے

کیسی پر غم تری کہانی ہے

میری آنکھوں میں تم جو رہتے ہو	دلین کچھ اور بدگمانی ہے
کیون نہ لوٹوں غری وصال کی شب	میں ہوں یادہ نگار جانی ہے
کوئی کروٹ بدل نہیں سکتے	عجب میں ایسی ناتوانی ہے
درد وندان کی آب کے آگے	آب گوہر ہی پانی پانی ہے
کیون نہ پیارا ہو جان سے چھلا	یہ مرے یار کی نشانی ہے
قبر ٹھکراتے ہو یہ کیون ایجان	ٹوٹی ہوئی مری نشانی ہے

بولے طالب وہ شکے میری دل

سحر ہے یہ کہ شعر خوانی ہے

جو زلف اب کان پر لہا رہی ہو	بتاؤ کیا تمہیں سکھلا رہی ہے
کسی کا ہائے یہ کہنا شب وصل	بچھڑیو تم ہمیں نیند آرہی ہے
گلستان میں کہلا ہے کیا کوئی گل	چمن سے اور ہی بو آرہی ہے
کوئی اوس سے دوران سحر کہدے	کسی کی جان لب پر آرہی ہے
تمہیں کیا ہو گیا ہر آج طالب	او اسی کیون یہ رخ پر چہا رہی ہو

<p>عمر بہر وہ گلشنِ ایجاو میں کی زاد ہے  جب سے مجھ کو عشقِ ترنگانِ ستم ایجاو ہے  اوس ستم ایجاو کو لاکھوں ہوا کرتے ہیں ظلم  کون ہو گا مانعِ سیرِ خیابانِ عدم  کہتے ہیں ہر دم جو سینو میں مرواغِ جون  آج گلگشتِ چین میں ہے وہ رنگینِ ناز</p>	<p>جو کوئی وارستہ شکلِ نکہتِ برباد ہے  دل مرا آماجگاہِ ناوکِ بیداد ہے  پہر ہی دل منت کشِ خاموشیِ فریاد ہے  بلبلِ روحِ روانِ اک طائرِ آزاد ہے  عینِ لطفِ نخلبندِ گلشنِ ایجاو ہے  رنگِ وی گلِ بزرگِ نکہتِ برباد ہے</p>
--	--

اگر زو میں اس میں مرجاتی ہیں کیوں جان کر ساتھ  
کیا دلِ پُر دغِ طالبِ روضہ شداد ہے

<p>خانہِ دل میں ہمارے جو تری یاد ہے  لبِ پرامے حضرتِ دلِ آپ کے فریاد ہے  دیکھنا لطفِ و ستم سے نہ کہیں باز آنا  رات دن غیروں کو جلسوں میں مار کر ڈھو  ہیں تقاضے تو یہی زواوا کے ایجان</p>	<p>صورتِ گلشنِ فردوسِ یہ آباد ہے  کیوں نہ بچیں بہلاوہ ستم ایجاو ہے  کوئی آباد ہے یا کوئی برباد ہے  کوئی بچہڑا ہوا کسطحِ تہینِ یاد ہے  کرمِ لطفِ کمر ساتھ آپ کی بیداد ہے</p>
--	---

شوق ہے آکے کوئی قبری ہٹکائے	مین دعا دو لگا کہ ظالم مرا آباد دے
سم جو رکئے جاؤ جہانک چاہو	داد چاہو لگا قیامت میں تہین یاد رہے
خضر ہو شوق ہو یا جذب لہلہ ہو	جو دکھا دے ترا کو چہ مجھے آباد رہے

سارے اجاب ہیں نزدیک مگر اوطالب
دور مجھے مگر اک حضرت اُستاد ہے

جبتک رخِ دلبر کا نظار نہیں کرتے	ہم سیرِ گلستانِ گوارا نہیں کرتے
کیون دکو پریشان کیا کرتے ہوا بجان	تم کیلئے زلفون کو سنوارا نہیں کرتے
ہم پر وہ چڑ پاتے نہیں کب غصہ ہو تیری	یو جو وہ کب خون ہمارا نہیں کرتے
گہرائے ہوئے پہر تو ہو کیون خوف گلہ سر	ہم حشر میں کچھ شکوہ تمہارا نہیں کرتے

اک وہ کہ مزے لوٹتے ہیں صل کا طالب
اک مین کہ مرا آنا گوارا نہیں کرتے

تہا تو رہیں آج میلے پہلی میں زلفین پلاں کیا ہو	قیب کیا مگر کیا میر جان کہ تو آخر یہ حال کیا ہو
جو محو رہتا ہوں مدین تمہاری قسٹ میں اپنی	نہیں کہ اب تک خبر یہ مج کو فراق کیا ہو وصال کیا ہو

تہا رنی قہ میں سیر و پیر جو گذر چلی ز بلا تہا رنی	ابھی افسوس تیا پوچھا کہ تو آخر یہ حال کیا ہے
شنا کسی کی گلا کسی کا کسی کی رحمت کسی کا شکوہ	رقیب کی بزم میں جس اسکے بناؤ قیل و تیل کیا ہے

نہیں یہ اتنا تغافل چہا نہیں یہ بے اعتنائی اچھی	
ذرا تو دیکھو کہ فرط غم سے تمہارے طالب کا حال کیا ہو	

شمع کی طرح ہمیں یوں نہ جلانے کوئی	صورت اشک نظر سے نہ گرائے کوئی
دیکھ کر محبو سیر بزم یہ ارشاد ہوا	کون بیٹھا ہوا سو جا کے اوٹھائے کوئی
قیس فریاد کے مرقد سے یہ آتی ہے صدا	ان حسینوں سے گہری دل نہ لگائے کوئی
قصہ غم مرا سنتے ہی یوں بول اوٹھے	ہم کو حالِ شبِ فرقت نہ سنائے کوئی
کیا غضب تھا یہ شبِ وصل کسی کا کہنا	نیند آتی ہے ہمیں اب نہ جگاؤ کوئی
دم جو اٹکا ہوا دم تنوع مرئی نکھون میں	منتظر ہوں خبر یا رسنائے کوئی

داد چاہو لگا قیامت میں خدا سو طالب	
جس قدر چاہے مجھے آج ستائے کوئی	

جب وہ شبِ صال ہم آغوش ہو گئے	دونوں جہان ہم کو فراموش ہو گئے
------------------------------	--------------------------------

<p>شکوہ تمام ہم کو فراموش ہو گئے          موٹے کی طرح تاب ذرا ہی نہ لاسکے          سرد کیے سرخرو ہوئے اوس سستان کو ہم          کچھ ہی نہ لونی ہم نے یہاں اس بہشت کی          کیا حال غم سنا میں شب وصل و صدم</p>	<p>محشر میں آپ کیلئے روز پوش ہو گئے          جلوہ ہم اولکا دیکھ کے یہوش ہو گئے          شکر خدا کہ آج سبکدوش ہو گئے          آتے ہی تیری بزم میں یہوش ہو گئے          شکوے جو یاد تھے وہ فراموش ہو گئے</p>
--	--

<p>مدت سے طالب آپ کو سنتے تہو پار سا          کیا ہو گیا کہ آپ ہی مینوشن ہو گئے</p>
---

<p>غیر سے اقرار کیوں کیسی کہی ✽          تم تو ہو عیار کیوں کیسی کہی          غیر سے ملتے ہو چپکرات کو          دل چڑا لیتی ہے دزدیدہ نظر          کیوں نہ ہو لین غیر کی پاہت پر آپ          باغِ جنت سے ہی ہے بڑھکرتہین</p>	<p>ہم سے یہ انکار کیوں کیسی کہی ✽          غیر کے غمخوار کیوں کیسی کہی ✽          ہاتھ لا اے یار کیوں کیسی کہی          اے مرے دلدار کیوں کیسی کہی          کرتے ہیں وہ پیار کیوں کیسی کہی          محفلِ انیار کیوں کیسی کہی ✽</p>
--	---

تم تو ہو طالب غضب کے دل جلے  
گرم ہیں اشعار کیوں کیسی کہی :-

جور کرتے جو نہ ہم پر تو حسین اچھوتے داد بیداد کی اسے داد محشر نہ ملی دل یہ کہتا ہے اگر عشق میں تو نہ خراب یہ بھی اک دن ہو کہ غیروں سے بڑی اک ہم ہیں شکر ہے غیر سے کہتے ہیں مری مرگ کو بعد خانہ دل سو نکل کیوں گئے اربانِ شہرِ صل	بلکہ حورانِ جان سو ہی کہیں اچھوتے خاک میں سوئے ہو تو اس کے کہیں اچھوتے زاہد و ایک زمانے سے ہمیں اچھوتے وہ ہی دن تھا کہ قیوں سے ہمیں اچھوتے مرنے والے بخدا تم سے کہیں اچھوتے اس مکان کو لئے یہ ساری مکیں اچھوتے
---	---

پوچھتے ہم سے نہ کیفیتِ جنت طالب

کو چہ یار میں ہم اس سو کہیں اچھوتے

میرجان کیہ لو تم پہلے حالتِ چشمِ تریم کی جگر تہا می ہوئے آخر کو او تو ہو چچ کہا کہا کر سماؤ میری آنکھ میں بھلا کیا سنبھل چیاں	حقیقت پوچھنا پر خاطر غم کی اجی کیوں آپ کو پوچھی حقیقتِ قصہ غم کی ہر دم سامنے صورتِ سیکی زلفِ پر خم کی
---	---



تمہارا دل پگھل کر موم ہو جائیگا دم بہرین	سنو کر جسکے پٹری مجھ سے کہانی سوزش غم کی
فلکیا شامِ فرقت یا کسی کی نصف شب گونج	سید پوشاک پہنی آج سب نے میری ماتم کی
کسی بت کی محبت چھوٹ جاوے تو شکل نہ	نہ کام آئیگی اور ناصح مری حق میں تھی دھمکی
یہ رونا رات دن کا دیکھنا ضائع بجائیگا	بجھائیں گے مقرر آگ اس سوہم جہنم کی
کسی کی آج محفل میں نظر تجھ کو نہ لگ جائے	لگا ہن تیری جانب ہیں مری جان بیکار کی
کوئی شیدائے گیسو مر گیا کیا ادبِ ظالم	سید پوشاک پہنی آج تم نے کسکے ماتم کی
لنگاہ قہر سے کیوں آپ اسکا خون کرتی ہیں	کہ میرا دل تو منزل ہو مری جان آپ کے غم کی

کوئی سجدہ تو عالم میں نظر آتا نہیں طالب  
سنائیں کیا کسی کو ہم کہانی عشق کے غم کی

### رباعی

بے سنج کہان درِ عدن ملتا ہے	کاوش سے مگر لعلِ بین ملتا ہے
عواصی فکر ہو جو کامل طالب	ہر بحر میں گوہر سخن ملتا ہے

یہ ————— یہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>ہوا دیوان جب مدحِ شہ دین میں ہو          نہیں کچھ اسلئے خوفِ قیامتِ اعظمو          ہوں غرض کہیں اے سرور ہر دوسرے کو          مجھے اے زابد و پیر کس طرح ہو خواہشِ جنت          ادا ہو کس طرح مجھے صفتِ مدوحِ خالق کی          نہ ہشگون گا کہی ہرگز میں اس او شریعت          بسر کی عمر میں ایشیہ عالم گناہوں میں</p>	<p>نہ کچھ ہو لاسمایا اپنے جاے میں قلم میرا          کہ شافعِ عرصہ محشر میں ہو شاہِ ام میرا          رہے قائم ہمیشہ راہِ سنت میں قلم میرا          بیابانِ مدینہ جب ہو گلزارِ ارم میرا          ثنائے سرور کو نین کیا لکھے قلم میرا          کہ رہبر اے جنابِ خضر ہو شاہِ ام میرا          سر میدانِ محشر آپ کہئے گا بہرِ ام میرا</p>
--	--

مجھے دیدار سے اپنی مشرف کیجیو اگر	ہر وقت نزع آنکھوں میں مری آٹکا ہر دم میرا
مری تحریر میں جسم ثنائی شاہ دین آئی	پکارا شوق نبی سے صل علی ایدل قلم میرا
پہنچ جاؤں میں پہلے سب سے جذبِ لبِ شیدا	بڑھے ہر ایک سے راہِ مدینہ میں قسم میرا

اگر مر جاؤں میں محبوبِ یزدان کی محبت میں

تو بہتر ہو کہیں ہستی سے اے طالبِ علم میرا

حشر کے روز ہر خوف ایدلِ دان کس کا	ہے محمدؐ سانجی شافعِ عصیان کس کا
دیکھئے شیفۃ ہے خالقِ یزدان کس کا	کون محبوبِ ہر خیرِ بل پرور بان کس کا
شہ کا وارفتہ ہوں میں اور ہوں آہان کس کا	دیکھ میں شیفۃ ہوں ایدلِ نادان کس کا
بہاگنی ہے مجھے تعریفِ سؤلِ عربی	لطفِ خالقِ سہنا ہوں میں ناخوان کس کا
شافعِ روز جزا شافعِ امتِ ٹھہرے	پیشِ حشر سے پہر دل ہو ہر اسان کس کا
ریخِ پر نور محمدؐ کا ہوں میں آشفقہ	دیکھ پروا ہوں اے شمعِ شبستان کس کا
گلشنِ خلد ہے کس امتِ عاصی کو لیے	ہے مکانِ حشر کو دنِ وضہ رضوان کس کا
تم سے امیدِ شفاعت نہ ہو پہر کس سے ہو	آمر ہو مجھے اے شافعِ عصیان کس کا

<p>کشور دین میں ہر چار طرف کس کا شو کس کا ہر روضہ اقدس چمن کی طرح ریشک خورشید فلک ہر رخ تابان کس کا بلبلو شیفہ ہر ہر گل خندان کس کا</p>	
<p>کسکی یہ دھوم ہے لے طالبِ ح رسول آج مقبول زمانے میں ہے دیوان کس کا</p>	
<p>ابروی بی قبلہ ایمان ہمارا کیا غم ہے اگر دفتر عصیان ہمارا قرآن رخ سرور ذیشان ہے ہمارا شافع سر محشر شہ ذیشان ہے ہمارا جب اہل دین میں قرآن ہے ہمارا اے سرور دین حال پریشان ہمارا کیا پوچھتے ہو یہ تو ثنا خوان ہے ہمارا محبوب خدا شافع عصیان ہے ہمارا رضوان جسے کہتے ہیں دربان ہمارا شیطان لعین رہزن ایمان ہے ہمارا مقبول خدا سلیے دیوان ہے ہمارا</p>	<p>کیون شریعت ہو لغزش ہمیں رخضر دکھلانے لگا کہیں گیسوی مشکین آئین جو نکیرین تو کہنا ہی اے شاہ کیا پر سبش محشر سے ہو خوفناک دل دان جنت جسے کہتے ہیں وہ منزل ہمارا امداد و رم نزع ہے در کار تہاری لکھی ہے جو طالب صفت شیعہ کو مین</p>

<p>رویا میں کہی روضہ رضوان نہیں دیکھا  کیا تو نے مجھو شمع شبستان نہیں دیکھا  میں نے کہی طیبہ کا بیابان نہیں دیکھا  شاید کہی حضرت کا شنا خان نہیں دیکھا  اوس کو تو کہی ہنوز پریشان نہیں دیکھا  ان نکہون کو کبھی کبھی کا طوفان نہیں دیکھا  جہنم کہی ہر گز اوسے ویران نہیں دیکھا  تم نے اوسرا عیسیٰ دوران نہیں دیکھا</p>	<p>افسوس طیبہ کا گلستان نہیں دیکھا  پروانہ رخسار چرا نوار بنی ہون  اے وحشت دل بہر خدا مجھ کو کہا دی  اسوا سٹے آئے ہن نکیرین مری پال  زلف نشہ کو نین کا جس دل کو ہر سودا  ہجر نشہ عالم میں نہ کب اشک بہا  جس دل میں خیال نشہ کو نین ہر دزات  بیمار کا کچھ اور ہی عالم ہے بہتارے</p>
<p>طالب میں ہون ملاح شہ شرب و طحا  کیا تم نے مرلعتیہ دیوان نہیں دیکھا</p>	
<p>خود خدا ملاح ہوا اوس سید ابرار کا  مدتوں سے ہون میں پیاسا شربت یدار کا  ہے وہ رتبہ یا محمد آپ کے مبارک</p>	<p>کیا رقم ہو وصف مجھے احمد مختار کا  چہرہ اقدس دکھا دو ایشہ کون و مکان  حضرت عیسیٰ ہی کرتے ہیں عابا لاچرخ</p>

کسلے دیکھوں میں لہلہ سنبھل باغ جیہاں	شفیقہ ہوں میں نبی کے گیسوی خمدار کا
دونوں عالم چھوٹ جائیں اسکی کپڑا پہنیں	ہاتھ سے دامن چھوٹے احمد مختار کا
گل کہلاتا ہوں میں نعت سرور کو میں میں	ہوں میں وہ مرغ خوش الحان نعت کو گلزار کا

کیونچہ مقبول خالق یہ مراد یوں نعت

دل سے ہوں ملاح طالب احمد مختار کا

منکر و تاج شفاعت ہو گا سر پر دیکھنا	رتبہ حضرت سرمدان محشر دیکھنا
جذبہ شوق زیارت ہو گا رہبر دیکھنا	راہ دکھلائیگا مجھ کو خضر بنکر دیکھنا
جب شفاعت کو چلیں گے میری حضرت حسین	پر زمر پر زمرے ہو نگاہ سبیلان کو دفتر دیکھنا
اسمیں کیا شکل مرحوم خود جلد پاتا ہوں	کس قدر پیلا ہوں دین پاک گھر گھر دیکھنا
حشر کے دن آپ سب کو بخشوائیں گے فروغ	رتبہ پاک شفیع روز محشر دیکھنا
روضہ اقدس کی جانب جھک رہی ہیں جانوں کا	سب رکھوں گا قدم رستہ میں بڑھ کر دیکھنا
جب شہ لولاک آئیں گے سرمدان حشر	پیشوائی کو چلیں گے سب پیٹھ دیکھنا
آپ کی خاطر مقرر دو جہان پیدا ہوئے	شاہ دین کا مرتبہ اللہ اکبر دیکھنا

<p>کچھ گل روئے محمدؐ سے تجھے نسبت نہیں اشک جاری ہی رہیں نذرانہ شمع کو بھریں</p>	<p>دل کو کیا مرغوب ہو تیرا گل تر دیکھنا اکبر و رکھنا عمری اوی دیدہ تر دیکھنا</p>
<p>جب حضور شاہ دین طالبؐ ہوں گے غزل دم بخود ہو جائیں گے سارے سخنور دیکھنا</p>	
<p>میں ہند کو ایدل نہیں جاتا نہیں جاتا مصروف ہوں لغتِ شمع کو نین میں نرا اے ضعف ترا ہے بہت احسان مجھ پر طوفانِ اکل و تھو کا فراق شدہ دین میں اے جذبہٴ دل پر خذرا راہ دکھا دے بیمار ہوں ایسا میں فراقِ نبوی سے</p>	<p>اب پہر کے مدینہ سو میں اصلاً نہیں جاتا صد شکر یہ شوق ایدل شیدا نہیں جاتا دربار محمدؐ سے ابل و ٹہا نہیں جاتا اے دیدہ ترکیون ترا رونہ نہیں جاتا طیبہ کو اگر قافلہ سیدھا نہیں جاتا کتے تہن مسیحا تہن دیکھا نہیں جاتا</p>
<p>ہے گیسوی حضرت کا تصور مجھ طالب صد شکر مرے سر سے یہ سودا نہیں جاتا</p>	
<p>بڑا ہے مرتبہ ہر ایک مرسلؐ سے محمدؐ کا</p>	<p>اکبر دیتا ہوں صا اس میں نہیں پہلو خوشامد کا</p>

نہیں کچھ اس میں شک قرآن میں بھی لکھا ہے بچا نامہ شیطان سے زمانِ نزعِ اے حضرت اوسو تار کی مرقہ سی کیا ہو خوفِ زائد فرشتے قبر میں جسدِ کر نیلے گفتگو جسے زیارت کا دل شیدا کو ہر دشمنی رہتا ہے رسول اللہ کی مدحت سے جو انکار کرتا ہے زبانِ خال سے ہر نہر و گلشن کھل کر کہتا ہے	مسیح جانے دیا لوگوں کو مردہ آنکی آمد کا مری دل میں ہر دم خوفِ اس معصومِ مرتد کا کہ جو دل نہ ہو امداحِ روی پاکِ احمد کا تو کہہ دوں گا بھی اونکو کہ ہوں ملج احمد کا انہی جلد دکھا دوں کہیں وضعِ محمد کا جہنم میں مکانِ ہر حشر کوں ایسے مرتد کا کہ اونی اسانموتہ ہوں رسول اللہ کو قد کا
مقرر آبرو و بختو کا خالق حشر میں طالب اگر تو وصف لکھے گا دُرِ دزدان احمد کا	
جو کوئی ملجِ ہر دل سے رسول اللہ کا وہ ازل کے روز سے محبوب ہے اللہ کا جو نبی کا دوست ہے وہ دوست ہے اللہ کا شاخِ طوبی کا قلم و درکار ہے رضوانِ مجہر	دونوں عالم میں وہی مقبول ہے اللہ کا دیکھئے کیا رتبہ ہے میرے رسول اللہ کا دشمنِ حق ہے جو دشمن ہے رسول اللہ کا وصف کرتا ہوں قلم و شمشادِ عالیجات



ہفت کشور کا ہوا ہر گو سکندر پادشاہ	لیکن دنی سا گدا ہر میرے شاہنشاہ کا
دیکھ کر مجھ کو سرخسیر بہ سب کہنے لگے	دیکھئے وہ انگیا عاشق رسول اللہ کا
رتبہ جم سے زیان ہو گا اوس کا مرتبہ	جو گدا ہو گا ہمارے شاہ عالیجاہ کا
امت ختم رسالت میں کیا پیدا مجھے	پہر کروں کیونکہ میں ہر وقت شکر اللہ کا
گلشنِ اُمید کے کیا کیا آہی گل کہلین	مجھ کو دکھلا دے اگر روضہ رسول اللہ کا
اوس فرشتوں چہرہ ہو کیلئے اوس سے حساب	زندگی بہر جو رہا شیدائے رسول اللہ کا
نور رخسارِ محمد ہوا اگر جلوہ نما	رنگ فقیر آسمان ہو جا مہر و ماہ کا
گفتگو ہو گی فرشتوں سے تو کہہ دوں گا یہی	امت احمد سو ہونچہ ہوں میں اللہ کا
گل کہلاے سیکڑوں طبعِ شگفتہ زمری	جب کوئی مضمون پایا مع روشیہ کا
پیش رو نہ قیامت کا اوس کی خوف ہو	جسکے دلمین عشق ہر کچھ ہی رسول اللہ کا

ہے مری طالب دعا اللہ سے یہ راندن

جیتے جی میں دیکھ لوں روضہ رسول اللہ کا

دم میرا دینے میں نکل جائے تو اچھا

بہتر نہ دین میں مجھ موت کی تو اچھا

ایدل یہ تمنا ستری برائے تو اچھا	روحہ شہ والا کا تو دیکھ آئے تو اچھا
ہوتی جو نہیں مجھ کو محبت کی زیارت	دل و نکلے قصور میں پہلجائے تو اچھا
پتلی کی طرح سرور عالم کا تصور	ایدل مری آنکھوں میں سما جائے تو اچھا
یا خضر ہو یا شوق ہو یا جذبہ دل ہو	کوئی ہو مدنیہ مجھے لیجائے تو اچھا
جو آنکھ کہ دیدار نبی کی نہوشتاق	او سکون نظر بد کہیں کہا جائے تو اچھا
میں لوٹ چکا خوب بہار رہ طیبہ	اب روضہ قدس نظر آجائے تو اچھا
کہہ کر صفت خنجر ابروئے محمد	کوئی سر محفل مجھ پر پائے تو اچھا
اے بادِ صبا تو پے آشفہ حضرت	بوزلف محبت کی اوڑا لائے تو اچھا
کہنچیا ہے مراد دل سوئے صحرائے مدینہ	مجاویہ اوڑا کر کہیں لیجائے تو اچھا

مرجاؤن میں شہر شہ لولاک میں جا کر	
آستیدہ طالب کہیں برائے تو اچھا	
اللہ نے دیا ہے عروج کمال کیا	ہو چاند ہم سرخ احمد مجال کیا
کس طرح ان سو آپ کے ناخن کو دون مثال	ہیں او سکے آگے ابرو و تیغ و ہلال کیا

رہتا ہوں ہجر شاہ میں بیمار صبح و شام	ہو میری اسے طیب طبیعت بجال کیا
سینہ بہرا ہوا ہے محمد کی نعت سر	مرقد میں کچھ کرہین گے فرشتے سوال کیا
حسن محمد آکے زلیخا فراتو دیکھ	یوسف کا اوسکر آگے حسن و جمال کیا
اے عندلیب دیکھ کہ ارمان نعت میں	ہوں اندون میں لطف بنی سونا کیا
ہوں منفعل میں اپنے معاصی سونا ہو	افسوس ہوگا حشر کو دن میزا حال کیا
لاے کیطع عشق بنی سے ہر دا غدار	فصل بہار میں ہر دل کچھ نہال کیا
اللہ رحم و لادت ختم الرسل کی شان	بنت ہو گئے تہذیر قدم پایا کیا
دیکھو ن گاہ رات کہ رویا میں رسول	پوچھیں یہ مجھے آپ کہ ہر تیرا مال کیا

بلوایے جو طیبہ میں طالب کو یا رسول

کہتے تو ہے یہ آپ کے آگے محال کیا

شکر ہے شوق زیارت مجھ کو لیجانے لگا	روضہ پاک شدہ لولاک دکھلانے لگا
اندون کیون جذبہ دل مجھ کو لیجانے لگا	ہو نہو لطف رسول پاک بلوانے لگا
اے بہار دین ایمان کیجیو نشاد اب اسے	غنیہ خاطر سموں غم سے مر جہانے لگا

دیکھہ لے امیدہ میدار خبت دیکھہ لے	خواب میں اب چہرہ اقدس نظر آنے لگا
رہنمائی کی ذرا حاجت نہو گی خضر کو	شوقِ دل راہِ مدینہ مجھ کو دکھانے لگا
رحمت حق کجخیان خبت کی لائی بہرند	جب شفاعت کر لئے وہ شاہِ مریں جانے لگا
اشکِ یزان ہو کے چشمِ تیجھاو گی باہی	دلِ مبینِ ہجرتہ دینِ آگِ بہرگانے لگا
جذبِ لطف کی جانب در سبقتا نہیں	جانا ہوں لطفِ حضرت مجھ کو بلوانے لگا
ڈھونڈ لایا کیزہ مضمونِ اکمری طبع بلند	مجھ کو صبحِ سرور دین کا خیال آنے لگا
رحمت حق بول اوٹھی مین بہتیاں رو ساتھ ہوں	جب شفاعت کو وہ محبوبِ خدا جانے لگا

اکسین لطفِ نبی تسکین دینے کے لئے  
ہجر میں طالبِ کمالِ دل اب سخت گہلنے لگا

سہِ عرضِ ایشہ عالم قبول کر لینا	کہ مجھ غریب کی محشر کے دن خبر لینا
مین عاشقِ در و دُعاں شاہِ عالم ہوں	مین چاہتا نہیں اکجوہری گہر لینا
تمہارے سحر میں اے عیسے زمانہ آج	ہے جانِ اپنی بون پہ ذرا خبر لینا
مین جاؤں گا جو مدینے تو پہر نہ آؤں گا	مرا بہر ہو طوا امتحان کر لینا

مجھ گناہوں کی دزات فکر رہتی ہے بچھوٹے ساتھ سوشوق مدنیہ سترین	شیفیع امت عاصی مری خبر لینا یہ عہد ایدل نادان ضرور کر لینا
	دم سوال نکیرین وقت پر سش حشر خدا کی واسطے طالب کی کچھ خبر لینا
نور اللہ کا مظہر ہے پیمبر اپنا ناز بردار محمد ہے خداوند جہان کیون پہنکنے کا ہمیں خوف ہوا بحضرت خضر پیاس کی عرصہ محشر میں نہیں کچھ ہمیں فکر کیون زمانہ میں ہو پیدا کوئی مرسل ایدل صاف ظاہر ہے نہیں شبہ براہی اس میں	سارے مخلوق کا سرور ہے پیمبر اپنا کیسا اللہ کا دلبر ہے پیمبر اپنا راہ اسلام میں رہے پیمبر اپنا حشر میں ساقی کو تر ہے پیمبر اپنا خاتم جملہ پیمبر ہے پیمبر اپنا سب سے کو نین میں بہتر ہے پیمبر اپنا
	ہمیں کچھ خوف قیامت کا نہیں اور طالب شافع عرصہ محشر ہے پیمبر اپنا
یا رسول آپ سا کوئی نہیں سہرا آیا	آپ کی مثل نہیں کوئی سہرا آیا

<p>جب وہ محبوب الہی سر محشر آیا  دیکھئے دیکھئے کونین کا سرور آیا  چین افسوس نہ مجھ کو کہی دم بہر آیا  شاہ دین کا جو نظر و ضئہ اظہر آیا  ہو کے سائل جو کوئی آپ کے در پر آیا  آج کس شان سے اللہ کا دلبر آیا  لو نہ گہراؤ کہ وہ ساتی کوثر آیا ۛ</p>	<p>جرم سب عاصیوں کے بخش دئے خالق نے  شبِ سری ملک آپس میں ہی بہتر ہو  را دن آپ کی فرقت میں تڑپتا ہوں میں  ہو گئی زخمیہ پرداز مری بلبل دل  بہر دیا گوہر مقصود سے اوس کی دامن  شبِ معراج یہ حوران جان کہتی تھیں  دیکھتا ترشہ لبون کو یہ پکا یں گے ملک</p>
<p>شکوہ طالع خفتہ میں کروں کیا طالب  خواب میں بھی نہ نظر و ضئہ اظہر آیا</p>	
<p>جوش پر کج ہے کچھ اور ہی سودا میرا  اے فلک تجسوس نہیں کر کوئی شکوہ میرا  مجمع حشر میں رہ جا بیگا پردا میرا ۛ  بعد مرنے کے جو دفن ہو مدینہ میرا</p>	<p>نہ ہے جو صبحائے مدینہ کا ارا دا میرا  اکم نصیبی ہے یہ میری کہ نہ دیکھا طیبہ  بخشوا لینگے جو مجھ کو وہ شفیع عصیان  بلغ رضوان کی مرز و لکھنؤ کچھ خواہش</p>

<p>جیتے جی روضۂ اقدس کی زیارت نہوئی لیچل سے جذبہ دل روضہ حضرت کی طرف</p>	<p>کوئی ارمان بھی افسوس نہ نکلا میرا بخدا آج بھسم ہے ارادہ میرا</p>
<p>طالب اصحابِ محترمینِ نجومِ اسلام یہی مذہب ہے مرا ہے یہ عقیدہ میرا</p>	
<p>جسکو خیال روئے شہِ مرسلان رہا دندانِ مصطفیٰ کا جو مینِ مدحِ خوان رہا ہر دم تصورِ رخِ شاہِ تہسان رہا شہ کے فراق میں جو مینِ نالہ کنان رہا کسکو خیال مدحِ حسنِ بتان رہا ہر اشک گرتے ہی دُرِ شہوار ہو گیا پایا جو محبوِ مجمعِ محشر میں خستہ حال کیا اسکو سیرِ گلشنِ جنت کا شوق ہو حضرت کی نعت کا مجھے مدتِ سو شوق ہو</p>	<p>بے شبہ اوسکے سامنے باغِ جنان رہا ہر شعر میں قلم مرا گوہرِ فشان رہا آنکھوں کے سامنے گلِ باغِ جنان رہا کا اپنی زمین زلزلے میں آسمان رہا محبکو تو شوقِ نعتِ شہِ دو جہان رہا حضرت کے ہجو میں جو مینِ گریہ کنان رہا رحمتِ لپٹ کے کہنے لگی تو کہاں رہا جو عاشقِ گلِ رخِ شاہِ جہان رہا طالب ہزارِ شکر کہ مینِ مدحِ خوان رہا</p>

<p> یارسول اللہ ہون مت سرشید آپ کا  آپ کا وحشی ہون میں ہر سرسج و آپ کا  آج سے کیا آپ کا میں عاشق و رفتہ ہوں  حور و غلمان بہول جا میں صاف گلزار جن  اک سطح دل کو بہائیں گے حسینان جہاں  سرخ و ہو گا وہی اللہ سے کونین میں  حسن یوسف پر زینجا ہی تہوتی شیفہ  سر سے آنکھوں سے کروں طونزل مقصود کو  بول و ہون اسے دیدیدہ سید بخت و کلمہ  ہو گیا دم بہرین دو بکرے خدا کی شان </p>	<p> گلب نظر آئے گا مجھ کو دے زیبا آپ کا  میرے دلو کو طرح پہاڑے نہ صحرا آپ کا  ہوں ازل سے ایشہ کو نین شیدا آپ کا  دیکھ لیں کیا راگر وہ دے زیبا آپ کا  یارسول اللہ ہوں مفتون شیدا آپ کا  ایشہ دین جو کوئی مداح ہو گا آپ کا  دیکھ لیتی وہ جو حسن و می زیبا آپ کا  ہو مر جی جانب جو ایحضرت اشارا آپ کا  دیکھ لیں رو یا میں کمر ورجو چہر آپ کا  چاند کی جانب ہو اجب ک اشارا آپ کا </p>
--	---

کوئی طاعت سچو نازان کوئی اپنے زہد پر

طالب عاصی کو ہے صرف اک بہر و سا آپ کا

نور رخسار جی کیا جلوہ گر ہونے لگا

زنگنی کیون آج تیرا یو قمر ہونے لگا



<p>عاصیو محشر میں کیوں تکو خطر ہونے لگا          آج پھر زمان مجھ پر یہ میرا گہر ہونے لگا          روضہ شاہ جہان پیش نظر ہونے لگا          جذبہ شوق زیارت راہبر ہونے لگا          اب نہ دین کی طرف میرا سفر ہونے لگا</p>	<p>باندھتی ہیں اب کبیر شفاعت شاہ دین          دشت طیبہ کا جنوں ی قیس پر محکوم ہوا          شکر ہے طے کر چکا ہوں استے طیبہ کا آج          راہ طیبہ میں نہ پٹیکے گا دل شیدا مرا          طے کروں گا منزلیں سر کے بل میل کہنیا</p>
<p>اگیسو و رخسار شاہ دو جہان کی برج میں          شغل اے طالب مرا شام و سحر ہونے لگا</p>	
<p>لئے جاتا ہر مجھ جوش تنہا کیسا          جو نہ رہبر ہو وہ جذب دل شیدا کیسا          میں ہی دیکھوں کہ ہو وہ روضہ والا کیسا          غور سے دیکھئے ہر حال ہمارا کیسا          اور برابر ہوں طوفان وہ رونا کیسا          نہیں معلوم وہ ہے انجمن آرا کیسا</p>	<p>کیا کہوں دشت مدینہ کا ہر سودا کیسا          دشت طیبہ جو نہ دکھلائے وہ سودا کیسا          یا ابھی کہیں محکوم ہی زیارت ہو جائے          دور سے آئے ہیں ہم انکو در پر اسد م          آنکھ کیسی جو غم شاہ میں آنسو نہ بہائے          جسکی محفل میں فرشتے ہی ہنساں مل ایل</p>

<p>اگر ہے شہر شہ کو نین کا صاحب راکیسا پر شش حشر کا اے و غلو و حشر کا کیسا</p>	<p>مجاو کہلا کہین شد یہ اسے وحشت ل اپنی اُست کی جی جب ہیں شفیع عنیان</p>
<p>بغشوا یکن ہمین شافع حشر اے طالب آسرا زہد کا طاعت کا بہر و سا کیسا</p>	
<p>مدح پیرا خود خدا ہے آپ کا یہ تو ادنیٰ معجزا ہے آپ کا جس نے کلمہ پڑھ لیا ہے آپ کا مدح خوان جب خود خدا ہے آپ کا جس نے رستہ پالیا ہے آپ کا جو کوئی عاشق ہوا ہے آپ کا</p>	<p>نام ختم الانبیاء ہے آپ کا کیا تعجب چاند دو ٹکڑے ہوا باغ جنت میں وہ جائیگا ضرور کیون نہ لکھتیں آپ کی تعریف مسم فی الحقیقت حق کے رستے پر ہے وہ ہو گیا اللہ کا منظور وہ</p>
<p>لیجئے طالب کی محشر میں خبر اک غلام پُر خطا ہے آپ کا</p>	
<p>ہمسر نہیں کوئی بخدا اوس جناب کا</p>	<p>اے مومنو ہے رتبہ بڑا اوس جناب کا</p>

جسکو خدا نے دی ہو محبتِ رسول کی	لیتا ہوں نامِ صبح و مسا اوس جناب کا
مدت سے ہر زیارت حضرت کی آرزو	اے خضرِ شوقِ روضہ دکھا اوس جناب کا
ہے آپ ہی کی شان میں لوحِ لاکِ منکرو	یہ مرتبہ خدا نے کیا اوس جناب کا
کس طرح نعتِ شہ کا مجھے مشغلہ نہ ہو	مداح جب ہے آپ خدا اوس جناب کا
جاری ہوا درود میرے بالِ ایل سے	جسوقت میں تو نام لیا اوس جناب کا

اس درجہ شوقِ نعت کا طالب ہوا اجل

لکھتا ہوں وصفِ صبح و مسا اوس جناب کا

آج شاہِ جہان ہوئے پیدا	شاہ کون و مکان ہوئے پیدا
بعد انکے نہوگا کوئی رسول	خاتمِ مرسلان ہوئے پیدا
راہِ دین پر چلین گے سب گمراہ	ہادی گمراہان ہوئے پیدا
سب گنہگار بخشوا لین گے	شافعِ عاصیان ہوئے پیدا
کیون نہوآپ کا جہان محکوم	سرورِ سردران ہوئے پیدا
واہ واکشور رسالت میں	شاہِ پیغمبران ہوئے پیدا

تم پڑھو اب درود ابے طالب

شاہ ہر دو جہان ہوئے پیدا

کہتی ہے یہ میرے دل مضطر کی تمنا	لیجیل مجھے اے روضہ اطہر کی تمنا
بخشنے میری امت کو خداوند دو عالم	ہے حشر میں یہ شافع حشر کی تمنا
حور وں کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی بہت	ہے دل میں میرے روضہ اطہر کی تمنا
لیجائے مجھے شوق زیارت سوطیبہ	برائے یہ میرے دل ششدر کی تمنا
دار فتنہ ہوں میں قاضی محبوب اکا	دل میں نہیں کچھ سرو و صنوبر کی تمنا
ہو جاؤں تصدق و درود ان نبی پر	ہے ایک زمانے سے یہ گوہر کی تمنا

کیون رہبری خضر کا ممنون ہوں طالب

لیجائے اگر روضہ اطہر کی تمنا

مجھے ہو دو تون سے شوق حضرت کی زیارت کا	کہیں مجھ کو کہا ای جذبہ دل روضہ حضرت کا
ہمیں ہوا سلسلے و طر کا ہمیں روضیات کا	کہ شافع حشر کو دن ہو شہ کو نین امت کا
نہ دیکھا ابھی اب تک سرور کو نین کا روضہ	یہی شکوہ ہو مجھ کو یا ابھی اپنی قسمت کا

اِزل سے شیفۂ ہنر یہ رخ زیبای حضرت کا	کہلے کیون نہ میرا غنچہ دل باغِ علم میں
مجاور بنی بیٹون سرورِ عالم کی تربت کا	یہی ہے حسرتِ دل یا الٰہی ایک ت سے
پہرا کرتا ہے نقشہ آنکھ میں حضرت کی صوت کا	نظر میں کیا کیجے شکل ان حسینانِ مآءِ کی
رہا ہوں عمر بھر ملاح میں شاہِ رسالت کا	لحد میں اے فرشتہ پوچھتے ہو تم مجھ کو
شہ کون و مکان غمِ رشید ہے خجِ نبوت کا	اندھیرا کفر کا کیون درِ عالم سے ہو جائے

نہو نغمہ سر کیون بلبلِ روح القدس طائب

رخ زیبای حضرت پہول ہے باغِ رسالت کا

### روایت پائے موحہ

ایک مدت سے یہ ہو دل کی تمنا یارب	جیتے جی دیکھ لوں میں وضہ والا یارب
کیا کہیں کیا ہمیں کہتی ہو تمنا یارب	طیبہ پاک میں مدفن ہو ہمارا یارب
روضہ پاک کو جاؤں میں یہی ہو خواہش	ہند میں اب مرا مشکل ہو گذرا یارب
دلِ وحشی کی تمنا یہی شام و سحر	طیبہ پاک کا میں دیکھ لوں صحرا یارب
کیون نہ ہو میرا جنون ہوش و خرد سو بڑھکر	گیسو ہی شاہِ دو عالم کا ہو سودا یارب

روضہ سرور عالم مجھے دکھلا یارب	خواہش خلد برین کچھ ہی نہیں ہو دل میں
طا لب خستہ جگر کی یہ دعا ہے دذرات	دیکھ لوں میں شہ دین کا رخ زیبایار ب
روضہ غیرت فردوس کہا تو میں کب دیکھئے آپ کو دربار میں جا تو میں کب دیکھئے جلوہ میں پنا د کہا تے ہیں کب اپنا حال غم دل جا کر سنا تے ہیں کب روضہ شید کو میں کو جاتے ہیں کب دیکھئے ہندو سی ہم طیبہ کو جاتے ہیں کب	دیکھئے آپ مدینہ میں بلاتے ہیں کب ہم سوئے طیبہ قدم اپنا اوٹھاتے ہیں کب رخ پر نور سو وہ پردہ اوٹھاتے ہیں کب دیکھیں کب جا تو میں ہم طیبہ کی اہمیت دل ہندو دیکھئے ہم کرتے ہیں کس روز سفر اک زمانہ سو تو ہے شوق زیارت ل میں
دل تڑپتا ہے مرا ہجر میں طالب ہر دم	دیکھئے جانب طیبہ وہ بلاتے ہیں کب
مدفن ہمارا ہو یہ زمین ای شہ عرب دکھلائے بھی شکل کہیں ای شہ عرب	مر جا میں طیبہ ہی میں کہیں ای شہ عرب مدت سے ہم کو آپ کے دیدار کا ہے شوق

<p>بچپن ہوں میں آپ کی فرقت میں بابتدن  جی چاہتا ہوں جا کر مدینہ میں جان دوں  لولاک کے نزول سے کاششمس پر عیان  جب سے سنا ہوں شفاعت کر نیکی آپ</p>	<p>آرام اک گہری ہی نہیں اوشہ عرب  اکدن خدا کرے ہو یونہی اوشہ عرب  ہمسہ تیار کوئی نہیں اسے شہ عرب  محشر کا خوف کچھ ہی نہیں اوشہ عرب</p>
<p>طالب رہے گا خدمت والا میں عمر بہر  طیبہ سے جائیگا نہ کہیں اسے شہ عرب</p>	
<p>روایف بایں فارسی</p>	
<p>سن لیجئے یہ عرض مری شاہ ہڈا آپ  کیون آپ سے پوچھیں نہ ہم اللہ کا رستہ  ہوں لاکھ گنہگار مگر لطف و کرم سے  پرانے پہچانے ہوئے تہو لاکھوں فرشتے  کو نین میں مختار کیا آپ کو حق نے  بڑا ہر نہو ہر ایک سے کیون آپ کا رتبہ</p>	<p>میری ہی خبر لیجئے گا روز جزا آپ  ہر ایک کو میں اوشہ دین اسنا آپ  دو رخ سے پچائیگی مجھے روز جزا آپ  جانے لگی جس ات سوئے عرش علا آپ  مطلوب جہاں آپ ہیں محبوب خلا آپ  مقبول خدا آپ میں منظور خدا آپ</p>

لکھتا ہے جو طالبِ صفتِ شہِ مینِ دیوان  
دلوانے کے محشر میں مجھے اسکا صلا آپ

## ردیفِ تافعی قافی

گل کیوں نظر آئیں مجھے خار کی صورت	دیکھی ہر رخِ احمد مختار کی صورت
ہو جائے نہ ابتر دلِ بیمار کی صورت	دکھلا دے خدا شیدا برار کی صورت
پہنسن جائے مراد کہیں لف شہِ دین	بیچیں ہون میں مرغِ گرفتار کی صورت
لیجا لگا کس وقت تو اسے شوقِ زیارت	دیکھوں گا کین شاہِ کدور بار کی صورت
لے جلد خبر اسکی تو اے عیسے دوران	دیکھی نہیں جاتی تری بیمار کی صورت
پڑھ پڑھ کے سناتا ہوں ثنا ابر و کشہ کی	منکر کو دکھاتا ہوں میں تلوار کی صورت
دیکھے جو بہارِ گل رخسارِ محمد	بلبل کو نہ بہائے کبھی گلزار کی صورت
کیا شکلِ حسینوں کی سما لگی نظر میں	آنکھوں میں کبھی ہے شہِ ابرار کی صورت
رویا میں دکھا دینگے تجھے شکلِ محمد	بیدار ہو دل دیدہ بیدار کی صورت



<p>وارفتہ حسن رخ محبوب خدا ہوں اے طالع خفتہ مرا بیدار کہیں ہو ہے ایک زمانہ سے پھیل کی تمنا رویامین جو دیکھوں گل وے شہ گزین دنات فراق رخ محبوب خدا میں</p>	<p>بیاتی ہے مجھ کو سلیے گلزار کی صورت میں خواب میں دیکھوں شہ بار کی صورت دیکھوں میں تہی کے در و دیوار کی صورت پہو لاندہ سماؤں کہی گلزار کی صورت بیمار ہوں میں زنگس بیمار کی صورت</p>
<p>قرآن کے پڑھنے سے ہر طالب ہی مطلب دکھلا میں نبی مصحف رخسار کی صورت</p>	
<p>کہتا ہوں میں نعت امی تقریر کی کیا بات نکلا ہر جود ل سحر سے ہر شہ دین میں عشاق نبی بیٹھے ہیں محفل میں ادب سے رویامین جو دیدار نبی ہو مجھ حاصل پرستہ ہوں میں جب نعت محمد سر محفل لو لگا لگا شان مقدس میں ہر وارد</p>	<p>لکھ جو قلم اسکو تو تحریر کی کیا بات اسن لہ پر سوز کی تاثیر کی کیا بات اے نعت محمد تری توقیر کی کیا بات اے طالع خفتہ مری تقدیر کی کیا بات کہتے ہیں یہ سب اس تری تقریر کی کیا بات اے رتبہ حضرت تری توقیر کی کیا بات</p>

۷۷  
میں نے حضرت امی کی نعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر میں جو لکھی ہے اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب حضرت امی کی تقریر کی کیا بات

حضرت کی حضوری میں پہنچتا ہے دم صبح  
طالب تہ ہے اس نالہ شبگیر کی کیا بات

دکھلا دے خدا محفلِ میلاد کی صورت	دلت سو ہون غمگین دلِ ناشاد کی صورت
ضائع نہو محنت مری فرہاد کی صورت	رویہ میں جو دیکھوں لب شیریں محبت
بہاتی ہے مجھے اسیلے شمشاد کی صورت	میں شیفۃ قامت محبوب خدا ہوں
آباد رہے خانہ آباد کی صورت	دل میرا خیالِ شہ عالم سے اکہی
ہوں لغزہ زنان بلبلِ ناشاد کی صورت	دنرات فراق گلِ رخسارِ نبی میں
منکر کو دکھا خنجرِ فولاد کی صورت	ابرو می محبت کی سنا کر صفت لیل
دیکھوں گانہ ہرگز کہی صیاد کی صورت	میں مرغ خوش الحانِ گلستانِ نبی ہوں
رو دیتے ہیں ہم بلبلِ ناشاد کی صورت	یاد آتا ہے جسدِ گلِ روئے شہ والا

طالبِ مین ہوں وارفتہ حسنِ رخ احمدؐ  
حور و ن کی نہ بہاتی ہے پر ناز کی صورت

ردیف ثناءِ مثلثہ

نہ دیکھی خواب میں شکل نہ ابر کیا باعث	بناؤ تو سہی اے دیدہ بیدار کیا باعث
نہ دین کا نہ بچا خواب میں بیدار کیا باعث	نہ جا کا طالع خفتہ مراز نہا کیا باعث
مجھے تو عشق چشم سرور دین گیا ہے	چمن میں نگس شہلاہ کیوں بیمار کیا باعث
دلِ منکر نہیں خالی جو شبِ شاہ عالم کو	تو پھر کیوں نعت میں کا سطح تکرار کیا باعث
گلِ رخسار شاہِ دو جہان دیکھا نہیں شاہِ	گلون پر شیفتر ہر عنایت اد کیا باعث
تبی کار و ضہا قدس نزاروں دیکھ آئے ہیں	نہ دیکھا اک نہیں نے آپ کا در باز کیا باعث

حضور میں نہ پونچا میں کہی موصول و طالب

نہ کچھ بھولے بھلے ایک مرے اشعار کیا باعث

### رولف جیم

جب گہرے چلے میرے پیغمبر شبِ معراج	اک پل میں گھر عرش برین پر شبِ معراج
سنکر خبر آمد سرور شبِ معراج	تھے خرم و خوش سنار و پیغمبر شبِ معراج
اللہ سے اُمت کی شفا کی طلب تھی	کیا کام کیا شاہ نے بہتو شبِ معراج
جو دوست تھو وہ خوش ہو دشمن ہو غمگین	جب گئی عرش سے ہو کر شبِ معراج

خلوت کردہ قدس میں کس شان پہونچو	یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج
اللہ سے اعجاز کہ جب آئے مکانِ	پانی بخار و ان گرم تھا بستر شب معراج

کب فکر کو طالب ہے وہاں کچھ ہی سائی  
جس تہ کو پہونچے مرے سرور شب معراج

خالق کی پڑھی حد سے جو جہت شب معراج	بخشی گئی حضرت کی نسبت شب معراج
یا آپ تھے یا ذات خداوند جہان تہی	حاصل ہوئی وہ شاہ کو خلوت شب معراج
تاغوش برین دہوم رہی اندشہ کی	ہتی آپ کی کچھ اور صی شوکت شب معراج
دشوار ہے اس فکر سا کی ہی سائی	جس قرب کو پہونچو مری حضرت شب معراج
اللہ کے شان شدہ لولاک کہ حق سو	قوسین کا حاصل ہوا خلعت شب معراج
نسبت ہ گئے پیچہ ملک و مرسل و جبریل	ہر ایک سے شدہ کو ہوئی سبقت شب معراج

طالب انوی دید ذرا آمد و شد میں  
پانی مرے آقائے وہ سرعت شب معراج

روایف جم فارسی

آہن اتنی اور دل پڑا خطر اب کینچ	ہاں امن جناب سالت آب کینچ
مہر جاؤن مست پیکر مہر کے عشق میں	اے ساقی اگر فضل میں ایشی اب کینچ
ہوں راہ معصیت میں پلشیلان ابدن	اے رہنما مجھے سوئے راہ صواب کینچ
ہندوستان میں کیوں مجھ پر باد کر دیا	طیبہ کی جانب دل خانہ خراب کینچ
مدت سے ہر زیارت اقدس کی آرزو	الیشوق جانب شہ عالیجناب کینچ
مسترد ہو یا کہیں ہجر رسول میں	نالے نہ اس قدر دل پڑا خطر اب کینچ

طا کب کو لے چلے ہیں فرشتے عذاب کے

جنت کو اے شفاعت عالیجناب کینچ

### روایف حائے مہملہ

عارض ہیں دونوں آپ کو شمس و قمر کی طرح	کوئی بشر نہ ہو گاشہ بحد پر کی طرح
خبر رسول میں جو گرے اشک آنکھ سے	خالق نے آبرو اوہ نہیں بخشی گہر کی طرح
عالم کو خوب دیکھ چکا ہوں میں ہنکرو	کوئی بشر نہیں شہ جن و بشر کی طرح
دیکھی نہیں وہ شکل کسی رات خواب میں	کیونکر کروں چاک گریبان سحر کی طرح

پیدا ہوئے بہت سے پیغمبر جہان میں	لیکن نہیں کوئی شہ جن ویشہ کی طرح
اوس باغ دین کے ہجر میں اسے بلبل چین	خندان میں داغ دل مرزخم جگر کی طرح

طالب ازل سے عاشق حسن رسول ہوا
کیونکر لہجہ انگلی کسی رشک قمر کی طرح

روضہ رضوان ہر کتب طیبہ کو صحرایطرح	کب ہر جہر اوس شاہ دین کروخی سیاحطرح
خواب میں دیکھوں گا کب و شبکل کبیر خدا	یوسف طیبہ کا ہون شہید لہجہ کی طرح
گو ہزاروں انبیاء پیدا ہوئے ہیں منکرو	کوئی پیغمبر نہیں ہے شاہ والا کی طرح
اے خیال شاہ عالم آج اسے آباد کر	دل مرزا ویرانہ ہر مدت سے صحرایطرح
سیکڑوں مرد جلا دیں ہر پاک ٹھوکر سو آپ	میرے عیسیٰ قم نہیں کہتے مسیح کی طرح
ہجر و غلان محمدؐ میں یہ ہے عالم مرا	موجزن ہیں میری آنکھیں آج دریا کی طرح

اک جہلک چہرے کی طالب کو دکھا دو بار اول
طالب دیدار ہے مدت سے موسیٰ کی طرح

رولف خار مجھ

جسطج آپ کا ہر زیبا رخ	کہی دیکھا نہیں ہے ایسا رخ
کیا کہوں میں کہ ہر وہ کیسا رخ	منظر نور حق ہے سارا رخ
گل خندان نخل ہوئے جس سے	یا محبت زدہ ہے ہمارا رخ
مضحف دین کہوں کہ نور خدا	وا عظمیٰ وہ مصطفیٰ کا رخ
جنسے دیکھا وہ ہو گیا شیدا	ہے محمد کا وہ دلار ابر رخ
غنیچہ دل برنگ گل کہلجائے	بجکویا رب کھاتی کا رخ
دل سے کہو نگاہ وصل علی	شاہ عالم کا جسے دیکھا رخ
مہر و مہ جس کے آگے دتر مہین	پڑضیا ہو وہ شاہ دین کا رخ

کیون ہو وہ برنگ گل خندان  
جنسے طالب نبی کا دیکھا رخ

ردیف ال مہملہ

نہایت ہون خستہ جگر یا محمد کرم کی نظر ہوا دھریا محمد

تمہاری شفاعت کا ہر اک بہرہ	قیامت میں لینا خبر یا محمدؐ
ندامت ہو کس طرح ہم منہ دکھائیں	گنہ میں ہوئی ہے بسیر یا محمدؐ
کوئی دم کا جہان میں مغر	ذرا لیجئے اب خبر یا محمدؐ
خدا را مدنیہ میں مجھ کو بلا لو	کہ دیکھوں تمہارا میں دریا محمدؐ
یہی التجا ہے کہ چو بخون سینے	کروں ہندو میں سفر یا محمدؐ

فراقِ رخ و زلفِ چپان میں طالب  
تڑپتا ہے شام و سحر یا محمدؐ

پیمانِ خدا ہر جوہر پیمانِ محمدؐ	اللہ کا فرمان ہر فرمانِ محمدؐ
ہر خالق کو میں ثنا خوانِ محمدؐ	لولا کہ لما ہر صفتِ شانِ محمدؐ
پوچھیں گے پس مگر جہر قد میں شتے	کہہ غلو کہہ بن ہم تو ثنا خوانِ محمدؐ
اللہ کا محبوب ہے اللہ کا مطلوب	اللہ ہی کچھ جانتا ہر شانِ محمدؐ
کیونکر کسی میں کوہِ کچھ نعتِ ہوا نکا	قرآن میں خالق ہر ثنا خوانِ محمدؐ
کس طرح لبہا نیلے حسینانِ ناز	جب کہ دل شیدا مرا خواہاںِ محمدؐ



<p>ہر جیسے ہی وعدہ و پیمان محمدؐ آئے مرے پہلو میں جو پیکار محمدؐ</p>	<p>بخشاؤں گامیں است عاصی کو مقرر رہنری کو جگہ دون میں و نشیوان میں</p>
<p>بیشک اوسے محشر میں خدا بخشے گا طالب ہوگا جو یہاں تالچ فرمان محمدؐ</p>	
<p>میر و دل کو ز ابد وہاں نہیں تھا رخلد دیکھ بے جی بہر کے اب و دیدہ بیدار رخلد دیکھ کر حیران ہو کیوں و تر گسین بار رخلد کیوں مدینہ کا نہو ہر کوچہ و بازار رخلد بہو لجا میں حور و غلمان اعظوا کبار رخلد بول اوٹھو گا دیکھ لے اے دیدہ بیدار رخلد جاننا ہوں اوسکو میں آغند لیٹا رخلد بیٹے جی مجھ کو کہا دو انیشہ ابرار رخلد صاف ہو جائیں مری گھر کے در و دیوار رخلد</p>	<p>مجھ کو تو ہے روضہ پاک شہر ابرار رخلد خواب میں باغ مدینہ مجھ کو آیا ہو نظر گلشن طیبہ اہی تو نے تو دیکھا ہی نہیں جب وہاں ہو روضہ شاہ زمیں آسمان گلشن طیبہ کی جانب ہو اگر ان کا گزر روضہ ختم رسالت جس گھر میں کیوں گاہ کیا خبر مجھ کو بہار روضہ پر نور کی چہرہ اقدس کی ہو جائے دیارت مجھ کو ہی وہ بہار دین اگر نکٹے مری گھر میں قدم</p>

کوچہ محبوبِ حق میں ہنر ہیج راندن | اون کو بہا بیگا نہیں یی زناہد و زناہا غلہ

گلشنِ روی محمدؐ کی جو لکھی سینے مدح  
ہو گئے اسے حضرت طالبؒ جبرائیلؑ کا غلہ

مخرا بینِ مینِ اسلام کی ابروی محمدؐ | ہے دین کا مصحف رخ نیکوی محمدؐ  
لیچل مجھ پر ابے جذبہ دل سونی محمدؐ | دکھلا کہیں اللہ مجھے کوئی محمدؐ  
کیون نور آئی ہنو ظاہر رخ شبہ سے | ہے مظہر انوارِ خدا روی محمدؐ  
عشاقِ نبی کیون نہوں بسمل سر محفل | ہے تذکرہ خنجرِ ابروی محمدؐ  
بسمل کی بہار آگے مرو کیچ پی نہیں | مین دیکھ چکا خواب مین گیسوی محمدؐ  
مردن مین نیکرین جب آئیٹکے مرو پاس | کہد ون گاکہ ہون مین تو ثنا گوئی محمدؐ

اکیار تبہ دیا خاق کو نین ز طالبؒ  
کہتے ہن مجھے لوگ ثنا گوئی محمدؐ

### رولیت ذالِ حجہ

وصفِ روی شہِ عالم میں لکھا کاغذ | ورقِ مہر سے بنی ہو گیا اچھا کاغذ

دیکھ لینا مری تحریر کا عالم ایدل	نعت شہ سے کوئی خالی نہ رہیگا کاغذ
شافع حشر کی اس میں جو صفت لکھتی ہے	پیش ہو حشر میں یا رب یہی میرا کاغذ
مثل تعویذ گلے میں اوس پر ہون لیل	کہیں پاؤں میں نعت شہ دین کا کاغذ

لکھتوں اوس شمع رسالت کی جو طالت لفت
نور ہی نور نظر آئے وہ سارا کاغذ

## ردیف ساء مہملہ

سودائے محبت ہی کہتا ہے اویل کر	صحرائے مدینہ تجھ کو کہلاؤں میں چل کر
کہتی ہے تنہا یہ مرے دل سے اویل کر	آروضہ حضرت تجھ کو کہلاؤں میں چل کر
مر جاؤں میں شہر شہ لولاک میں چل کر	یا جا بے مدینہ کو مری جان نکل کر
ملاح تہی ہوں مجھے سمجھے ہوئے کیا ہو	اوسعتر ضو مجھے کرو بحث بہنل کر
اے شوق زیارت ترا ممنون ہوں گا	روضہ شہ کو نین کا دکھلا مجھ چل کر
ہر گل میں جو بوی گل رخسار محترم	کہتا ہوں مراد دل ہی گلشن میں اویل کر

اب بھی تو خبر لیجئے اے عیسے دورا	کچا اور ہی عالم ہر یہ منکا برا ڈھل کر
ہے دل میں ارادہ اگر گونجے چلون میں	طیبہ کی طرف جاؤں میں کچھ ہمیں مل کر
جلتے ہیں جو شکرِ صفتِ سید عالم	پاسنگے نہرانا جہنم میں وہ جل کر

آیا ہے حضورِ یمن بڑی دورِ سوطالب

لہذا دیکھئے روضہ سے نکل کر

جاتا ہوں مدینہ کی طرف گہر سو نکل کر	آؤں گانہ پہر کوئی پیمبر سے نکل کر
بخشا لیا حضرت کی شفاعت نے خدا سو	جنت کو چلا میں صفِ محشر سے نکل کر
زلصفِ شہ عالم کا مجھو دھیان ہر ہر دم	جائیں گایہ سودا نہ مری سر سے نکل کر
آینکی اجازت تو ذرا دیجئے حضرت	شیدا ترا آٹکے ابھی گہر سے نکل کر
محبوبِ خدا نے تجھے بخشا لیا ایدل	چل سو بے جان عرصہ محشر سو نکل کر
کس حال میں ہستی میں ہم ای شاہِ عالم	دیکھو تو ذرا روضہ اطہر سے نکل کر
رجاتا ہوں پیچھے خضر شوقِ زیارت	آگے میں چلا جاتا ہوں ہیر سو نکل کر
یارب یہ دعا ہو کہ چلی جاؤ دینے	یہ روح ہماری تنِ لاغر ہو لگا کر

کیا مہر کو نسبت ہر کف پائی ہے	آے تو ذرا سا متو خا و لم سے نکل کر
ہے وحشتِ دل کا یہی ہر وقت تقاضا	صحرائے مدینہ کو چلو گھر سے نکل کر
افسوس ہمیں اکنے گئے جانبِ طیبہ	سب لوگ چلے جاہیں گھر گھر سے نکل کر
بخشنے گئے حضرت کی شفاعت گنہگار	جنت کو چلیں مجمعِ محشر سے نکل کر

کہتا ہے مجھے شوقِ زیارت یہی طالب	
چل روضہ اقدس کو کہیں گھر سے نکل کر	

کہتی ہر ہر دم نیل کی تمنا بار بار	چل دکھا مجھ کو شہ عالم کا روضا بار بار
سوئے طیبہ مجھ کو لیجائے تمنا بار بار	جانب شاہِ جہان ہو میرا جانا بار بار
ہے یہی شوقِ مدینہ کا تقاضا بار بار	روضہ شاہِ دو عالم مجھ کو دکھا بار بار
اسیلے جوشِ جنون کی ہر تمنا بار بار	دیکھو ن شہرِ سرورِ عالم کا روضا بار بار
میرے بعد آئی کو ہے اک احمد ختمِ الرسل	مژدہ لوگوں کو سنا تو تھے یہ عیسے بابا
ہای دنیا کے علائق مجھ کو مانع ہو گئے	جذبہ شوقِ زیارت کو کھینچا بار بار
بار بار اس ہندو جاؤں مدینہ کی طرف	دیکھو ن جاکر حضرت احمد کا روضا بار بار

بار بار آئیںکی اے حضرت اجازت کیجئے

روضہ اقدس میں آئے تیرا شیدا بار بار

چو ٹکر ملتاں چل نکلون مدینہ کی طرف

دل میں آتا ہے یہی طالب اراد بار بار

دل سے ہوں میں تو عاشق حسن جہان پر

شیدا کہنی ہو گا دل کیسوی تبان پر

عاشق ازل سے ہوں میں ایدل شہ جہاں پر

غنا نہ جہان میں کیونکر رہے نہ محرم

لینے کو آئے تھے سب پیغمبر و ملائک

ایدل کدھر چلا تو جاتا ہوں میں مدینے

وحدت کے باغ کا گل رخسار شاہ دین

امت کا دھیان دلیں ساتھ اپنی لگے تہر

مد نظر ہے ہر دم روضہ شہ جہان کا

دندانِ مصطفیٰ کی لکھتے اگر یہ مدحت

کیون شیفتہ ہو میرا دل صورت تبان پر

عاشق یہ ہو گیا ہر زلف شہ جہان پر

کیونکر نظر جاؤں حسنِ رخ تبان پر

اللہ کا کرم ہے حضرت کو مع خوان پر

جس بات میرے حضرت پہونچے تو آسمان پر

چل چہ پہ سا تو ہو لے حضرت کچا آستان پر

بلبل نہ کیوں فدا ہوں روئے شہ جہان پر

معراج میں گئے تھے حضرت جو لا مکان پر

کیونکر میں آنکھ ڈالوں ضوآن و جہان پر

گو ہر ہزار کردوں کلک گہر فشان پر

۱	نعت نبی کا طائب دذرات مشظاہر نام شہِ دو عالم ہر ہر گہری زبان پر	
<p>یہ تھا ہے کہ طیبہ کی بہار آئے نظر حور و غلمان کو جو طیبہ کی بہار آئے نظر یا نبی مجھ کو تمہارا جو مزار آئے نظر آپ کے روضہ اقدس نہ بھولوں گا کہی نخل امید کا پھل دیکھوں میں ان آنکھوں سے مثل شبلی کی جگہ دونوں میں آنکھوں میں خواہش غلہ نہیں کچھ بھی ابھی مجھ کو</p>	<p>ہے یہ خواہش کہ محمد کا مزار آئے نظر صاف گلزار جنان صورت خارا آئے نظر جیتے جی روضہ رضوان کی بہار آئے نظر گو مجھے گلشن فردوس ہزار آئے نظر گلشن روضہ اقدس کی بہار آئے نظر طیبہ پاک کا مجھ کو جو غبار آئے نظر گل رخسار محترمہ کی بہار آئے نظر</p>	
	<p>باغ فردوس کو بولے سونہ دیکھوں طالب مجھ کو دم بہر ہی جو حضرت کا مزار آئے نظر</p>	
<p>رولیف زار مجھ</p>		
<p>حق نے معراج سے کچھ اور ہی بخشا اعتراف</p>		<p>کیا کہوں اوس شہِ لولاک لما کا اعزاز</p>

تکو خالق نے کیا فخرِ جهان ختمِ رسل	کیون نہ ہر ایک سچو بکر ہو مہارِ اعزاز
شانِ حضرت کو تو اللہ ہی کچھ جانتا ہی	غیر ممکن ہے کہ معلوم ہو اون کا اعزاز
سب سے بے سے بلند آپ ہی کا رتبہ ہی	سب کے اعزاز سے ہی آپ کا بالا اعزاز

ہیں وہ محبوبِ خداے دو جہانِ اطال

دیکھئے شاہِ دو عالم کا ہے کیسا اعزاز

## ردیف سین مہملہ

دیکھا شہ وین کا نہیں دیدارِ صدا فوس	اس غم میں ہیں آنکھیں مری خمبارِ صدا فوس
ہم جانتے ہیں قبیلہ ایمان جنہیں ایدل	دیکھے نہیں ہا بروی خمبارِ صدا فوس
بیرار ہے دلِ فرقتِ شاہِ دوسرا میں	یہ بھی نہیں ہوتا مرا غمِ خارِ صدا فوس
اے سرورِ دینِ امِ علانیٰ نہیں ہون	میں ہند میں ہوں آج گرفتارِ صدا فوس
روضہ تیرا دیکھ گئے ہیں قارِ کئی بار	اک میں ہوں کون دیکھا نہیں اکبارِ صدا فوس
کتابوں میں قرآن کی کہا کر قسم ایدل	دیکھا نہیں وہ مصحفِ خسارِ صدا فوس



	<p>طیبہ میں کی طرح پہنچ جاؤں میں طالب فرقت میں ہے بیتاب دل از اصدافوں</p>	
<p>بر دلِ شینِ معجمہ</p>		
<p>گلشنِ جنت کی ہو کیونکر تلاش اس سر ہوگی اور کیا بہتر تلاش نچکواے قمری صنوبر کی تلاش ہے مجھ آج ایک رہبر کی تلاش ہے مجھ بزمِ پیہر کی تلاش جسکو ہے کوئے پیہر کی تلاش ہے نبی کی رومی انور کی تلاش بلبلو کیا ہو گل تر کی تلاش</p>	<p>ہے مجھ کو پیہر کی تلاش کیون نہو مجھ کو پیہر کی تلاش قامتِ حضرت کی مجھ جستجو لیچلے کوئی مدینہ کی طرف کسکو ہے خلدِ برین کی جستجو گلشنِ فردوس میں جائیگا وہ مہر و ماہِ آسمان کو رات دن سینے دیکھا ہے گل رومی رسول</p>	
	<p>ہوں میں دندانِ نبی کا شیفتہ مجاو طالب کیا ہو گوہر کی تلاش</p>	

## ردیف صادق مہملہ

جنگو حضرت سے ہے محبت خاص	ہے مدینہ سے اونکو الفت خاص
ہے جو نعتِ رسول کا منکر	اوسکو حضرت سے ہر عداوت خاص
کس طرح ہو رقم ثنائے رسول	دل میں جب تک نہ ہو محبت خاص
کام آئیگی یہ قیامت میں	شاہ عالم سے رکھو الفت خاص
گلشنِ خلد میں وہ جانیگی	سور دین کی ہو حوائث خاص
کس پیغمبر کے حق میں ہر لولاک	ہے محمدؐ کی یہ فضیلت خاص

کیون نہ لکھوں میں نعت اوطالب  
ہے نبیؐ سے مجھے محبت خاص

## ردیف صادق معجمہ

ہو آج حضورؐ میں ازل و شاہِ بداعرض	سُن لیجو اللہ کہ کرتا ہوں میں کیا عرض
آیا ہوں بڑی دور سو میں آپکے در پر	ہے میری جدی عرض مریدوں کی بداعرض
کیا باغِ جنان کی بوہوس آپ کو ہوتے	حضرتؐ کو روئے کا تین ہی درجہ عرض

دیکھو نین الہی رخ وزلفِ شبہ عالم	ہے تجھے مقرر یہ مری صبح و مناسا
بخشائے مجھ کو سر میدان قیامت	سن لیجے لذت یہ اسے شاہِ بداعت
بلواؤ مدینے میں مجھ کو ایشہ کو نین	تم بھول خباؤ یہ مرنی پر خدا عرض

بیمین ہے فرقت میں ترا طالبِ محزون

کردینا حضور می میں یہ اری باد صبا عرض

### ردیف طارِ مہلہ

مانے مانے کوئی نہیں کہو غم غلط	وصفِ رسولِ پاک سے بوتائے غم غلط
واعظ سنا تو روضہ شاہِ جہان کی یاد	ہم جانتے ہیں بدعتِ باغِ ارم غلط
دل میں بہری ہر دشتِ مدینہ کی آرزو	لیجائے شوقِ جانبِ باغِ ارم غلط
لیچل بجھے مدینہ میں آنحضرتِ شوق	پڑتے ہیں اوطاہِ مدینہ کی قدم غلط

طالب کی راہِ نیری عذرِ دل و شمعِ شہر

فرد گنہ کو کیجئے گا ایک قسَم غلط ہے

### ردیف طارِ مجملہ

عشقا احمد مین ہ اوٹھایا حظ راتن شغلِ فعت گوئی ہر باغِ جنت میں بھی نہ ہولین گے دردِ ہجر بنی ہے لذت بخش	کینا یا کسی میں ایسا حظ ملگیا ہر مجھے کچھ ایسا حظ وہ مدنیہ میں ہم نے پایا حظ مجھے پوچھو نہ کچھ تم اسکا حظ
--	--

آپ کے لب کی یاد میں طالب میرے دل نے اوٹھائے کیا کیا حظ
---

### ردیف عین مہملہ

کون ایسا ہو جو ہوا پنا دمِ محشر شفیق مجھے پوچھو گیا سرِ محشر تو کہہ دوں گا یہی بخشوا لینگے ہمیں یہ دل نہیں کچھ جاخون کیا ہی اچھو خوشنا ہیں آپ کو نام و لقب کیا ہمیں روزِ قیامت کا ہو ڈرا و زناہد و واہرِ محشر نہ کیونکر بخشدے میرے گناہ	ہاں مگر ہونگے وہاں اک اپنی پیغمبر شفیق ہیں مری ختمِ الرسل و وادِ محشر شفیق حشر کے دن حضرت خیر البشر نہ کی شفیق مصطفیٰ احمد محمد شاہ دین سہر شفیق جانتے ہیں ہم کہ ہونگا اپنے پیغمبر شفیق جب سرِ حشر آئے پیغمبر مرانبر شفیق
--	--

پرسش روز جزا کا خوف کیونکر ہو سہمیں	۱
ہے ہمارا جب سوال تو طالب مضطر شفیق	

### ردیف غین معجمہ

یون گل دی نبی کریم ثنا خان باغ باغ	باغ میں حبیبو ہوں غانج شل لکان باغ باغ
عارض پرنور حضرت کی اگر کہد و ن صفت	محفل مولد ہوا شمع شبستان باغ باغ
سنبھل لعل نبی کا عاشق آنکھ اگر	ہوا ہی تیرا یہاں مجھوں پیاں باغ باغ
ہوں ثنا خان آپ ہی کو گلشن رضا کا	غنیچہ دل کیوں نہوا و شاہ شاہ باغ باغ
گلشن طیبہ اگر اکبار اگر دیکھ لین	ہے یقین اسکا مجھو چاہیں رضا باغ باغ
جس غزل میں وضہ خیر البشر کی مدح ہو	پڑھتو ہی کیونکر نہوں یدل غر نخوان باغ باغ

مدح روی شہ میں طالب میں لکھی یہ غزل

ایک عالم کو کرے کامیرا دیوان باغ باغ

### ردیف فا

ورد ہو دم درود شریف	بہو لجا میں نہ ہم درود شریف
---------------------	-----------------------------

<p>سوے باغ ارم درود شریف  پڑھ رہا ہے قلم درود شریف  سوئے شاہِ احم درود شریف  ورور کھد و مہدم درود شریف  پہر پڑہین کیون نہ ہم درود شریف</p>	<p>کپینچ لیگا تہین جہنم سے  نعت حضرت جوئیو لکھتی ہے  بہیجا ہون میں شوقِ سوزات  مے محبت اگر شد دین کی بند  بہیجا ہے خدا جب آپ صلوٰۃ</p>
<p>جب نکیرین پوچھینگے طالب  پڑھ سنا سینگے ہم درود شریف</p>	
<p>ہے ہر اک محفل سے بہتر بزمِ میلاد شریف  آج کل ہونی ہو گہر گہر بزمِ میلاد شریف  کیون نہو جنت سے بہتر بزمِ میلاد شریف  چشمِ دل سے دیکھو اگر بزمِ میلاد شریف  مے مقرر اس سے بڑھ کر بزمِ میلاد شریف  ہو رھی ہو آج گہر گہر بزمِ میلاد شریف</p>	<p>یکجئے کیونکر نہ اکثر بزمِ میلاد شریف  بزمِ سولد کی ترقی ہو گئی ہے اس قدر  مدحت رخسار شاہِ دو جہان کا ہو بیان  منکر ہوتا ہو بیشکِ محنت حق کا نزول  روضہ رضوان کی کیفیت مجھ معلوم ہے  ہے شبِ مولد جو محبوبِ خدا پاک کی</p>

پڑھ رہا ہوں میں جو طالبِ پاکِ مصطفیٰ

کیا جو جو بن پر ہے یکسر بزمِ میلادِ شریف

## ردیفِ قاف

سو بار بھی دیکھوں تو نہویہ مرا کم شوق

اللہ رکھیں رجو کار کہتے ہیں قدمِ شوق

لیجائیگا کیا مجھ کو سوائے باغِ ارمِ شوق

رکھتے ہیں شب و روز یہی دلینِ تم شوق

لیجائیگا مجھ کو طرفِ شاہِ اُمم شوق

رکھ لے یہ مرا قافلے والوں میں ہم شوق

ہے آپ کا ایشاہِ عرب فخرِ عجم شوق

ہرگز نہ مروں دل سے ابھی ہو یہ کم شوق

یونہی رہی ہے آپ کا ایشاہِ اُمم شوق

لیجائیگا طیبہ کہ کبھی سوئے نہ ہر شوق

وہ آپ کو دیدار کا ایشاہِ اُمم شوق

طے کرنے میں منزل کو نہ کچھ شک ہے ہرگز

ہے دل میں مگر خواہش صحرائے مدینہ

حضرت کی زیارت کو چلین گہرِ نکل کر

ہے دل میں زیارت کی تمنا تو کسی و

اللہ کرے ساتھ پہنچ جاؤں مدینہ

حوروں کی خواہش ہے نہ جنت کی بڑ چاہ

ہے روضۂ اقدس کی زیارت کی تمنا

ہر وقت یہی ہو دلِ شیدا کی تمنا

حاجت نہیں کچھ رہی خضر کی مجھ کو

حاصل ابھی ہو جائیں تجھے نعت کے نکلتے  
طالب جو کرین اک نظر لطف و کرم شوق

## ردیف کاف

مراد یوان تم دیکھو اگر اول سوا آخر تک	تو پاؤ مدحت خیر البشر اول سوا آخر تک
ہر اک موسم میں نخل عشق قد پاک پہل لگا	پہلا پہولار پہ گایہ شجر اول سوا آخر تک
مقرر مونیو لولاک سو کا الشمس روشن ہے	ہے یہ عالم ہے خیر البشر اول سوا آخر تک
تصور کیسویں رخ کا ہمیں نزات ہوتا ہو	خیال شہ رہا شام و سحر اول سوا آخر تک

بتی کی مہج خوانی میں بسری عمری طالب  
رہا میں مایہ خیر البشر اول سوا آخر تک

## ردیف لام

آپ کی آنکھیں جو دکھلا میں شہ لاک شکل	پہر نہ دکھلائی مجھے یہ گردشِ فلاک شکل
--------------------------------------	---------------------------------------



<p>             باغبان گلزار عالم کی جان دیکھو گل شکل              شہ کی فرقت میں ایسی مہر محبت ناس شکل              دیکھ لو اکبار اگر تم شاہ دین کی پاک شکل              مجھ کو دکھاؤ خدا را اس شہ لولاک شکل              مجھ کو دکھا لینگے آپ اس رسول پاک شکل           </p>	<p>             خواب میں دیکھا ہر مینے گلشن کو رسول              میری صورت دیکھ کر ڈر جائیں قیس کو کہن              زاہد و حوران جنت کی نہ خواہش تمہیں              ایک مدت سزایار کی تمنا ہو مجھے              آپ کی فرقت میں ہتا ہوں ہمیشہ برقرار           </p>
<p>             لوگ سب دیوانہ طیبہ مجھے کہنے لگے              رنگ لائی طالب آب خیر محبت کا شکل           </p>	
<p>             خانہ دین ہوا آباد مبارک ایدل              کفر کا گہر ہوا برباد مبارک ایدل              باعث عالم ایجاد مبارک ایدل              تو ہی اب ہو گیا آباد مبارک ایدل              گہر مرا ہو گیا آباد مبارک ایدل              یہ ہوا ہی مجھے ارشاد مبارک ایدل           </p>	<p>             آج ہے پرشب میلاد مبارک ایدل              مولد شاہ سے اسلام تارا چمکا              شکر خالق کا کرین ہم کہ ہوا اب پیدا              ہے خیال شہ کونین مہر شام و سحر              آپ کو گود میں لیکر یہ حلیمہ نے کہا              صلہ نعت میں لو ایں گے گلزارِ جنان           </p>

<p>۱ بزم میلاد میں طالب نے سنائی جو غزل شاہ عالم نے کیا صاد مبارک ایدل</p>	
<p>زیب بخش تاج ختم الانبیاء ہو یا رسول ایک عالم کے مقرر رہنا ہو یا رسول تم تو محبوبِ خدا کے کبریا ہو یا رسول دل سے تم پر جو کوئی شیدا ہوا ہو یا رسول بخشواؤ حق سے جو میری خطا ہو یا رسول خواب میں حاصل جو دیدار آپ کا ہو یا رسول</p>	<p>منظرِ نورِ خدائی دوسرا ہو یا رسول راستہ اللہ کا دکھلا دیا ہر ایک کو فخر کیا گو ایک عالم ہر تختہ راشیفتہ کیا اوس ہائینگی حورِ بانِ محشر کو دن جب شیعہ الذہنین کا تم نے پایا لقب میں یہی سمجھوں کہ جیتے جی فی جنت نصیب</p>
<p>حشر میں طالب کو اپنے بخشواؤ گے ضرور تم مقرر شافعِ روزِ جزا ہو یا رسول</p>	
<p>جیسے زندان میں ہر اک لکھتے ہیں ہناسکل کیجئے گا مری حلِ ایشہ والا مشکل بہرِ مینِ ایشہ دین ہے مرا جینا مشکل</p>	<p>اس طرح بننے میں ہر میرا گذار مشکل آپ کی ذات تو ہے عقدہ کشائے عالم مجاہدِ لہو کیا دوسرخِ زیبا اپنا پتلا</p>

آپ بلواین حضوری سین گہر نکالوں	ورنہ طیبہ کی طرف ہی مڑا جانا مشکل
شاہ عالم جو کرین عقدہ کشائی میری	کسطح حل نہو پہلیدل شیدا شکل
دل سے ممنون ہوں اور ضعف تری ہمت کا	کہ قدم روضہ حضرت سے پڑاؤٹھنا مشکل

کب ہ شب ہوگی جو رویا میں سولِ دو جہان  
آکے پوچھیں گے کہ طالب ہے تری کیا مشکل

مدتوں سے پر زیارت کی تمنا یا رسول	جیتے جی مجھ کو کہا دور و نیسیا یا رسول
مجھے عاصی کو بخانا بھول تم بہر خدا	یاد رکھنا مجھ کو جب حشر میں یا رسول
رات دن شہدِ مدنیہ کا مجھ پر ہاں بیان	ہے جو سر میں آپ کو گیسو کا سودا یا رسول
مجھ کو حورانِ جان سے کچھ غرض مطلب نہیں	آپ کا روزِ نازل سے ہوں شیدا یا رسول
آپ کا مداح ہوں لینا خبر بہر خدا	قبر میں گہراؤن میں جس وقت تینا یا رسول
میری بخشش کا وسیلہ کوئی محتسب نہیں	آپ کی ہر فقط مجھ کو سہارا یا رسول

لو ذرا اسکی خبر اگر خدا کیواسطے :-  
مر رہا ہے ہجر میں طالب تمہارا یا رسول

<p>             باغِ جہان میں پائین کیوں عتا پہول              شیدائے روی شاہ ہوں لیکھوں ہزار پہول              ملاح گلشن رخ شاہ جہان میں              دیکھا ہے جیسے چہرہ اقدس کس خواب میں              مشکِ ختن کو زلفِ تہی پر نثار کر              یادِ رخِ نبی میں عتادل میں نغمہ سنج              آیا ہے عشقِ تصورِ روی رسول میں              گلگشت کیا کرے رخِ حضرتِ کاشیفۃ              رخسارِ مصطفیٰ سو جو ہر کچھ مناسب              ہجرِ رخِ رسول میں بہا نیگے کیا مجھے           </p>	<p>             ہیں عارضِ شہدین پر نثار پہول              بہا نیگے میری دل کو نہ کچھ زینہا پہول              جھڑتے ہیں منہ سوا سلیے بڑا اختیار پہول              باغِ جہان میں ہیں مجھ مانند خار پہول              حضرت کے روی پاک پر ایدل و تار پہول              ہیں عارضِ رسول جہان پر نثار پہول              لاکھوں گناہیں مجھ کو مرغِ غمگسار پہول              ہیں خارِ بلعِ ہجر میں ہیں ناگوار پہول              باغِ جہان میں اسلیوں میں باوقار پہول              ہیں خارِ آئینوں میں گلشنِ بہار پہول           </p>
--	---

<p>             عشقِ رخِ رسول میں نکلی ہے میری جان              طالبِ چڑھاؤ میری لحد پر دو چار پہول           </p>	<p>             دل میں کہنا چاہوں شاہِ دو عالم کا خیال              سب خیالوں کے مقرر ہی ہیں اچھا خیال           </p>
--	---

حسن محبوب خدا کا ہون زل و شقیقتہ	مجلو کیوں مہوان جیسان قسوں کے خیال
آپ کا گشتہ ہون اور آپ کا وحشی ہون	ہے تصور آپ کا ہر آپ کا سودا خیال
آ کے بہلائے دل نگین کو میر کوئی ہو	یاد اوس محبوب خلاق جہا کی یا خیال
خانہ آباد کے مانند یہ آباد سے	جب کہ دل میں آگیا ہر شاہ عالم کا خیال
ہر گہری مجھ کو تصور ہر شے کو مین کا	ہمد کو کیا پوچھتے ہو ہر تجھ کو کس خیال

یہ دل پُر داغ میرا کیوں نہ ہو شک و رَم  
اسمین شکل حور ہو طائبشہ دین کا خیال

## رولف میس

خلد میں کہیں گے جب تک گنہگار قدم	شافع حشر بھی رکھیں گے نہ زہار قدم
شوقِ دل و جو چلا مجھ کو مدینہ کی طرف	بڑھ گیا آگ و صبا سے بھی مین و چار قدم
کہتی ہر شے کی شفاعت کہ در جنت میں	پیشتر نیکیوں سے کہیں گے گنہگار قدم
ہے مری آبلہ پا کی یہ اللہ کی شان	دشتِ طیبہ میں مگر چوتھے ہیں خار قدم
اک گلِ باغ رسالت کا بواخواہ مین	بلبل و خاک و ہاؤن سو گلزار قدم

نچسوا نینگے با جتیک ہمیں درخشاں	شبہ دین غلامین کہیں گے نہ زہار قدم
زلزلہ مشکین کی جو حضرت کی سناؤں لطف	چوم لڑشوق میں ہر آہوی تار قدم
شوق سواپ اوڑا جاتا ہو طیبہ کی طرف	نہیں ہر گزم ہر جانے سے خبر دار قدم
رہ گیا قافلے والوں میں چھپا فسوس	نہوئے منزل طیبہ میں مددگار قدم
دوست و ضعف کی امداد کے جاؤں قربان	ہوا طیبہ سے اوٹا نامچہ دشوار قدم

کس گہری ہندو طالب میں وانہ ہوں گا  
رکھوں گا کب میں سوئے روضہ سزار قدم

کب کچہ لگاؤ رکھتے ہیں حسن بتان سر ہم	رکھتے ہیں عشق سرور کون و مکان سر ہم
تہا مے ہو ہو چو دامن دل رحمت آیکی	کس طرح اوٹھیں روضہ شاہ جہان سر ہم
نہیں ساتھ خضر کورہ طیبہ میں یانہ نہیں	پہلے ہی پوچھ لیں یہ دل راز دان سر ہم
بہتر ہے باغ و ہر سر طیبہ کا بوستان	یہ بحث کر رہے ہیں کسی باغبان سر ہم
بخشا نینگے ضرور قیامت کو دن ہمیں	یہ آس کہتے ہیں شبہ عالی مکان سے ہم
جب صبح لکھتے ہیں روزِ ندان شاہ کی	سننے ہیں مرجا قلم در نوشتان سے ہم

ملاح شہ کو دیکھ کے کہنے لگے ملک کیا پوچھنے کو آؤ ہیں اس لوح خوان ہر ہم

طالب بنی کے کوچہ میں ہستیہن آمدن

کیا شاد ہونگے حشر میں باغ جنان ہر ہم

## رولف نون

رہا ہوں ایک ت کو چہ محبوبیت دان

میر و سرین اب سودا کھوای مدینہ ہے

یہ ڈر ہی ہر حضرت میں کہیں پانہو طوفان

دل وارفتہ زلف تہ عالم کو بہلاؤن

ازل سے کشتہ ہوں میں خنجر ابرو حضرت کا

سپ ہر شہ دین کی مجھ بایں گم ہم کنہ

جنون کا جوش پایہ جذبہ دل بھکھو لہجہ

جو کچھ ایشیہ دی ہیں رے پاک اہم

قدم کس طرح رکھوں آفرشتہ بلغ رضوان میں

مجھے بچل کہیں اسو قسین کی بیابان میں

کہ آج آنسو نہیں کتہ ہستی چشم گریان میں

گزر میرا جواہر باد صبا ہوں بلستان میں

مر و اجابہ فنا میں مجھ کو گنج شہیدان میں

نہیں اک قطرہ آنسو کا ہمارے چشم گریان میں

پہنچ جاؤں کسی صورت میں نہ کریاں میں

خوشی سو گل نہ کچھ ہو سناہن گلستان میں

ملک بھی مر جا کہتے ہیں میرے شعر سن سنکر  
یہ پایا مرتبہ طالب شناسی شاہ ذیشان میں

جانب و ضلہ قدس میں صبا جاتا ہوں	شکستہ راہی نہیں اسمین بخدا جاتا ہوں
چہوڑ کر ہند سوے طیبہ چلا جاتا ہوں	آج میں جانب محبوب خدا جاتا ہوں
بول اوٹھا دل پی پھر کر کر کہ مجھ بھی چل	جب کہا میں سو سی شاہ ہدا جاتا ہوں
وہ مجھے خلعت شاہانہ مگر بخشین گے	شاہ عالم کی طرف ننگو گدا جاتا ہوں
شوقِ نوحہ خاں غیلاں لہن میں چلاؤں گے	دشت طیبہ کی طرف برہنہ پا جاتا ہوں
لیچال مے جذبہ دل روضہ والا کی طرف	نہیں معلوم کہاں آج چلا جاتا ہوں
وحشتِ دل مجھ پر نہیں دیتی اچھٹس	سوے صحرا شہ ہر دو سرا جاتا ہوں
راہ طیبہ میں یہ شوق کا اپنے عالم	سب سے دو چار قدم اگر بڑھا جاتا ہوں
ہو نہ ہو سرور عالم نے کیا ہو مجھے یاد	ایدل سطح جو دارفتہ ہوا جاتا ہوں
رخ و لطفِ شہ عالم کی زیارت کر لیتے	سوے طیبہ بخدا صبح و سہا جاتا ہوں
حاجت رہی حضر نہیں کچھ طالب	جانب سرور دین و دین چلا جاتا ہوں



ہے ہمارا وہ پیغمبر کہ جسے کہتے ہیں	ملکیا ہمکو وہ دہبر کہ جسے کہتے ہیں
شب میلاد فرشتوں نے فرشتوں ہو کہا	اب وہ پیدا ہوا سرور کہ جسے کہتے ہیں
بخشوا ینگا شفاعت سے ہمیں حشر کردن	وہ ملا شافع محشر کہ جسے کہتے ہیں
الغنت زلف رسول عربی میں نیل	ہو گیا آج وہ ششدر کہ جسے کہتے ہیں
جذب ل طیبہ کو لیجا ینگا ایحضرت خضر	ہے یہ ایسا مارا ہر کہ جسے کہتے ہیں
ہا ہی جانے نہ دیا مجکو مدنیہ کی طرف	تو فلک ہو وہ شکر کہ جسے کہتے ہیں
اے خدا اوڑکے میں پل میں نہ پہنچوں	ایسے لگ جائیں مجھ پر کہ جسے کہتے ہیں
دم نکلتا ہوں مرا ہجر میں اویسی دھم	لو خبر میری وہ آکر کہ جسے کہتے ہیں

نعت حضرت مین مصروف ہوں کیوں و طائب

یہ تو وہ کام سے بہتر کہ جسے کہتے ہیں

اگرچہ ایدل نادان گناہگار ہوں مین	مگر شفاعت شہ کا امیدوار ہوں مین
خدا کیواسطے محشر میں بخشواؤ مجھے	گناہ گار مرا پاسیہ کار ہوں مین
بہال کیا رہوں لالہ موسم گل مین	فراق رومے شہ دین سودا غدار ہوں مین

کبھی نہ چین بلا مجھ کو بیشہ عالم	ہمیشہ آپ کی فرقت میں بے قرار ہوں میں
لگاؤ وصل کا لہ لیا بتی مرسم	تمہاری عجز میں تودل نگاہوں میں
بسر ہوئی مری اوقات جرم و عصیان	بہت ہی آپ سے الیساہ شرمسار ہوں میں
خدا کی واسطے مجھ کو دکھاؤ دیدار آج	تمہاری عجز میں بیطرح بے قرار ہوں میں
کہیں بلائیے مجھ کو ہی جانب طیبہ	کہ ملک ہند میں حضرت بہت ہی خار ہوں میں

جو ہو گی پرستش اعمالِ حشر میں طالب

کہوں گا ماح محبوب کردگار ہوں میں

حامی رسول ہیں تو لحد کا خطر نہیں	شافع اگر ہیں وہ تو قیامت کا ڈر نہیں
گو دور ہے یہاں سو مدینہ رسول کا	دل اپنا مستعد ہو تو کچھ ہی سفر نہیں
کیا جانے کیا پر تہ محبوب کردگار	منکر کو شان سرور دین کی خبر نہیں
ورنہ ملے ہیں دولت کو نین کو مجھے	عشق نبی میں یہ مکر داغ جگر نہیں
شافع ہمارے ہیں شہ لولاک اہدو	ہم کو حساب حشر کا ہرگز خطر نہیں
ہوتی نہیں دعائی پارت مرغی ل	کیون کچھ مری عا میں کہی اثر نہیں

خالق سے بخشو اپنے طالب شفیع خضر

کچھ بھی حساب روز قیامت کا ڈر نہیں

جلد بلوایئے مجھ کو شہ دین طیبہ میں

یا الہی ہو ہی میری دعا شام و سحر

آپ اگر لطف سوا سرور دین بلوایئے

یاد رکھنا یہ اجل تجھ کو کہے دیتا ہوں

ایک مدت سو زیارت کی تمنا ہو مجھ پر

غول کو غول چل جاتے ہیں کی طرف

کہ ٹھکانا مرا لگ جائے کہیں طیبہ میں

کہیں دو گز مجھے بلجائے زمین طیبہ میں

تو پہنچنا مراد شوار نہیں طیبہ میں +

کہ نکل جائے مرغی جان خیزین طیبہ میں

مجھ کو بلوایئے ابائشہ دین طیبہ میں

نہ گئے ہای نگرا ایک ہمین طیبہ میں

آرزوی دل طالب ہو ہی لیل و نہار

یہ غزل آ کے پڑھوں ایشہ دین طیبہ میں

ہم مرتبہ ترا کوئی اسے شاہ دین میں

دشتِ مدینہ آئے الہی نظر مجھے

کیا پوچھتا ہوں کج مکان مجھ کو اسے خضر

عالم کو خوب یکہ چکا ہوں کہیں نہیں

دل میں برابر خواہش خلد برین نہیں

حضرت کو وحشیوں کا ٹھکانا کہیں نہیں

کسبت کو وصل تو مراد دل شادمان ہوا	کسبت : فراق میں اندوہ گین نہیں
لینکے ضرور میری خبر سزور جہان	شیطان سے مجھ کو خوف دم و اسپین نہیں
عشاق روئے شہ کو ہوتی فوج کسطح	دلچسپ کوئی بوی گل یا سمین نہیں

طالب یہ کہہ رہی ہے شفاعت سول کی  
کیا عاصیوں کے واسطے خلد برین نہیں

جینا ہمارا ہو گیا دشوار ہجر میں	مر جائینگے ہم ایشہ ابراہیم میں
اگر خبر تو لیجئے اللہ مرغی آج	کیا حال ہے مرا شہ بار ہجر میں
شہ کو فراق میں مراد دل چلایا کہیں	یہ آشنا ہی ہو گیا بزار ہجر میں
کسطح عمر ایشہ عالم کروں بسر	ہے سانس لینی مجھ کو تو دشوار ہجر میں
بند گران سے مجھ کو رہا کیجئے حضور	مدت ہوئی کہ ہوں میں گرفتار ہجر میں
دکھلاؤ جلد چہرہ پاک و شہ جہان	مر جائیگا تمہارا یہ بیمار ہجر میں

اللہ لیجئے خبر اے عیسیٰ زمان

اب مر رہا ہر طالب بیمار ہجر میں

<p>شہ کی فرقت میں مری علیٰ شہ، ابرار الامان</p> <p>الامان اے سوزش ہجر پیما الامان</p> <p>اس قدر مجھے ہوڑ میں ایشہ عالم گناہ</p> <p>ہند میں در در پہرا کرتا ہوں میں شام و بحر</p> <p>اپنی امت کی خبر لو یا رسولِ دو جہان</p> <p>رودیا عشاق شہ نے سُنکے افسانہ را</p> <p>بہر حق بلوایے زیر لوہار الحمد آپ</p> <p>دیکھ لے سوزان جو مجھ کو سوز ہجر شاہین</p>	<p>الامان اصد منہ ہجر پیما الامان</p> <p>ہو گیا جل کھرا دل مثل اشک الامان</p> <p>دیکھ کر مجھ کو کہیں گے احل محشر الامان</p> <p>ہو کر میں کہاتا ہوں اچرخ شکر الامان</p> <p>بے بڑی خطر و کا دلچ روز محشر الامان</p> <p>الامان اقصہ ہجر پیما الامان</p> <p>جل گئی میں ہم تہ خورشید محشر الامان</p> <p>کہا اوٹھے آتش میں گہرا کر سمندر الامان</p>
--	---

را دن ہجر شہ کو نین میں ہوں بے قرار

مجھ کو اے طالبِ نینِ ہر چین دم بہر الامان

### رولیف واو

<p>حسابِ حشر کا دھڑکا مجھ کو وا غلو کیا ہو</p> <p>تمہیں دنیا کے سرور ہو نہیں عقیلی کو مولا ہو</p>	<p>شیخِ عاصیان کا جب سر دلو سہارا ہو</p>
---	--

اگر پوری محبت ہو گلِ باغ رسالت سے	نظر آئے وہ گلِ دشتِ مینہ کا جو کاٹا ہو
شہ ہر دوسرا آوا عطا است کے حامی ہیں	حسابِ حشر کا تہلاؤ پہر کسطح دھڑکا ہو
گلِ باغِ زمانہ کیوں نہ خارا میں نظر مجھ کو	نہ جب پیشِ نظر اوشاہ کا روی دلار ہو
فراقِ شاہِ عالم میں بھی التجا میری	نہو مجھ کو قرار اکدم نہ دل کو چین اصلا ہو
نہیں میں بے سبب فریاد و ناله ضبط کرتا ہوں	یہ ڈری ہجر حضرت میں کہیں محشر نہ برپا ہو
فضائل میں مراتب میں ہیں ہر ایک سو برتر	شہ کون مکان کی مثل کیونکر کوئی پیدا ہو
زیارتِ مشرفِ آپ فرماتے ہیں لاہون کو	مری جانب بھی ایسا نہ دو عالم اک شاعر ہو
مرے دل میں نہو خواہش کسی کی ہر بھی خواہش	فقط اک آپ ہی کی ایشیہ عالم تمنا ہو

حسینانِ زمانہ کیا لہیا نیکی اوسطا لکب

جو دل سے عاشق و شیدا شہ ہر دوسرا کا ہو

ایک جاگیسو و رخسار ذرا ہونے دو	یا نبی یونہیں بہم صبح و مسا ہونے دو
منفعل ہونگے بہت معترضِ نعتِ رسول	دیکھ لینا یہ ذرا روز جزا ہونے دو
راہِ طیبہ میں چلون گامین اک کو آگے	قافلے والے جو ہوں مجھو خفا ہونے دو

<p>صلہ نعت میں لوشین کو جنت کی بہار شوقِ دلِ طیب کی جانب ہمیں لجا بیگا قامتِ شاہ کی فرقت میں کروں گانا لے</p>	<p>مجھے مدحِ شہ کو نین ادا ہونے دو قافلے والوں سے راہنما ہونے دو ہو بیا حشر جو ان کو بیا ہونے دو</p>
<p>پہر کے اب ہند نہ جاؤں گا کہلی ے طالب کوئی ساہتی ہو اگر مجھے خفا ہونے دو</p>	
<p>کہوں کیا لوگ عشقِ شاہ میں کہتے ہیں کیا مجھ کو کیا حق و ثنا خوان ایسے دین آپ کا مجھ کو حسابِ حشر کا دہڑکا نہیں ہرگز ذرا مجھ کو الہی کیا کہوں رانِ دل کہتے ہیں کیا مجھ کو نہ کیوں شاہِ ہدا مجھ کو خدا سے بخشوا لیتے تہارِ عارض و گیسو کی مدحت مجھ کو بہا تی وہ تحریرِ مدحت گلِ کہلاؤں سے کیوں مجھے وہ راہ و کہلائی کہ منزل تک میں جا پہنچا</p>	<p>کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی بکیں گدا مجھ کو قسم ہے بیا گئی ہر آپ کی مدح و ثنا مجھ کو بچا بیٹے مقرر شافعِ روزِ جہاں مجھ کو دکھا دیجئے جی روضہ شہ کو مین کا مجھ کو سر میدانِ محشر آسرا کوئی نہ بہا مجھ کو یہی ہو مشعلِ الیاء دینِ صبح و مسامحہ مجھ کو گلستانِ مدینہ جسکے ہری یاد آگیا مجھ کو خدا کی شان کیسا لگیا ہر رہنما مجھ کو</p>

نہیں بہا نیگی حورانِ جنانِ محشر میں و طالب  
کیا اللہ نے عاشقِ رسول اللہ کا مجھ کو

ہوں میں مداحِ خوشیِ مجددِ مہر کیوں ہو  
کوئی مرسلِ مریدِ حضرت کی برابر کیوں ہو  
خوفِ کچھ ہم کو سرِ عدہِ محشر کیوں ہو  
تشنگیِ پھر پھیناؤ ساقی کوثر کیوں ہو  
اس طرح خوفِ زدہ تم سرِ محشر کیوں ہو  
پھر بھلا روزِ قیامت کا ہمیں ڈر کیوں ہو  
ہم سرِ روئے محمدؐ یہ گلِ تر کیوں ہو  
غیر آباد کسی طرح سے یہ گھر کیوں ہو

مجھ کو آرامِ بجزِ نعتِ پیغمبر کیوں ہو  
آپ محبوبِ خدا مگر درِ عالمِ ٹھہرے  
بخشوا نیگے ابھی ہم کو شفعِ عصیان  
جامِ بھر بھر کے ہوں جب آپ پلا نیوالے  
عاصیوں مگر درِ عالم سے تمہارا حامی  
شافعِ حشر جو آپ ایشہِ عالمِ ٹھہرے  
اوس میں نگلِ درہی ہوا سیمیں کچھ اور جی بو  
شاہِ عالم کا تصور تو ہے تو دینِ نرات

شوقِ دل کا ہو تقاضا کہ زیارت کو چلو  
بیٹھے اس ہند میں اک طالبِ مضطر کیوں ہو

لیچلے جذبہٴ دلِ سوی محمدؐ مجھ کو

اندون شوقِ زیارت کا ہو مجید مجھ کو



دشت طیبہ دل وحشی کو دکھاؤ حضرت	کبتال سن مین کہو گے مقید مجھ کو
مکر شیطان سو بچاؤ مجھے اور سرورین	ہر گھڑی آکے ستاتا ہو یہ مرد مجھ کو
گو گنہگار ہوں لیکن نہیں کچھ خوف مجھے	بخشوا نیکی قیامت میں محمد مجھ کو
خواہشِ وفہ رضوان نہ سبکی دل میں	کھین آئے جو نظر مرقدِ احمد مجھ کو
سر و شمشادِ سرور تا بپاؤ پست کرا لیتا	یاد آ جانا ہر صوف تراقہ مجھ کو
مینے لکھی جو ثنائے درِ دزدانِ سؤل	مل گئے سیکڑوں ایدل و مقصد مجھ کو
میرا مدفن جو ہو صحرا مدینہ میں کھین	میں یہ سمجھوں کہ ملا خلد مخلص مجھ کو
سر سے سودا مدنیہ کبھی جانکا نہیں	کوئی اچھا کہے یا سمجھے کوئی بد مجھ کو
گلشنِ خلد میں دل کو مرے الجھن جوگی	یاد آ جائیگا جب آپ کا مرقد مجھ کو

کم نہیں رتبہ یہ اے حضرت طالبِ میرا  
لوگ کہتے ہیں جو ملاحِ محمد مجھ کو

جینے دیتی نہیں اب فرقتِ احمد مجھ کو	اے خدا جاہِ دکھا صورتِ احمد مجھ کو
صلہ نعت میں دلوائے نیکی ایدلِ حشر	گلشنِ خلد برین حضرت احمد مجھ کو

دور ہو جائے مری دل سے محبت سب کی	یا خدا ہو فقط اک لفت احمد مجھ کو
نہ ہے خواہش حور بان کچھ دل میں	نظر آئے جو کہیں صورت احمد مجھ کو
راہ اسلام میں ثابت نہ ہیں یہ قدم	روز میثاق سے ہے بعیت احمد مجھ کو
ہے یہی شامِ سحر میری تمنا یارب	خواب میں ہے نظر صورت احمد مجھ کو

پرسشِ حشر کا طالب نہیں کچھ خوفِ مجھو	
بخشوا لینگے وہاں حضرت احمد مجھ کو	

قرآن میں تراج بہلا جس کا خدا ہو	میں کیا ہوں جو کچھ مجھ سے صفت اس کا وہ ہو
تازہ لیسیت شاگوئی محبتِ گد جو رہا ہو	تم او اس سے ملکِ یسیر لہو چہڑ کیا ہو
مجھ کو مرضِ فرقت شاہِ دو جہاں ہے	وہ درد نہیں جسکی طبعیوں سے دوا ہو
ذل چاہتا ہوں ہم بھی پہنچ جائیں مینے	اے بادِ صبا لیکے یہاں تو ہوا ہو
پہلو میں نہیں آج ہمارا دل مضطر	اللہ کرے روضۂ اقدس کو گیا ہو
فریادِ نگر ہجر قدسِ دروین میں	دیکھ لے دیدلِ نادان کہیں محشر نہ بپا ہو
ہو خاکِ مدینہ کی مرایہ تنِ خاکی	اللہ کرے یہ مری مقبول دعا ہو

طیبہ کی طرف جاؤ میں تم سوچو کیا ہو	اوٹھو ابھی باندھو کمرے قافلہ والو
	<p>کہہ دنیا کہ طالب کو بلا لیجئے حضرت</p> <p>تیرا جو گزرو روضہ اطہر میں صبا ہو</p>
<p>تو دفنانا کہیں شہر رسول پاک میں مجھ کو</p> <p>ملی اکسیر حیرت پائی کی خاک میں مجھ کو</p> <p>نظر جو نور آ یا شہ کر دو پاک میں مجھ کو</p> <p>نہ کر بر باد یوں ہندوستان کی خاک میں مجھ کو</p> <p>یونہی نہ کھو گئے گنگا گردشِ افلاک میں مجھ کو</p> <p>جنون ہو عشق کیسے رسول پاک میں مجھ کو</p>	<p>قضا آئے اگر ہر شہ لولاک میں مجھ کو</p> <p>مجھے آگیا اگر کیمیا کی خاک خوش ہو</p> <p>پنایا آج تک میزب و خوشید روشن میں</p> <p>اکہی ہو کھین مدفن مرا شہر مدینہ میں</p> <p>پھرون گام کو کرین کہا تا کہا نکلی و شہ عالم</p> <p>مری دیوانگی ہوش و خرد سی ہو کہیں ہر</p>
	<p>شناخوانِ نبی طالبِ مانہ مجھ کو کہتا ہے</p> <p>نما یہ مرتبہ مع شہ لولاک میں مجھ کو</p>
<p>مدتوں سے ہے زیارت کی تمنا مجھ کو</p> <p>حشر کے روز نہیں اور سہارا مجھ کو</p>	<p>لیچلے کو سی سوئے روضہ والا مجھ کو</p> <p>ہے بھر مسافقہ کپ کا اور شافع حشر</p>

قبر میں جبکہ نکیر تین کرین مجھ کو سوال پا بر منہ میں سوکھوشت میتہ دوڑون بخشوا میں مجھ کو ایسے مرے اعمال نہیں ہوئی روضہ اقدس کی زیارت حاصل	یاد او سوقت رہے نام تمہارا مجھ کو سر میں ہتا ہوش رب روزیہ سودا مجھ کو صرف ہر ذات محمد کا بھر و سا مجھ کو ہند میں گردش قسمت پھرایا مجھ کو
--	---

شافع حشر حمایت کو ہین کافی طالب  
خوف دل میں نہیں کچھ روز جزا کا مجھ کو

بخشاخی لیا مجھے گنہگار کو دیکھو :- لولاک لاشان میں ہر آپ کی نازل آنسو کے عوصن کرتے ہین گوہر دم گرتے جانے نہ دیا ہندو طیبہ کی طرف ہائے پھولوں کی نہ کچھ قدر یہ دل میں شہار دنرات یہی ہر دل شیدا کا تقاضا ہو نعت محمد کو جو چڑھو کا تمہیں شوق	لطف و کرم سیدا بار کو دیکھو :- افج شرف احمد مختار کو دیکھو اے شاہ مری چشم گہر بار کو دیکھو اس کجروئے چرخ ستمگار کو دیکھو اے بلبلو حضرت کے جو خصار کو دیکھو طیبہ کو چلو روضہ مردار کو دیکھو :- طالب مردویان کی اشعار کو دیکھو
---	--

یون انیاہن میرے پیئر کے روبرو	جس طرح تارے سب نہ انور کے روبرو
دندانِ شہ کے سامنے کیا آبر و تری	کہد وں گا جو ہری ہی گوہر کے روبرو
آتی ہے یاد قامتِ محبوبِ کردگار	جاتا ہوں جب میں سرودِ صنوبر کے روبرو
اے منکرِ رسول تو ہو گا بڑا خجل	جائیکا حشر میں جو پیئر کے روبرو
آبِ بقا ہے ظلمتِ گیسوِ شہناہ میں	کہدے کوئی خضر و سکندر کے روبرو
دیکھ چکو اگر رخِ پُر نورِ مصطفیٰ	جائے نہ پھر کبھی نہ انور کے روبرو

طالبِ ادب کے ساتھ سرِ حشر یہ غزل  
پڑھنا ضرور شافعِ محشر کے روبرو

## رولیف ہائے ہوز

صبا لچیل مجھے بہرِ خدا سوئی رسول اللہ	کہ دیکھوں جا کو چشمِ شوق کو کوئی رسول اللہ
صنائے حقِ تعالیٰ ڈھونڈتے ہیں ساری پیغمبر	یہ طرفہ ہو کہ خالقِ ہر رضا جوئی رسول اللہ
بیانِ اللیلِ سوا ظاہر ہے زلفِ سرورِ دین کا	عیانِ و اشس ہے ہر حدتِ وحی رسول اللہ

نزدیکوں گلشنِ عالم میں سنبھل کی طرف ہرگز نہیں کچھ قبر کا دہڑکا نہیں کچھ خوف محشر کا جو منکد نعت کو تین سنتوں ہی میں ہر پلٹ جانے	نظر آئیں کہیں مجھ کو جو گیسوی رسول اللہ راہوں عمر ہر مہین تو شاگوئی رسول اللہ سناؤں میں کچھ تصرف بروئی رسول اللہ
---	--

غزل اک اور بھی پڑے دو سفر کے قافیہ میں تم

اگر طالبِ دلیف اوسکی رہے سوئی رسول اللہ

خدا جانے کہ کب ہو گا سفر سوئی رسول اللہ صباروں کو یہ کہہ دینا کوئی غم میں ٹپتا ہے سمائیں کچھ مری آنکھوں میں کیلورین یا پریا تعجب کیا کہ ہے یہ تو اک دم نے معجزہ اون کا نہ آؤں گانہ آؤں گا کہی پھر ہند کی جانب کر نیلے منزلیں ملو دیکھ لینا سرو آنکھوں سے	سفر کی کب میں باندھوں گا کمر سوئی رسول اللہ جو ہو جائے کہیں تہا اگر سوئی رسول اللہ کہ ہر دم رہتی ہر میری نظر سوئی رسول اللہ بلاؤ سے چلا آیا شجر سوئی رسول اللہ مرا جانا ہوا ایدل اگر سوئی رسول اللہ ہمارا جس گہری ہو گا سفر سوئی رسول اللہ
---	---

تمہارے ہجر میں طالب تمہارا جان وید لگا

کوئی بجائے طالب یہ خبر سوئی رسول اللہ

نہین ہر عشر میں کوئی ہمارا یارسؤل اللہ  
 کرم فرمائیے خیر خدا را یارسؤل اللہ  
 زیارت کر لے ہندوستان لوگ جا تہیں  
 خدا کی واسطے محکوم بلالین آپ طیبہ میں  
 دکھا دو خواب ہی میں ایک نظر دیدار کیا اپنا  
 زیارت سو مشرف کیجئے ہر خدا محکو

فقط ایک آپ ہی کا ہر سہارا یارسؤل اللہ  
 کہ ہر سبب میرا آشکارا یارسؤل اللہ  
 مرجع جانب ہی ہو جائے اشارا یارسؤل اللہ  
 بہت مضطر ہوں گے دش کا مارا یارسؤل اللہ  
 اسی بادل جان سے شہید ہمارا یارسؤل اللہ  
 نہین ہر ایک کی فرقت گوارا یارسؤل اللہ

بلا لوجہ اب ہندوستان سو تم دینے میں  
 بہت بیتاب ہو طالب تمہارا یارسؤل اللہ

بہت ہوں ہند میں مضطر خبر لو یارسؤل اللہ  
 تمہارا ہجرت میں حضرت عائی ابر مری حالت  
 میں ہوں ہر دم مصیبت میں تم کبار احسن  
 مرا احوال تم دیکھو مری فریاد کو پہونچو  
 سہوں کتنا غم جو ان نکل جائیگی میری جان

رہوں کتنا غم نہین ششدر خبر لو یارسؤل اللہ  
 یہی فریاد ہو اکثر خبر لو یارسؤل اللہ  
 ہوا ہر حال یہ ابر خبر لو یارسؤل اللہ  
 پڑا ہوں آگ میں در پر خبر لو یارسؤل اللہ  
 غنایت سردا کر خبر لو یارسؤل اللہ

بلا لوجکو پاس اپنی چوڑا لو ہند کو مجھے	کہ پھر تارہون یہاں رور خبر لو یا رسول اللہ
جو دن ہو گا قیامت کا جواب فسون کیا دوں گا	گند مجھے ہوئے اگر خبر لو یا رسول اللہ
غم چرآن لے گئے ہو بڑا حال آج میرا ہے	مری یہ التجا شکر خبر لو یا رسول اللہ

ہذا مت جسکے ہی ہو گی مجھ کو طالب گناہوں کی	
کہوں گا یہ دم محشر خبر لو یا رسول اللہ	

خدا کے آپ ہیں مختار یا رسول اللہ	ہر اک کو آپ ہیں سردار یا رسول اللہ
دکھائیے مجھے دیدار یا رسول اللہ	میں آپ کا ہوں طلبگار یا رسول اللہ
سیح بنکے خبر لیجئے ہماری آپ	پڑے ہیں ہجر میں بیمار یا رسول اللہ
اوٹھا کے خواب میں اپنی نقابا رض ہو	ہمیں دکھائیے دیدار یا رسول اللہ
سہمیں جو لطف سربلوائیے مدینہ میں	نہیں ہے کچھ بھی یہ دشوار یا رسول اللہ
یہی ہے شوق مریدوں میں ایک سے	کہ دیکھوں آپ کا دیدار یا رسول اللہ

خدا کے واسطے محشر کے روز طالب کو	
نہ بھولنا کہی زہار یا رسول اللہ	



مرادل بندگیسومین پھنساؤ یار رسول اللہ	مقید اسکو تم اپنا بتاؤ یار رسول اللہ
حضور می میں کہیں مجھ کو بلاؤ یار رسول اللہ	مجھے بھی روضہ قدس کھاؤ یار رسول اللہ
عذاب حشر سے ہلکویاؤ یار رسول اللہ	مکان جنت الماویٰ دلاؤ یار رسول اللہ
جلے جاتے ہیں سوز آفتاب و زمیں	لوائے حمد کے نیچے بلاؤ یار رسول اللہ
ہوا جاتا ہر عالم اور ہی منکا مراد حل کر	مسیحائے بالین پر تم آؤ یار رسول اللہ
سر منزل پہنچ جاؤں یہی ہوا زود کی	مجھے وہ راستہ سیدھا بتاؤ یار رسول اللہ
قیسم آب کو شراب کو حق نے بنایا ہے	خدا را جام کو شکر کچھ پلاؤ یار رسول اللہ
گناہوں نے مجھے چاروں طرف سے آج گھیرا	مجھے میدان محشر میں بچاؤ یار رسول اللہ

حضور کی تمنا دل میں ہو طالبِ کرمیت ہو

خدا کی واسطے اسکو بلاؤ یار رسول اللہ

ہے محمد کی وہ گفتار کہ سبحان اللہ	اور اوس میں ہیں وہ اسرار کہ سبحان اللہ
دُرِ مقصود سے بھر جانا ہوا من سب کا	ہے شہ دین کا وہ دربار کہ سبحان اللہ
شبِ میلاد یہ کہتے تھے فرشتے ملک	اب وہ پیدا ہو ہر در کہ سبحان اللہ

مصطفیٰ دین اوس کے کوئی نور خدا	ایسا تہار وئی پُرانوار کہ سبحان اللہ
ریشک کہا تہین جس دیکھ کے جنت چمن	ہے مدنیہ کا وہ گلزار کہ سبحان اللہ
ترے میں قبرین محشر میں ہمارا ایدل	مصطفیٰ ہے وہ مددگار کہ سبحان اللہ

نعت پاک شہ کونین میں طائب نے	
لکھے وہ نعتیہ اشعار کہ سبحان اللہ	

ہے کون فضیلت میں محمدؐ سے زیادہ	رتبہ میں نہیں کوئی بھی احمدؑ سے زیادہ
لیچل بجھے اے جذبہ دل سوئے بندہ	ہے شوق زیارت کا مجھ حد سے زیادہ
کہتے ہیں جسو خلد برین حضرت واعظ	کشتان میں ہر شاہ کو مرقد سے زیادہ
لکھی ہے جو بیخ خطر خسار محتسب	ہر شعر ہو قیمت میں زمرہ سے زیادہ
حاصل ہوا اگر دولت ویدارشہ دین	میں سمجھوں اوس دولت بید سے زیادہ
اوس بحر عنایت کی طرف جائے سائل	پائے در مقصود وہ مقصد سے زیادہ

مدفن ہو مرا شہر مدینہ میں جو طائب	
سمجھوں میں اوسے خلد مخلد سے زیادہ	

حضرت کی محبت کا ہو غم اور زیادہ	کچھ اس سونہیں مانگتے ہم اور زیادہ
ایذا طلب سدر جہ ہوں ہر شہ دین میں	میرا ہر سخن تکیہ کہ غم اور زیادہ
مانع جو ہوئے معترض نعت محمدؐ	مہج آپ کی کرنے لگے ہم اور زیادہ
عشاق نبی کو نہیں عشرت سوسر و کار	کہتے ہیں کہ ہوں بنجہ الم اور زیادہ
آواز نہ ہی آتی ہر خامے کی زبان سر	تقریف کروں شہ کی رقوم اور زیادہ
لکھتا ہوں میں جب مہج عجب شہ دین کی	زور اپنا دکھاتا ہے قلم اور زیادہ

ہے دل سے پسند آپ کی طالب کی یہ حضرت

غم اور زیادہ ہوا الم اور زیادہ ✽

حضرت کرینگے جبکہ شفاعت اٹھا کر ہاتھ	کھل جائینگے بندھی ہو سب کی خطا کے ہاتھ
محبوبی میں رہتو میں بیمار اے طیب	ہرگز شفا نہیں ہر ہماری دوا کے ہاتھ
بیعت نبیؐ کی بیعت پروردگار ہے	جرم ہاتھ میں نبیؐ کے وہی مہین کے ہاتھ
محشر میں لینگے ہم صلہ نعت میں بہشت	ہے خلد کا دلانا نبیؐ کی شفا کے ہاتھ
دریاے معصیت سراوتر جائیگا وہ پا	جسے پکڑ لئے ہیں سول خدا کے ہاتھ

سب بخشو جائینگے وہ شفاعت کیلئے جب ہے بخشو انا سب کا شہدوسرا کو ہاتھ

کیون تراہ حق نہ پوچھے طالب سؤل سے  
ہر اک کی رہبری ہے اوسے ہی ہما کے ہاتھ

کہتی ہر مرے دل میں تمنائے مدینہ  
مدت ہو ہوں میں عاشق و شیدا مدینہ  
رہتی ہے شب و روز تمنائے مدینہ  
اے قیس ہو مسکن مرا صحرا مدینہ  
ہر دم نہ تھا قاصدائے تمنائے مدینہ  
آشفۃ گیسو کوئی اسطرح نہوگا  
جور و ن کی تمنا جو بہت ہو تجھے زاہد  
کیا محکو ٹہا ینگے حسنینِ فسو نگر  
طے منزل مقصود کروں کربلِ خضر  
بیاریِ فرقت سے مر جان ہو لب پر  
ہو جلد کہیں باد یہ پیمائے مدینہ  
دکھلا دے خدا صورت زیبائے مدینہ  
کیونکہ لقب ل کا ہو صحرائے مدینہ  
کہتے ہیں مجھے باد یہ پیمائے مدینہ  
لیچل تو مجھے ایدل شیدا ئے مدینہ  
جسطح میر و سر میں ہو سودائے مدینہ  
کہد و ن صفتِ انجمن آرا ئے مدینہ  
ہوں شیفتہ حسن دلا رائے مدینہ  
بلو امین مدینہ میں جو مولائے مدینہ  
اب بھی کہیں آجائے مسیحا ئے مدینہ

آنکھوں میں جگمگہ دون میں ابوسہیلی کی صورت	آئے جو نظر صورتِ ثنیائے مدینہ
نقدِ دل و جان کیے نہ کس طرح خریدن	ہیں جان سے چارے محو اشیائے مدینہ

مسکن ہے رسولِ شہِ لولاک کا طالب	
کیونکر ہو پیر و لکو مت تائے مدینہ	

رکھتا ہر تجھ جس کو کوئی خیر الورا کے ساتھ	بیشک ہوا و سکودل میں عیادت کے ساتھ
کیا آفتاب و زقیامت کا خوف ہو	زیرِ لوائے حمد ہوں خیر الورا کے ساتھ
آئے اجل تو آئے مدینہ میں آ خدا	ہو حشر اگر مرا تو ہو شاہِ ہڈا کے ساتھ
لیچل سوئے مدینہ تو او جذبِ لہجہ	ہوں فکر میں کہ جاؤں کسی ہٹا کے ساتھ
مانگوں میں جب دعا زیارت قبول ہو	یارِ بکھین کہا دعا بھی دعا کے ساتھ
رہ جائیگا کھین کھین یہ تو راہ میں	کیون جاؤں میں بیخودل ہو فکا ساتھ
اے شوقِ دل تو راہ اگر جانتا نہیں	چل سوئے روضہ شہ عالم صبا کے ساتھ
فردوس کی نہیں عویس مرگ کچھ ہوس	ہے آرزو کہ حشر ہو خیر الورا کے ساتھ
جنکو ازل سے دی ہو خدا نے نبی کی حُب	جست میں جائینگے وحی شاہِ ہڈا کے ساتھ

جب جاننا نہیں ہوں وہ روضہ میل  
بہتر یہ ہے کہ جاؤں کسی بہنا کے ساتھ

طالب ضرور حشر میں پائیگا وہ نجات  
ہے جسکو کچھ بھی عشق شدہ دوسرا کے ساتھ

### روایت یائی تختانی

<p>ہدایت کی لڑاک بہنا کی آمد آمد ہے رسول حق محمد مصطفیٰ کی آمد آمد ہے اوسے شمس الضحیٰ بدرالجبیٰ کی آمد آمد ہے تعالیٰ اللہ محبوب خدا کی آمد آمد ہے کہ فخر دو جہان شاہ ہڈا کی آمد آمد ہے ہمارے رہبر راہ ہڈا کی آمد آمد ہے</p>	<p>شبِ لہو ختم الانبیاء کی آمد آمد ہے خدا کے دوست شاہ دوسرا کی آمد آمد ہے سیاحی کفر کی کافور ہوگی جسکے پرتوسی فرشتہ تینت خوان بہن ہی کہتو ہیں غمِ سخن ہو کر پرہیز کیونکر نہ حورانِ جنان صل علی ہر دم سر منزل پہنچ جائینگے وہ رستہ بتائینگے</p>
---	--

بتائینگے خدا کی راہ وہ ہر اک کو اے طالب  
جہان میں انس و جان کے رہنا کی آمد آمد ہے

<p> یہی وزات ایدل مشغلا ہے  محمد شافع روزِ جزا ہے  محمد دافعِ رنج و بلا ہے  سہ کو نین پرشیدا خدا ہے  کہو جو کچھ محمد کو بجا ہے  خدا سے ہر گڑھی یہ التجا ہے  کہ دمِ فرقت میں لبِ پر آ رہا ہے  محمد سامرا جب رہتا ہے </p>	<p> طبیعت اپنی مصروفِ ثناء ہے  محمدِ مگر خونِ کارِ ثناء ہے  محمد دردِ عصیان کی دوا ہے  تعجب کیا جو اک عالمِ فدا ہے  خدا نے دو جہان کبدا ایدل  دکھا دے روضہِ محبوبِ عالم  خبر لے اے مسیحائے زمانہ  نہ بیٹھکون گا کہی راہِ خدا سے </p>
<p>-</p>	<p> گناہوں کی مجھے کیا فکر طالب  کہ حامی شافع روزِ جزا ہے </p>
<p> یلچلے مجھ کو سوئے روضہِ مولا کوئی  حشر کے روز نہیں اور سہارا کوئی  یا نبیؐ اور نہیں دل میں تمنا کوئی </p>	<p> پوری کر دے مری اللہ تمنا کوئی  ہر بہر و سا مجھ کو آپ کا ایشافعِ حشر  جیتے جی آپ کے روضہ کو میں کیوں جا کر </p>

پہوٹ کر روئین بہت آبلہ پا میرے	دشیت طیبہ بیچ دیکھیں کہیں کا ناکوئی
ہے مجھ وحشت گیسو بنی ہاے مجنون	اور ہرگز نہیں سرین مرے سیودا کوئی
میری آنکھوں سرگرے اشک جمع ہر شہین	ہو گیا عرض کا تارا اور یکتا کوئی

جب سوطالب نے سنا ہے کہ موتم شافع حشر  
اوسکے دل میں نہ رہا حشر کا کہن کا کوئی

ہے عجب محفل میلاد رسول عربی	دیکھ بآب محفل میلاد رسول عربی
چل ذرا دیکھ تو او معترض نعت رسول	ہے عجب محفل میلاد رسول عربی
ہے مجھ فکر یہ ایدل کہ پہرا سن بنم کے بعد	ہوگی کب محفل میلاد رسول عربی
جو محمد کے ہیں عشاق وہ کر نہ ہیں فردا	رود و شب محفل میلاد رسول عربی
بزم جنت ہیں وہ جا نیگا کہ جب کو شب روز	ہے طلب محفل میلاد رسول عربی
اللہ اللہ برستی ہے خدا کی رحمت	دیکھو سب محفل میلاد رسول عربی

طالب افسوس یہ ہر محکو کہ ہو جا نیگی  
ختم اب محفل میلاد رسول عربی



تعالیٰ اللہ کیا اللہ در صورت بنائی ہے	جمالِ مصطفیٰ پر شیفہ سارخی ہو
مجھ کو حاصل نبی کر آستان کی جیہائی ہو	ذرا انصاف سو سوچو کہ کیا تقدیر پائی ہو
نبی کو منکروں نے آج کیا تلوار کہاں ہو	فتاحی ابرویٰ محبوب حق میز سنائی ہے
مری حاجت روا کر ہاتھ جب حاجت والی ہو	ضرورت کیا کہ جاؤں میں گدا بن کر کسی پر
تیری صلاح اور مدد حق سارخی ہو	مرا منہ کیا کہ لب کہوں مری مدد سرائی کیا
لبوں پر آپ کی فرقت میں میری جان کی ہو	میں سچے دو عالم تلجے اگر خبر میری
کہ محبوب خدا کی صورت آنکھوں میں سمائی ہو	نظر میں کیا کہو شکلِ حینانِ فونگر کی
تمہاری بات سے ہر اک کو امید رہانی ہے	تمہیں پر ہو ہر سانس بخشنا کا قیامت میں
سر میدانِ محشر آبرو کیا میں پائی ہو	شنائے گوہرِ دندانِ شاہِ دو جہان لکھ
مرے مشکل کشا کو ہاتھ جب مشکل کشائی ہو	کسی کے پاس کین عقدہ کشائی کو لہجہ جان

ہنہیں ہو خواہش جاہ سکندر مجھ کو طالب

شہنشاہِ دو عالم کی مجھے حاصل گدائی ہو

حشر کا دن ہو شیفہ عاصیان آنیکو ہے

رحمتِ حق پیشوائی کے لہجہ بانی کو ہے

آپ کا عاشق مدینا بکے سال آنیکو ہر  
 ہند سے شوق زیارت سجا لیا نیکو ہر  
 ڈھلگیا سنا خبر کچھ لیجے آکر مری  
 عاصیوں کیوں لیس گہرائے ہوئے ہوشربا  
 راہ طیبہ میں نہ ٹھہکیں گے کہیں ہم و خضر  
 یوں شبِ معراج کہتی تھے ملک ایک سی  
 کیجئے اپنی بہار وصل ہو شاداب کیج  
 منتظر ہے امتِ عاصی شفاعت کو لیے  
 اے خیالِ سرور عالم مجھے آباد کر  
 قافلہ والوں سے جاؤ اسے تم اپنی ساتھ  
 کیوں مرا شوق زیارت بڑھ گیا کچھ  
 کیجئے منظور آنا اور اجازت دیجئے  
 رحمتِ خالق ہوگی حشر میں یوں بر ملا

حالتِ ابر سب اپنی آؤ دکھلا نیکو ہے  
 روضہ پاک شہ لولاک دکھلا نیکو ہے  
 کوئی دم نہیں جان ارالیا دین جانیکو ہے  
 شافعِ محشر تو کوئی دم میں آیا نیکو ہے  
 جذبہ دل ساتھ اپنی راہ دکھلا نیکو ہے  
 آج محبوبِ امی دو جہان آ نیکو ہے  
 غنچہ دل اب سمنوم غم سے مرجا نیکو ہے  
 روزِ محشر ہے شفیعِ عاصیان آ نیکو ہے  
 ایک مدت سو یہ خواہش مل کو دیرا نیکو ہے  
 جانبِ شاہ دو عالم دل مرا جانیکو ہے  
 ہو نہو لطف شہا برابر ملو آ نیکو ہے  
 آپ کو دربار میں یہ بینو آ نیکو ہے  
 اسے گنہگار و شفیعِ عاصیان آ نیکو ہے

عارض پر نور حضرت کی ہر لہر اُلفت نیچے  
شیخ سوطا لب محبت جیسی پروانیکو ہے

صدق دل جو محمد کو ثنا خوان ہونگے	پہرہ کیا خوف قیامت ہر اسان ہونگے
فرقتِ شاہ میں عشاق جو گریا ہونگے	گرتے حلی نکہوں سو آنسو در غلطان ہونگے
جو گلِ روی محمد کے ثنا خوان ہونگے	اد کے اشعار بہارِ چمنستان ہونگے
حشر کو روز جو شافعِ شہرِ ذیشان ہونگے	پُر زے پُر زے ہر مری سب دفرِ عصیان ہونگے
نزع کا گور کا محشر کا ہو کھسکا کیونکہ	ہر جگہ شاہِ رُسل اپنی نگہبان ہونگے
یہی کہوں گا کہ ہوں میں تو ثنا خوانِ رسول	قبر میں مجھ کو نیکرین جو پرسان ہونگے
عشقِ حضرت میں دل میں چڑھوں آغ	اکن اکن وہ برنگِ گلِ خندان ہونگے
پھر ہوئی وحشتِ گیسو نبی اسے مجھوں	بات کربات میں ہم اور یابان ہونگے
ہے امید آپ یہ کہہ دینگے کہ جانی دواسی	ٹوکنے والی جو فردوس کے رضوان ہونگے
خیمِ گیسوی نبی کی تو سنا دوں کچھ مدح	سنبُلِ تر گراؤ بہن سو پریشان ہونگے
چند شعر اور پڑھو طالبِ ابھی چپ نہ ہو	خوش بہت تھی سرِ برہم خندان ہونگے

اشکِ یزان جو مری دیدہ گریان ہونگو	آبِ امشہ دین گنجِ غلطان ہونگے
خواہشِ خلد نہ کچھ دل میں ہمارے ہوگی	ایکے بدار کے ہم حشر میں خواہان ہونگو
پرکششِ حشر سے کیا ہمکو ہو خوفِ یوا عطا	اپنی اُمت کو نئی شافعِ عصیان ہونگو
شوق سے آبلہ پا مرے لینگے بوتے	دشتِ طیبہ میں اگر خارِ مغیلاں ہونگے

میں ہی ہوں گا وہیں اُطالِبِ ملاحِ رسول  
حشر کے روزِ جہانِ شہ کے ثنا خوان ہونگے

حبیبِ حاصلِ پناہِ نزارِ احمد کو بنایا ہو	رسولوں میں پہلو تو سہی کس کا یہ پایا ہے
رحونِ گائیرا اسی شوقِ زیارتِ عمرِ ہرمنون	شہِ عالم کا روضہ تو ہی فرجِ بکود کہا یا ہو
بجائِ اخلاقِ کونین کا شکرِ ایدلِ نادان	کہ حق نے اپنا پیغمبر محمد سا بنایا ہے
مجھ پر ہائِ نگلی حورانِ جناب کیا قیامتیں	مری دل کو عروسِ حُسنِ حضرت لہایا ہو
مرمیدانِ محشرِ تشنگی کا خوف کیونکر ہو	میںم آب کو شراپ کو حق نے بنایا ہے
جنابِ خضر کا میں شکوہ کیونکر بجا لاؤں	مدینہ تو مجھے شوقِ زیارت نے دکھایا ہے
مشامِ جانِ محطّر ہی شامی گیسو شہ سے	ملا ایک کہہ رہی ہیں عطر ابھی کس نے لگایا ہو

ہوا صل علی کا شور بر پا بزم مولدین شہ کون مکان کا وصف جب مینو سنایا ہو

عرب تک کیون ہو شہرہ مری شیرین بیانی کا  
اب حضرت کا طالب مع خوان حق نے بنایا ہے

اب پر کے ہند ایدل شیدا بنجائینگے	روضہ سواو ٹھیکے آپ کو اصلا بنجائینگے
طیبہ اکیلے اے دل شیدا بنجائینگے	یجا بنجائینگے تجھے کہی تنہا بنجائینگے
عاصی جنان میں حشر کو دن کیا بنجائینگے	کہتی روز اہدوں کو شفاعت رسول کی
بولا پھر ک کو دل کہ ہم اچھا بنجائینگے	میں کہا بنجا تو مدینے سے سوئی خلد
شہر مدینہ جائینگے ہم یا بنجائینگے	کہدے خدا کی واسطے اتنا تو ام نصیب
باغ جنان کو شوق سوا صلا بنجائینگے	جو کو چہ رسول میں رہتو ہین ز احد و
جائینگے آپ حضرت دل یا بنجائینگے	جاتے ہین ہم تو جانب شہر شہ اُمم
حم لیکے اور کوئی سہارا بنجائینگے	یجا بنجائینگے بنی کا وسیلا بروز حشر

جب تک تصویر رخ حضرت ہو گا ساتھ

طالب جنان کو حشر میں تنہا بنجائینگے

مومن ہے مقرر جسے اقرار نبی ہے  
 قبلہ تو مرا بروئے خمدار نبی ہے  
 حوروں کی نہ خواہش نہجنت کی ہوجاہت  
 کیون دور زمانے سو نہ ہو کفر کی ظلمت  
 پیغمبر و جبریل ملک کرتے ہیں تسلیم  
 پسند میں حسینان فوگہ کے پیسے کیا  
 ہاں اسلئے سخت کی نہیں او سکوتنا  
 وہ دن بھی کہیں ہو کہ جبین اگوین گزوں  
 کیا خواہش جنت مجھو ہو حضرت زائد  
 اے حضرت عیسیٰ کہی اچھا یہ ہوگا  
 پلکوں کو میسر مجھ جادوب کشی ہو  
 کسلج نہو بیل دل زفر سے پرداز  
 غنائہ عالم میں وہ آزاد رہیگا

ہے کافر مطلق جسے انکار نبی ہے  
 قرآن مجھ روئے پُر انوار نبی ہے  
 میرا دل مشتاق طلبکار نبی ہے  
 ہر چار طرف پر تو رخسار نبی ہے  
 اللہ رے کس درجہ کا دربار نبی ہے  
 دل میرا دل می سو گرفتار نبی ہے  
 اچھے سو وہ اچھا ہے جو بیمار نبی ہے  
 یہ شوق مجھ اور دو دیوار نبی ہے  
 جب سامنوی گل رخسار نبی ہے  
 میرا دل بیمار تو بیمار نبی ہے  
 حسرت ہی آقبر پُر انوار نبی ہے  
 ہر پھول میں بوئی گل رخسار نبی ہے  
 اسے حضرت طالب جگر فگار نبی ہے

چشمِ شہ کی مریوب پر جو ثنا آتی ہے	عور عین کہتی ہوئی صلِ علی آتی ہے
لائقِ خلعتِ لولاک ہیں آپا بھضرت	آپکو ٹھیکِ حالت کی قبا آتی ہے
لفظ کہتے ہیں درود اور قلمِ صلِ علی	میری تحریر میں جب شہ کی ثنا آتی ہے
منہ دکھاؤں تہیں کس طرح کہ ہوں میں عالمی	شرم تم سے بھراے شاہ ہوا آتی ہے
آج جاتا ہوں مقرر شدہ والا کی طرف	کیا مری ساتھ تواری بادِ صبا آتی ہے
جانکر گشتہ ہجر رخِ محبوبِ خدا	قبر پر رحمت حق پہول چڑھا جاتی ہے
اپنی اُمت کی شفاعت کو لیے محشر میں	ہاں ابھی رحمتِ شاہِ دوسرا آتی ہے
بخشوا لو کہیں اے شافعِ روزِ محشر	شرم عصیان سے مجھے روزِ جزا آتی ہے

طالبِ خستہ تو جاتا ہر ترے ساتھ مگر

راہِ طیبہ تجھے اے بادِ صبا آتی ہے

دکھلایا نتیجہ یہ محسد کی دلانے	محشر میں مجھ بخشد یا میرے خدا نے
جب عزمِ شفاعت کا کیا شاہِ ہدائے	ہمراہ چلی رحمتِ خالق بھی چوڑا نے
اے عاصیو محشر سے چلو جانبِ جنت	بخشالیا اللہ سے شاہِ دوسرا نے

<p>             رخسار محمد کی برسن لین کہیں تعریف              صد شکر کہ میرے دل شیدا کو لبہایا              اک روز تو دیکھے گا گلستان مدینہ              خود بخشش خالق یہ کہیں سر محشر              مسکن مرا کیونکر نہ پہ صحراے مدینہ              جس لہ سین کعبہ مقصود کو پہنچون              اللہ زے کیا کفر کی ظلمت کو کیا دور              ہر اک سے فضائل میں مراتب میں بجز              اللہ کو منظور محمد کو بھی منظور              سراج میں کہا جو قدم عرش میں پر              کیا پوچھتے ہو ہموطنو با عیث تاخیر              اے عاصیو گنہگار ہو کیون تم سر محشر              کس شوق کو کس ذوق سے دیکھا شبِ معل  </p>	<p>             پہر گل نہ سنیں مرغ خوش الحان کے ترانے              محبوب خداوندِ دو عالم کی ادا نے              مزدہ یہ سنایا ہی مجھے باد صبا نے              لو بخشید یا امتِ حضرت کو خدا نے              دیوانہ کیا کیسوی محبوب خدا نے              وہ راہ دکھائی ہر مرے راہنما نے              اوس شمع شبستانِ سالت کی ضیاء              کیا رتبہ دیا سرور عالم کو خدا نے              وہ کام کئے بعد نبی کے خلفا نے              قوسین کی نعلین میں حضرت کو خدا نے              آنے نہ دیا روضہ حضرت کی فضا نے              حضرت کی شفاعت ابھی تی ہو چھوڑا              خالق کو محمد نے محمد کو خدا نے  </p>
---	--



<p>ساحی ہو سوئے روضہ سردارِ دو عالم طالبِ ترے اچھے نہیں ہر روز بہانے</p>	
<p>صدقِ دل ہی ہو گیا ہونِ مدحِ خوانِ مصطفیٰ ہو بڑی ہر ایک پیغمبر سے شانِ مصطفیٰ عاشقانِ شاہِ دینِ صلّٰی علیٰ کہنہ لگے آبِ حیوانِ گہی بڑھرا دھڑھڑا دھڑھڑا وجدِ میں آئے شہِ عالم کو عاشقِ بزمِ مین خلقتِ آدم کا بھی کچھ نام تک ہرگز نہ تھا</p>	<p>بھاگئی ہیر و دل کو داستانِ مصطفیٰ دیکھنا اے عرشِ تواجِ مکانِ مصطفیٰ بزمِ مینِ جہدم پڑھا بیرونِ مصطفیٰ مجلو ملجائے اگر آبِ دہانِ مصطفیٰ کیسی دلکش پڑھ سنائی داستانِ مصطفیٰ جس گہری پیدا ہوا نام و نشانِ مصطفیٰ</p>
<p>کم نہیں یہ مرتبہ طالبِ ہمارے واسطے لوگ کہتے ہیں ہمیں اب مدحِ خوانِ مصطفیٰ</p>	
<p>رہتا ہوں میںِ تور و ضہِ حضرت کے سامنے گوہرِ و ماہِ حُسنِ مینِ یکتا ہینِ فلک کہتا ہوں لطفِ سردِ عالم یہ عاصیو</p>	<p>کس طرح جاؤں میںِ رحبت کے سامنے کیا منہ جو آئینِ آبکی صورت کے سامنے کچھ بھی نہیں گناہ شفاعت کے سامنے</p>

پوچھی کوئی بات فرشتوں نے قبر میں	جس وقت آئے عاشقِ حضرت کو سامنے
تلاشِ شاہ جانکے رضوان نہ ٹو کے گا	جاؤں گا جسکے ہری درجنت کو سامنے
بشر مندہ ہونگے منکرِ نعتِ شہِ اُمم	محشر میں جب وہ جائیگے حضرت کو سامنے

طالبِ سناؤں گا میں حضوری میں غزل

جاؤں گا جبکہ روضہ حضرت کے سامنے

ہوئے پیدا میرے نئی پہلے	ان سے ہرگز نہ تھا کوئی پہلے
یا اگہی جب گئے مجھ کو اجل	دیکھ لوں صورتِ نئی پہلے
دیکھ لینا یہ باغِ جنت میں	جائیگی اُمتِ آپ کی پہلے
نعتِ حضرت تو سن پیراؤں منکر	دل میں رکھ اُلفتِ نئی پہلے
کیا اعضا میں نعتِ ہاتھ آئیں	جب اُلفت ہو شاہ کی پہلے
اُمتِ شاہ کا یہ رتبہ ہے	حشر میں ہوگی جنتی پہلے

شاہِ عالم کو حشر میں طالب

پڑھ سنا نا غزل بھی پہلے

<p>جس میں تعریف ہی ہو وہ سخن اچھا ہے یا ترا مرغ خوش لحان یہ چمن اچھا ہے کسا منہ ہی جو کہو شک حتن اچھا ہے شہ دین کا بخدا آبِ دھن اچھا ہے یا یہ نعمہ تراے مرغ چمن اچھا ہے گلشنِ خلد سے طیبہ کا چمن اچھا ہے</p>	<p>درخت سرور کو مین کا فن اچھا ہے صاف کہد کی مجھو اچھی ہے بہار طیبہ گیسوئے سرور عالم کی اسو کیا نسبت آبِ حیوان کی بہن کی کچھ ہی حقیقت اخیر گلِ رضا محبت کی ہر اچھی تعریف خود یہ حورانِ گلستانِ جنان کہتی ہیں</p>
--	--

<p>نعت حضرت جو سنا تا ہوں مین پڑ پڑا آلب کہتے ہیں سب کہ یہ انداز سخن اچھا ہے ❖</p>	
--	--

<p>کچھ آپ کو ہر ایشہ دین میری خبر ہی ہو جائیں وہیں شرم و آبِ بگہر ہی اک مین کہ مدینو ہوا میرا گزر ہی ❖ اے طالع بیدار دکھا دو وہ سحر ہی لینا شہ کو مین وہاں میری خبر ہی</p>	<p>ہے خون جدائی مین دل و رگ زہی گریبانِ غمِ حضرت مین چھوٹا لکھن ہمارے اکٹہ ہیں کہ طیبہ مین لبر کرتے ہیں ہر دم اوس دئے نور کی زیارت مجھو ہو جا میدانِ قیامت مین حج ہو پر ششِ اعمال</p>
--	---

پہر دل میں کھشہ کا ہونف و خطر ہی	دامان محمد جو مرے ہاتھ میں آجائے
کیسی غزل نعت پڑھی آپ نے طالب خوش ہیں سرزم اہل سخن اصل ہنر ہی	
محمد سانی جب شافع روز قیامت ہو وہی دشمن خدا کا جسکو حضرت عداوت ہو نہیں ہو خوف اونکو جو شہ عالم کی امت ہو مری آنکھوں میں گلزارِ مدینہ باغِ جنت ہو بڑی مدت سو مجھ کو ای خضر شوقِ زیارت ہو وہ ہو فخرِ رسل فخرِ اُمم حضرت کی امت ہو	حسابِ حشر کی ایدل چڑھو کیوں اتنی دہشت ہو وہی ہو دوستِ خالق کا جس شہِ سو محبت ہو سرِ حشر یہ کہتی پہرتی حضرت کی شفا ہو مبارک لاکھو خلیدِ برین ای حضرتِ زائد ہو خدا را ایچلو سوئے مدینہ رحمانہ ہو محمد کا تو یہ رتبہ ہوا وراثت کا وہ رتبہ
مقدر اپنا لیجائے اگر مجھ کو تو اے طالب یہ چونکر صاف کہہ دوں گا مدینہ مجھ کو جنت ہے	
آنکھیں مٹی ہیں جن میں ہے صورتِ رسول کی یارب دکھا دو خواب میں صورتِ رسول کی	دل ہو وہی جسے ہو محبتِ رسول کی کبتک سبائیگی مجھ کو فرقتِ رسول کی

فرما دیا خدا نے اطیعوا الرسول جب	کیون فرض ہو نہ ہم پرا طاعت رسول کی
حورون کی چاہ دل میں نہ باقی رہی کبھی	دیکھوں جو خواب میں کہیں صورت رسول کی
ہرگز کرو نہ خوف گناہوں کا عاصیو پہ	کافی ہے روزِ حشر شفاعت رسول کی
اپنے گدا کو دم میں تو انگر بنا دیا	قربان جاؤں تیرے سخاوت رسول کی

پوچھیں گے مجھے جبکہ نکیرین قبر میں	
طالب سناؤں گا او نہیں مہتِ سؤل کی	

اپنا جمال خواب میں حضرت دکھا چکو	ایدل ہم آج دولتِ کونین پا چکے
تاریکی مزار کا کھٹکا نہ سین میں	داغِ فراق سید کونین کس چکے
نایاب ہو دوامِ مرضِ حجرِ شاہ کی	ہم مال ہر طبیب کو ایدل سنا چکے
منحوس شاعری کو جو کہتے ہیں چوٹ ہر	ہم نعمتِ پاک میں کئی بار آنا چکے
کیون باغِ خارِ خار نہ آئینِ نظر بچے	رویائیں آپ چہرہ اقدس کا چکے
حورون کا وہ نہو کا طلبگار زار ہو	جسکو جمالِ اپنا شدہ دین دکھا چکے
رویکا حشر تک کوئی طالبِ اسقدر	جتنا فراق شدہ میں ہم آنسو بہا چکے

پڑھ سنانا نعت سرور کوئی ہم سے سیکھ جائے	مرج خوانی پیہر کوئی ہم سے سیکھ جائے
گلشنِ مرجِ گلِ روی رسولِ اللہ میں	وصف کہنا او گلِ ترکوئی ہم سے سیکھ جائے
راستہ طیبہ کا ہم سے پوچھتے ہیں خضر آج	رہبری کا ڈھب مقرر کوئی ہم سے سیکھ جائے
حجرِ حضرت میں ہلا دی تو ہیں نالوں ہولناک	یون او تہا نا شورِ محشر کوئی ہم سے سیکھ جائے
قامتِ حضرت سے بچو کچھ بھی نسبت ہو نہیں	راست کہنا او صنوبر کوئی ہم سے سیکھ جائے
سنے ہی مرغِ خوش الحان کو ہیں دم بخود	نعت گوئی او گلِ ترکوئی ہم سے سیکھ جائے

شاعری میں طالب اپنی ہوم اک عالم میں ہے

لطفِ نعتِ پاک سرور کوئی ہم سے سیکھ جائے

ہم جبکہ سوئے روضہ خیر الورا چلے	بادِ صبا سو ہی قدم اپنے بڑھا چلے
اے خضر کچھ گامچے مطلع ضرور	جب سو کر و شہِ دینِ قافلہ چلے
کیون ہوں جاؤں اہِ مدینہ کی ہمد مو	جب ساتھ خضر شوقِ شہِ دوسرا چلے
پیچھے ہی رہ گئی رہ طیبہ میں منزلوں	کیا بڑھکے تجسیرِ میرِ قدمِ اوی صبا چلے
روزِ ازل سے ہر شاہِ ہدایت میں ہم	جا تھیں ہم او دھڑ کو جب ہر مصطفیٰ پہلے

کیا فائدہ جو ساتھ مری رہنا چلے	لیجائیگا مدنیہ مرا جذبِ دل سے مجھے
طالب وہ بلغِ خلد میں جائیگا بیگمان حضرت کے راستہ میں جو سیدِ معا چلا چلے	
شوقِ سراپا قلمِ صلّ علی کہتا ہے مُٹنے اسکی شہِ دینِ عرض کہ کیا کہتا ہے دلِ مرا دجِ نبی سب سے جدا کہتا ہے کیا ہی بہتر یہ مرا راہِ سنا کہتا ہے غمِ نہیں اسکا کوئی مج کو بُرا کہتا ہے تو جو ایدلِ شہِ عالم کی شنا کہتا ہے	دِمْ تحریرِ جو دلِ شہ کی شنا کہتا ہے ڈھونڈتا ہر دلِ شیدا کوئی موقعِ ہر دم نہیں رتا مرے مضمون کسی کا مضمون شوقِ دل کا جو تقاضا ہو کہ طیبہ کو چلو دجِ خوانِ شہِ لولاک لما ہوں ل سے صلّٰہِ نعت میں جنتِ تجھ لجا بیگی
سُنکے طالب کی غزلِ بزمِ مین سے یہ کہا کیا اسی نعتِ شہِ عالم بخدا کہتا ہے	
پورے میرے دل کو مطلب ہو گئے شائعِ حشرِ نبی جب ہو گئے	آپ یا اور یا نبی جب ہو گئے خوفِ کیوں ہو اسے گنہگار و ہمیں

آسمانِ دین و اسلام آپ ہیں	اور سب صحاب کو کب ہو گئے :-
آئیے امداد کو بہرِ خدا	میرے دشمن یا نبی سب ہو گئے
ہیں وہ سرگرم شفاعت عاصیو	غافل اُمت سو نبی کب ہو گئے
جسام کو تر ہو عطا حضرت مجھے	تشنگی سے خشک یہ لب ہو گئے

بخش دے خالق نہ کیوں طالبِ کسے جرم	
آپ شافع یا نبی جب ہو گئے :-	

دکھاروئے شاہ ہدایا الہی	مرا غنچہ دل کھلایا الہی
سرخ و زلف حضرت دکھایا الہی	نظر آئین صبح و مسایا الہی
نہیں پریش حشر کا خوف و ملین	نبی کو جو شافع سنا یا الہی
مجھے مدتوں سی ہو شوق زیارت	محمد کا روضہ دکھایا الہی
کیا مجھ کو حضرت کی اُمت میں پیدا	بڑا ہے یہ احسان ترا یا الہی
مجھے خواب میں ہو زیارت نبی کی	یہی ہر مری التجبا یا الہی :-
کہا میںو مشکِ ختن زلفِ شہ کو	یہ بیشک ہی میری خطایا الہی



میں اک ہند میں رہ گیا یا ابھی	یہاں سو مدینہ ہوئے سب روانہ
چلا جائے سیدھا مدینہ کو طائب دکھا اسکو وہ راستا یا ابھی	
اوس پر اللہ کی ہر وقت عنایت ہوگی روضہ پاک کی کسوت زیارت ہوگی حشر کے دن جو پیغمبر کی شفاعت ہوگی بخشوا بیٹنگے نبی جبکہ قیامت ہوگی زیر دیوار نبی میری جو تربت ہوگی عرصہ حشر میں جسوقت شفاعت ہوگی	جسکے دل میں مرو حضرت کی محبت ہوگی کب مددگار ابھی مری قسمت ہوگی بخشدے گا ہمیں اللہ قیامت میں کوئی ہو گا نہ مددگار ہمارا ایدل بعد مرن نہ رہیگی مجھ کو خواہش غلہ آئیگی رحمت خالق پے امداد رسول
نار و نرغ میں جلیگا وہ قیامت کے دن جسکو طائب مرے حضرت سے عداوت ہوگی	
اور اوسکی حقیقت بخدا اور ہی کچھ ہے گلزار مدینہ کی فضا اور ہی کچھ ہے	اوس سرور عالم کی ثنا اور ہی کچھ ہے بلبل ترے گلشن کی ہوا اور ہی کچھ ہے

<p>             محبوب خدا میری دعا اور صی کچہ ہے              رخسار محمد کی ضیا اور صی کچہ ہے              مین کیا کروں منظور خدا اور صی کچہ ہے              حسنِ شہ عالم بخدا اور صی کچہ ہے              اس درد کی وا شدہ وا اور صی کچہ ہے              کہتی ہے مری مع و ثنا اور صی کچہ ہے              رتبہ شہ دین کا بخدا اور صی کچہ ہے              تعریف محمد مین مزا اور صی کچہ ہے           </p>	<p>             حورون کی نہ چاہت ہونہ جنت کی خواہش              اس مہر منور مین چمک سبہ لکڑایدل              ہر چند یہ بڑ شوق کہ جاؤں سو طیبہ              گو حسن مین بے مثل ہو حضرت یوسف              مین عشق محمد کا ہون جاوے طیبہ              لکھتا ہوں مین جب نعت نشانِ شہ لولا              معراجِ منو ہوتی ہے عیانِ آپ کی رخت              او منکر نعت نبوی تجھ کو خبر کیا           </p>
<p>             مسکند غزلِ نعت یہ کہتے ہیں سخنور ۛ              طالب کی طبیعت بخدا اور صی کچہ ہے           </p>	<p>             مسکند غزلِ نعت یہ کہتے ہیں سخنور ۛ           </p>
<p>             اپنی امت سے مرو شہ کو ہر شفقت کیسی              بخدا رہبری خضر کی حاجت کیسی              ہائی برگشتہ ہوئی ہر مری قسمت کیسی           </p>	<p>             حشر مین کی ہر محمد نے شفاعت کیسی              شوق رہبرِ چلا جاؤں گا طیبہ کی طرف              طالع بد نے نہ جانے دیا طیبہ کی طرف           </p>

<p>آپ تھریا تھی ہاں ذاتِ خدا و دو جہاں شہ کو حاصل ہوئی معراجِ مین خلوت کیسی</p>	
<p>شہ کی اُمت مین کیا مجھ کو خدا نے طالب تھی انزل سے مری اللہ سے قسمت کیسی</p>	
<p>عرصہ محشر مین کیا ہم زاہد و گہرا لینگے آپ کے شوقِ زیارت مین تڑپتا ہو یہ دل کہوئے بند نقابِ آشاہِ دین بہر خدا میر و دلیں ہر وہ تابانِ مرغِ عشقِ مصطفیٰ حشر مین اوتنی ہی راحت پائیگے عشاقِ سب خواب مین ہی آجائے دیکھ لینگے ہم اگر</p>	<p>شافعِ عصیان ہمیں معرِ جنان لہجائینگے خواب مین یاد رانیا آپ کب کھلا لینگے آپ کب تک اک نظر کیوا سطرے ترسائینگے مرومہ بھی دیکھ کر آسمانِ شرائینگے عشقِ احمد مین جہا تک جیسے ہی غم کھائینگے دولتِ کونین اسے شاہِ ہدرا پا جائینگے</p>
<p>آپ کی فرقت مین طالبِ ہر نہایت بمقار آپ کب اسکو حضوری مین طلب فرمائینگے</p>	
<p>میرے دل مین رہو ای شاہِ محبت تیری دلِ ہوا و شہِ دین جس مین اُلفت تیری</p>	<p>پتلیان بن کے رہو آنکھوں مین صورت تیری چشمِ پر نور وہ ہے جس مین صورت تیری</p>

فرقت شاہ میں نیدل ہر چال تیری  
میرے اعمال تو اچھے نہیں کیا خوشہ دین  
خوف کیا پرستش محشر تری اُمت کو  
خواہشِ خلد برین کچھ ہی نہیں اس دل میں  
شکل قمری ہوں ہوا خواہ ترا ایسا مولا  
جانتا ہے ترے رتبے کو خداوندِ جہان  
میرے حضرت کا لقب جب ہے شفیعِ عصیان  
پُرزے پُرزے مری سب سے عصیان  
میں یہ سمجھوں کہ مرا طالع خفہ جاگا  
کہنچ کر خلد میں لیجاؤں گی ہر عاصی کو  
روضہ سرور کو نین کا ہون وارفتہ  
مجھ سے کو نین ہی چھوٹیں تو ہوں کچھ پروا  
راہِ اسلام سے گمراہ ہوں گامین کہی

مجھے دیکھی نہیں جاتی ہر مصیبت تیری  
ظلم میں کہنے لگو جاتی ہر رحمت تیری  
عرصہ حشر میں کافی ہر شفاعت تیری  
ہے تنہا مجھے اے روضہ حضرت تیری  
خواب میں دیکھی ہر جس روز قیامت تیری  
میں ہوں کیا محکوم معلوم حقیقت تیری  
فکر کیا ہو مجھ اور روز قیامت تیری  
عرصہ حشر میں ہوگی جو شفاعت تیری  
دیکھ لوں خواب میں ایسا جو صورت تیری  
کہہ رہی ہر سر محشر یہ شفاعت تیری  
محکوم خواہش نہیں اے گلشن خبت تیری  
دل سے ایسا بچھوٹے مگر اُلفت تیری  
کارگر ہو گئی اسطرح ہدایت تیری

تو ثنا خوانِ رسولِ عربی سے طالب

ہند سے تابہ عرب کیون ہو غمِ تیری

### قصیدہ نعتیہ

نہیں آرام اک ساعت بنگ چرخ چکر ہے  
 مجھو بادِ نفس کی آمد و شد سبھی لڑ رہے  
 عدو عیش میرا کیا ہی چرخِ شکر ہے  
 مری دبستگی پر خندہ زن ہر گلِ مقرر ہے  
 نہ کوئی میرا ساتھی ہو نہ کوئی میرا ہر ہے  
 مقرر میری سعی و جستجو کا شور گہر ہے  
 نہیں غمخوارِ عالم میں سید آزدوم بہر ہے  
 یہ مجھ شوریدہ سر کا عالمِ وحشت میں ہر ہے  
 مجھے ہر دم پریشانی بزرگِ سنبھل تر ہے  
 نشاط و عیش سے مجھ کو کہیں آزار بہتر ہے

ازل کو روزِ سیرا وہ برگشتہ مقدر ہے  
 جاب سا ہو کیفیتِ میری سنِ بحرِ مستی  
 مقدر ہی مرا خود بن گیا ہو آجکل دشمن  
 کھلا ہرگز نہ میرا غنچہِ دل موسمِ گل میں  
 بہشت کا پہرہ تا ہوں شام و صبحِ صحرائِ وحشت میں  
 پتا ملتا نہیں ہرگز کہیں مطلوب کا میرے  
 دلِ وحشی پہنسا رہتا ہو زنجیرِ تعلق میں  
 دکھا دیتا ہو مجھ کو جذبہِ بولِ راہِ صحرا کی  
 تعلق مجھ کو جب سے ہو گیا ہو زلفِ جانان سے  
 میں وہ ایذا پسند اب گیا ہوں غمِ عالم میں

یہاں تک لگ بھڑکانی ہو اس داغ سویدانے  
 خرابات زمانہ میں یہاں تک سنت آفت پون  
 میں کیونکر چین سے سوتا کسی شب ایک سا غنہ  
 مری محفل وہ بوسا مان ہو اس در زمانہ میں  
 مرا کا سہ گدائی کا ہو جام جم سے بھی بہتر  
 مرے رونی کیوں پانہو طوفان عالم میں  
 جلایا ہو یہاں تک گرمی سوز محبت نے  
 رہوں کیونکر نہ میں غم دوست اس میں محبت میں  
 ہوئے روشن اب تک داغ دل داغ جاگیر  
 مرے اپنی پڑائے بیکسی میں کچھ نہ کام آئے  
 شکایت کر رہا ہوں میں تو اپنی طالع بد کی  
 سنائی ہو جو میں نے آج اپنی غم کی کیفیت  
 پیمر وہ محمد نام ہے جس کا دو عالم میں

خدا جا فری پہلو میں دل ہو یا سمندر ہے  
 نہیں مجھ کو خبر کس کا ہوں شیدا کون لبر ہے  
 بجا فرش مدت سے مجھ کا ٹون کا بستر ہے  
 نہ ساقی ہو نہ صہبائے شیشہ ہو نہ ساغر ہے  
 کسے بزم جہان میں خواہش چاہ سکندر ہے  
 کہ رشک بر نیسانی مرا ہر دیدہ تر ہے  
 کباب سا مراد دل ہو جگر مانند اٹکر ہے  
 کہ دل میرا غم ورنج و الم کا آج خوگر ہے  
 عبت سمجھا تھا میں یہ ماہ وہ مہر نور ہے  
 نہ کوئی میرا مونس ہو نہ کوئی میرا یاد ہے  
 قسم ہو کچھ نہ مجھ کو شکوہ چرخ ستار ہے  
 حقیقت میں یہ سب افسانہ ہجر پیر ہے  
 پناہ امت عاصی شفیع روز محشر ہے

سنو دل سوسنا تہون میل بیت مطلعین  
کہ ہر ہر لفظ جتنک بگمان شک گل تر ہے

## مطلع ثانی

<p>تعالی اللہ روح افزا عجب لطف پیر ہے نہو کیوں مجھ کو نازا یدل کہ میرا وہ پیر ہے بدولت اوسکی بیڑا پار ہو جائیگا امت کا کئی دونوں جہان پیدا خدا فو واسطے اوسکی ہر اک اعلیٰ سوا اعلیٰ ہی ہر اک افضل سوا افضل ہر اک کامل سوا کمل ہی ہر اک بالا سوا بالا وہی ہر اک کامولا ہو وہی ہر اک کاہو آقا ازل کر روز سی ٹھہرا ہو وہ اللہ کا پیارا اوسی فو دور کی ہو کفر کی ظلمت مانے سوا وہی محبوب ہے حق کا وہی مطلوب ہے رب کا بشر کا رہنا ہو قدسیوں کا مقتدا ہو وہ</p>	<p>برنگ عنبر سارا مشام جان معطر ہے جو اقلیم رسالت کاشہ بازیت مفر ہے خدا کی عام رحمت کا اوسیکئی فائز مظہر ہے اوسیکار تبتہ تولو لاک سوا الشمس نظر ہے ہر اک چھو سوا چنبا ہی ہر اک ہتر سوا ہتر ہے ہر اک ونچو سوا ونچا ہی ہر اک تر سوا تر ہے وہی ہر اک کا دالی ہو وہی ہر اک کا سرور ہے وہی ممتاز خالق ہو وہی مختار داور ہے وہی چرخ نبوت کا مقرر مہر انور ہے وہی اللہ کا شاہد ہوا کالم کا دلبر ہے امام انبیاء ہی پیشوائے ہر پیغمبر ہے</p>
---	---

ہوئی ملکِ سالت میں ہزاروں انبیا لیکر  
 خدا نے لامکان تک اسکو بلوایا شبِ اگلی  
 پلایگا وہ اک اک تشنہ لب کو جامِ ہر ہر کر  
 خدا سے بخشوائے گا وحی ہر ایک عاصی کو  
 گنہگاروں کو کیونکر خوف ہو روزِ قیامت کا  
 نہیں ہے پشیمں و زجرا کا کچھ ذرا کھٹکا :-  
 کیا ہو مجھ کو پیدا ایسے پیغمبر کی امت میں  
 ثنا خوانِ نبی ہوں نعتِ کراشعار کہتا ہوں  
 مرے دیوان کی ہر اک غزل ہر دمِ پیغمبر  
 پڑھی جاتی ہیں ہر محفل میں میری نعتیں غزلین  
 مرے اشعار میں کیونکر نہ ہوں مضمون پاکیزہ  
 کروں کس منہ سے تیرا شکر ادا خالقِ عالم  
 مجھ سے عورت ہر یکس نادار ہے تو ہی

فیضائل میں کوئی پیغمبر اسکو کبتا ہے  
 مقرر زینہ معراج اسکا چرخِ اختر ہے  
 کہ میدانِ قیامت میں ہی ساتی کو تر ہے  
 لقب اسکا دو عالم میں شیخ روزِ محشر ہے  
 ہر اک عاصی کا محشر میں تو دشمنِ مقرر ہے  
 کہ محبوبِ خدا اپنا شیخ روزِ محشر ہے  
 یہی مجھ پر بلا احسان ذاتِ اکبر ہے  
 مرا ہر وقت ہر دم مشغلا نعتِ پیغمبر ہے  
 ہر اک شعر اسکا ہر منکرانِ نعتِ خجھر ہے  
 مری رنگین بانی کا جہان میں شہرہ گہ گہر ہے  
 کہ مجھ پر عام لطفِ حضرت شوقِ سخنور ہے  
 کہ تیری ہی عنایت کا یہ جلوہ اب مقرر ہے  
 تیری درگاہ میں طالب کی عرضِ داوطلب ہے



<p>کہ جیتک قمریان ہیں نغمہ سنج اسلغِ عالم ہیں ہو گردشِ مہر و نہ کو جیتک اس گردشِ گردن گردن ہے جیتک نشا و عیش کا عالم زمانہ ہیں</p>	<p>خیابانِ جہان میں جلوہ سز و صنوبر ہے برنگِ جامِ می چکڑ میں جیتک چرخِ اختر ہے خراباتِ جہان میں گردشِ می و رسا غر ہے</p>
<p>مراد یوان مقبولِ شہِ انا مفتحا ہو پڑھو وہ اسکو جو لدادہ نعتِ پیغمبر ہے</p>	
<p>مخمّس بر غزلِ خود</p>	
<p>حضرت نے پایا رتبہ جاہ و جلال کیا شانِ نبی کو پائے کسی کا خیال کیا</p>	<p>سُن سُنکے ہوتا ہوں دلِ نمکین نہاں کیا اللہ نے دیا مے عروجِ کمال کیا</p>
<p>ہو چاند ہمسرخِ احمدِ مجال کیا</p>	
<p>تشبیہِ دون کیسکو محمد سے کیا مجال مومن ہوں شانِ پاک کیونکر نہ خیال</p>	<p>میں جانتا ہوں بے ادبی ہو گی کیا کسطح ان سزاگیر ناخن کو دوں مثال</p>
<p>ہیں اوسکے آگے ابرو تیغ و ہال کیا</p>	
<p>کیا پوچھنے کو آتے ہیں غمخوار صبح و شام</p>	<p>یونہی رہیگا میرا یہ آزار صبح و شام</p>

میرا تواب علاج ہے بیکار صبح و شام	رہتا ہوں ہنجر شاہ مین بیمار صبح و شام
-----------------------------------	---------------------------------------

ہوا سے طیب میری طبیعت بجا لیا

اک عشق ہو گیا ہر محمدؐ کی نعت سے	حاصل عجب مزا ہر محمدؐ کی نعت سے
----------------------------------	---------------------------------

تکیہ مجھے بڑا ہے محمدؐ کی نعت سے	سینہ بھر ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے
----------------------------------	---------------------------------

مرقد میں کچھ کرین گے فرشتہ سوال کیا

محبوب حق کا آکے تماشا ذرا تو دیکھ	تیری نظر میں آتا ہر کیا کیا ذرا تو دیکھ
-----------------------------------	---

نور نبیؐ کا جلوہ ہے کیسا ذرا تو دیکھ	حسن محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکھ
--------------------------------------	---------------------------------

یوسفؑ کا اوسکے آگے ہر حسن و جمال کیا

نغمہ سرا ہوں میں چمنستانِ نعت میں	کیونکر کہل میں بی گل مرے دیوانِ نعت میں
-----------------------------------	---

سرسبز کیوں ہوں میں بہستانِ نعت میں	اے عندلیبِ یکہ کہ ارمانِ نعت میں
------------------------------------	----------------------------------

ہوں اندون میں لطفِ نبیؐ سو نہال کیا

کہتا ہوں اپنا حال خدا کے لیے سنو	کچھ نیک نیقی سے مجھے تم جواب دو
----------------------------------	---------------------------------

لاکھوں گناہ مینے کئے اس جہان میں گو	ہوں منفصل میں اپنی معاصی سے زاہد
-------------------------------------	----------------------------------

افسوس ہو گا حشر کے دن میرا حال کیا	
مثل خزان ہوا ہے مجھے موسم بہار	روتا ہوں عندلیب کے مانند زار
میں کیا کہوں کہ حال ہو میرا سب شکا	لالے کی طرح عشق نئی سے ہے داغدار
افضل بہار میں رہے دل کچھ نہال کیا	
پیدا ہوئی تھے جگمگہری شاہنشاہ جہان	نوشیروان کا زلزلے میں آگیا مکان
میں کیا کہوں کہ دہوم محی تھی کہاں کہاں	اللہ سے ولادت ختم الرسل کی شان
بُت ہو گئے تھے زیر قدم پاٹال کیا	
ہوں مبتلا میں ہجر کے ایذا میں یا رسول	رہتا ہوں غم میں رخ میں دنیا میں یا رسول
ہے آرزو یہی دل شیدا میں یا رسول	دیکھوں گا کب و رات کہ رویا میں یا رسول
پوچھیں یہ مجھے آپ کہ ہر تیرا حال کیا	
اک عرض آج ہوا سے کر لیجئے قبول	بہر خدا کہیں اوسو گر زنجائیں بھول
رہتا ہر ہند میں بہت اب جان ملول	بلوایئے جو طیبہ میں طالب کو یار ملول
کہیے تو ہے یہ آپ کے آگے محال کیا	



## قطعه تایرخ ولادت راقم الحروف عفی عنه

مرا فرمود پیدار بے مطابق

سروش غیب گفتا منظر الحق  
۸۳ ۱۲

منه ذمی الحجه و تایرخ هفتم

چون فکر اسم تایرخ نمودم

قطعه تایرخ وفات حضرت والد ماجد جناب عبداللہ بن

عبدالشکور غفر اللہ له

بر دل من ازالم افتاده کوه

شد به فرد و من بین انش شوه  
۹۸ ۱۲

چون جناب والد کم کرد انتقا

خامنه طالب قمزد سال فوت

قطعه تایرخ شهادت حضرت مولانا مولونی بن العابدین

# ساکن کوڑے واہن و سالارواہن ضلع ملتان

ہوئے مقتولین العابدین ہو کہین اعدا وہ عالم تہ و فاضل تہ وہ عابد تہ و محدث تہ سروش غیبی آئی نلا کالب غمگین	نہیں کچھ اسٹیک معلوم ہر سار زمانے کو جلد اون کے کیونکہ گلزارِ جنان میں ہو چرخ اہل پنجاب آہ تباخ اون کی تکمید
---	--

قطعہ تباخ وصال مقبول بارگاہ نیردانی حضرت مولانا مولوی  
عبید اللہ حشتی ملتانی نور اللہ مرقدہ

رہبر عالم عبید اللہ اہل علم و فضل گفت طالب بہر تباخ و صاخشہ	جانب جنت وان گردید از این ارفنا کامل راہ ہدایت از فنا سوئے بقا
--	---

قطعہ تباخ و فات محقق لگانہ علامہ زمانہ جناب مولانا مولوی  
رحیم بخش ملتانی مرحوم

گئے بہشت کی جانب رحیم بخش افسوس	کہ جوادیب زمانہ تھے دین کے عالم
---------------------------------	---------------------------------

کہو یہ مصرع سالِ وفاتِ اطالِب | ہزارِ حریف ہوئے منتقلِ بڑے عالم

## قطعہ تاریخ وصالِ مشفقِ و محبِ جنابِ خیر محمد ملتانی مرحوم

جنابِ خیر محمد بوقتِ نصفِ نہار	پئے طہارتِ تنِ الفتِ سو گنہاروان
قضا رسید و بلغرید پائے اوافسوس	میان آبِ فروفتِ شست و ست از جان
ہزارِ حسرت و ہیہات و صد ہزارِ افسوس	ہنود بر سر آنِ قتِ غرقِ ہیچ انسان
بچارِ شب و تاریخِ پنج ششم ال	روانہ گشت زوار فنا بسوی جنان
بگفت طالِبِ غمگین برائے ناخوش	کہ ہاے مُردِ نہر ولی محمد خان

قطعہ تاریخِ بنائی مکانِ عالیشان جنابِ معلی القاب  
فخردوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیسِ اعظمِ ملتان

تعالی اللہ جنابِ شیخ راجو	بنا فرمود قصرِ راحتِ افشا
بگو طالِبِ پئے تاریخِ سانش	بنا شد این مکانِ فرحتِ افزا

قطعہ تاریخِ تالیفِ کتابِ مفرداتِ رحیمی مولفہ زبدۃ الاطباء

# عمدۃ الحکما حضرت استادی جناب حکیم رحیم بخش ملتانی دام مجید وعظم فیضہ

پے تیار خجری گفت طالب	چو شد این نامه حکمت مقالہ
۴	۴
۱۳۰	۱۳۰

## ایضاً

خوب تالیف یہ کتاب ہوئی	جو پسند دل اطباء ہے
عیسوی سال لکھنؤ طالب	کہ کتاب لغات زیبا ہے
۸۹	۸۹
۱۸	۱۸

## ایضاً

ہوئی ختم جسم یہ نادر کتاب	تو حل ہو گئے طب کے سب مشکلات
پے عیسوی سال دل نے کہا	لکھو بے بہا ہے کتاب لغات
۸۹	۸۹
۱۸	۱۸

## قطعہ تیار خجری تریم مسجد بوسہ دروازہ ملتان

چو شد تریم این بیت آہی	بسعی مردمان نیک طینت
------------------------	----------------------

<p>بگو شد مسجد اطهر مرمت ۱۳۰۰</p>	<p>سروشم گفت طالب بہر تاریخ</p>
<p>مرثیہ گو ساکن شہر بہر کضر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان</p>	<p>قطعہ تاریخ طبع رسالہ گریہ غلام مصنفہ جناب غلام سکندر خان غلام</p>
<p>کہ حالات حسنین ابن علی الحق شدہ مطبوع ۱۳۰۰</p>	<p>رقم زد طالب مخوم سال انطباع آن رقم زدن حسنین ابن علی الحق شدہ مطبوع</p>
<p>منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی</p>	<p>قطعہ تاریخ تالیف کتاب نقش سبحانی مولفہ مشفقہ و محبتی جناب</p>
<p>گو کتاب خوب مقبول زمین ۱۳۰۰</p>	<p>این کتاب بے بدل تالیف کرد از پئے تاریخ طالب فکر چیست</p>
<p>قطعہ تاریخ وفات وجہ سید پہلوان علی شاہ گردیزی ملتانی</p>	<p>چون جناب صابر شیرین سخن</p>



بجنت شد لبنا شور محترم	چو بانوی جناب پہلوان شاہ
گلے کم گشت ازین گلزار عالم ۱۳۰ھ	نغان زو بلبل دل سال تایخ
قطعه تایخ بنای چاہ جناب سید جهان شاہ گردیزی ملتانی	
بنا کرد این چاہ شیرین بہ از جان	چو سید جهان شاہ بحر معانی
بکش آب از چشمہ فیض یزدان ۱۳۰ھ	اگر کرداری پئے سال طالب
قطعه تایخ انتقال عم محترم من جناب غلام حسن مرحوم	
راہ ملک عدم گرفت افسوس	حضرت عم من غلام حسن
ز جهان مرد حق برفت افسوس ۱۳۰ھ	مصع سال ز در قم طالب
قطعه تایخ طبع مجموعہ مرثیہ مصنفہ جناب غلام سکندر خان صاحب	
غلام مرثیہ گو ساکن شہر ہیکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	

<p>چہا اب وہ مجموعہ مرثیہ          کہیں ذکر اوصافِ جیٹن پک          کہیں قید اہل حرم کا بیان          کہیں ذکر بیدادی شمر ہے          لکھی مینے طالب یہ تاریخ طبع</p>	<p>کہے جسمیں احوالِ آلِ عبا          کہیں مدحتِ شاہِ خیر گشا          کہیں قصہ جنگِ کرب و بلا          کہیں ذکر ہے صبرِ شبیر کا          چہا آج مجموعہ غم فزا</p>
---	---

قطبہ تاریخ بنائی مکانِ عالیشان جناب سلطان ہراج  
 رئیس اعظم چوکی ہراجان ضلع ملتان

<p>شد بنا چون این مکانِ لکشاں سلطان ہراج          از پئے تاریخ طالب غامہ رنگین من</p>	<p>گفت ہر کس هست بیشک قوت افزا عجیب          زور قمر شد این مکانِ تعمیرِ بیا و عجیب</p>
---	---

قطبہ تاریخ طبع فرہنگ تحفۃ الاحرار مولانا جامی قدس سرہ السامی مؤلف  
 جناب منشی محمد خیر الدین صاحب بریلستانی

چون تالیفات صاحب شاعر نگین بیان	خوشنماؤ بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد
مصرع تاریخ طبعت خامہ طالع نوبت	بے بہاؤ بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد

قطعہ تاریخ تولد غلام محمد سلمہ فرزند دلہند مصنف عفی عنہ

عطا کیا تمہیں طالع خدائے فرزند آج	دعا یہ مانگو کہ عمر خضر لے اوسکو
جو کوئی اوسکے تولد کا تم سو پوچھو سال	خدائے چاند سا بیٹا عطا کیا کہدو

### ایضاً

عطا فرمود فرزندم ابھی	نکو طلعت نکور و نیک سیمہ
بگفتم مصرع تاریخ طالع	نکو طالع ہمایون نجات بادا

منظر الاسلام	محبتِ راظہر علی
--------------	-----------------

تاریخ رحلت جناب فضل علی شاہ مرحوم خلف اکبر  
جناب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

## رباعی

چون فضل علیشاہ گلِ باغِ صفّا	از دارِ فنّارفت سوئے دارِ بقّا
طالبِ پئے تاریخ و فاشِ رضوان	گفتا کہ خرامید بفر دوسِ علا


قطعه تاریخ وفات جناب حکیم محمود خان دہلوی مرحوم

مر گیا محمود خان افسوس آج	تہا وہ حکمت میں مسیحاے زمان
طالبِ او کا سال تاریخ وفات	لکھ سوئے جنت گیا محمود خان

قطعه تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب محمد یار خان خلف اکبر  
جناب غلام قادر خان مرحوم رئیس اعظم ملتان

چون محمد یار خان نواب را	داد فرزندے خدائی النور جان
نیک طلعت نیک طالع نیک رو	فرخ و فرخ قدم فرخ نشان
عمر او بادا افزون چون عمر خضر	تا ابد زندہ بماند در جهان

<p>زاد فرزند محسن دیار خان ۹</p>	<p>طالب از روی بشارت گفت</p>
<p>قطعه تاریخ انتقال جناب مولانا مولوی محمد ابرار جامع مسجد علی محمد خان کن و منقو</p>	<p>قطعه تاریخ انتقال جناب مولانا مولوی محمد ابرار جامع مسجد علی محمد خان کن و منقو</p>
<p>چرخِ راه ہدایت بزمِ علم یقین کہا سروشِ فرہے ہے مجھ چرخِ دین ۱۳۰ھ</p>	<p>جناب نور محمد لکھنؤ عالم ہو اوصالِ جوان کا تو گوشِ طالبین</p>
<p>قطعه تاریخ وفات خواجہ محمد اکبر سوداگر ملتان</p>	
<p>آج کلش آمد و در خاک نہفت بزمینِ لحدِ آسودہ بخفت ۱۳۰ھ</p>	<p>حیف چون خواجہ محمد اکبر سال تاریخ رقم زد طالب</p>
<p>قطعه تاریخ وفات مولف غفر اللہ لہا</p>	
<p>کیون کرتے ہیں ماتم مرگِ گہرا ایل غزاج اے اہلیہ اے مونس کیا تلو ہوا آج</p>	<p>کیا ہو گیا کیون ورہی ہیں سارے اجا کل شام تک فسوس تھا کچا اور ہی عالم</p>

<p>ہیپات تہیں بیکسکائی یہ قضا آج          عیسے ہی یہ فرماؤ کہ ہر وقت دعا آج          ہے یاد مجھے وہ دم آخر بخدا آج</p>	<p>حسرت ہو کہ نمونہ ملی بات کی مہلت          اوس حالت ہیضہ میں گرد لکھتے تمکو          آنکھوں میں پھر کرتا ہے وہ نزع کا عالم</p>
	<p>اے طالب غمگین ہے یہ تاریخ کا مصرع          افسوس اوسے ہیضہ نے جدا مجھے کیا آج          ۱۰</p>
<p>قطعہ تاریخ تشریف آوری جناب نواب لفٹنٹ          گورنر پنجاب بہادر دام اقبالہ</p>	
<p>شہر ملتان میں لفٹنٹ گورنر آج آئے          برج انصاف کو خوشید منور آج آئے          بخشش وجود و سخاوت کے سمندر آج آئے          کہ یہاں اب گہر بار مقرر آج آئے          کیا یہی رونق ہو کہ لفٹنٹ گورنر آج آئے</p>	<p>کیون نہوں چار طرف عیش و خوشی کو جلسے          دور ہو جائیگی تاریکی بیدار دو ستم          موزن ہو گا ہر اک سمت کو دیا کے کرم          فز مقصود سو بہر دین گے ہر اک دامن          پیشکش کر دو یہ تاریخ مسیحی طالب</p>
<p>قطعہ تاریخ طیار سی خیمہ عبدالخالق ملتان</p>	

و اہ کیا کہنا ہو کیا خوب ہو ماشاء اللہ	چشم انصاف سے دیکھو کہ ہے کیسا خیمہ
ایسے خیمہ کا نہلا کون سا لکھن میں وصف	ہر ہر اک وصف میں موصوف سرا پا خیمہ
نظر بد کہیں اسکو نہ آہی لگجائے	کہ نظر میں نظر آتا ہے یہ یکتا خیمہ
راجہ صاحب بخوشی کیون کرین اسکو <sup>لندن</sup>	خوب سے خوب ہو اچھو سی راجھا خیمہ

سال نسبت کا یہ مصرع احسن طالب	
خوب ہے اچھا ہو بہتر ہے یہ اچھا خیمہ	

قطعہ تاریخ شنوی ترانہ عشق طبع و شفقتی و محبتی جناب  
خواجہ پیر سلام مدرسی شاگرد حضرت شمس الدکنوی

کیا سلام نکتہ ورنے کہی یہ شنوی	مانتے ہیں جسکے ہر شعر کو اہل کمال
طبع کی تاریخ اے طالب کوئی پوچھو اگر	چھپ گئی یہ شنوی کیا خوب کہہ دو سال <sup>۱۳</sup>

قطعہ تاریخ وفات جناب محمد شاہ مرثیہ گو

ہاشمی تخلص خلف جناب شیخ مخدوم بہاول بخش  
قریشی رئیس اعظم ملتان صدر نشین خانقاہ حضرت  
سخوت بہاء الدین زکریا ملتانی نور اللہ مرقدہ

محمد شہ نیک خور گئے ہائے	جگہ اون کی فردوس میں یا خدا ہو
جو خواہش ہو تاریخ کی تمکلات	کہو آہ آئی قصا ہاشمی کو

تاریخ بنای چاہ مسجد گہری پٹولیان واقع شہر ملتان

رباعی

عند شک کہ از فضل خداوند جهان	نو چاہ بنا گشت بہ شہر ملتان
ملا لب پے تاریخ سر و شہ غنیم	فرمود بگو چشمہ فیض نیران

قطرہ تاریخ ترتیب کلیات ہذا

ہو افضل خدا سے جب مرتب	یہ میرا کلیات نظم افکار
ندادی ہا نف غیبی نے طالب	کہ ہے یہ کلیات حسن گفتار



توایح نتیجہ افکار گہر بارشعرا کے نامدار  
 قطعہ تیارخ نتیجہ طبع جستہ گہر جناب حکیم محمد عبدالحق صاحب  
 اختر رئیس موضع حاجی پور علاقہ شمشیر نگر ضلع  
 سہٹ شاگرد حضرت شوق نبوی

بجود اللہ چہا دیوان طالب	جو مقبول دل اہل نظر سے
یہ لکھی خامہ اختر نے تیارخ	کہ نظم طالب والا گہر سے

قطعہ تیارخ طبع عزاد سخنور نامور جناب منشی غلام احمد صاحب  
 اختر متوطن امرسر دام لطفہ

۲ ہزار آمد بہ بستان سخن بہر سخن سخاں	۳۰ شدہ مطبوع دیوان جناب طالب ملتبان
۴۰ ظہور بالکاش چوین سخن افاد	۴۰ نور شد زورش دیر عشاق و محزون
۵۰ سرور کچھچان از خواندش دل شیدا	۵۰ دماغ از عرش بالا تر شود مثل پیر دیان
۶۰ برای سال طبعش ماہ چون اتم خگر	۶۰ بگفتا ہا تف غیبی کہ تاریخش موثق دان

## دیگر

چھپ گیا طالب کاینزنگ عجیب	خوش بیانی جس سے یکسر عیان
کہتا ہے بیاختہ ہر اک یہی	ہے نالے ڈھنگ کا یہ بیگمان
سال سببت لکھ دیا آخ کرنے یہ	دوستوں کے واسطے ہر مرغبان
	۲۹
	۱۹ سببت

قطعہ تاریخ شاعر ذیشرف یادگار سلف جناب منشی  
اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی

ہو اور نون طبع فضل خدا سے	کلام سخن سخن و کیتائے دون
دم فکر تاریخ دل نے کہا یہ	لکھو بزم شمع سخن دان ہو دیوان
	۱۳۱

## ولہ

طبع دیوان ہو اوہ طالب کا	جسکے طالب ہو شاعرانِ زمن
فکر تاریخ تھی مجھے اشرف	کہا ہاتھ نے لکھ شگوف سخن
	۱۳۱
قطعہ تاریخ نتیجہ فکر سخنور شیرین کلام و خوش تقریر جناب	

منشی محمد بشیر صاحب بشیر لکھا کوٹی شاگرد حضرت شوق نبوی

ہوا جبکہ طالب کا دیوان طبع ہے ہر شعر جسکا ڈر بے بہا

بشیر اسکی تاریخ مین نے کہی کہ دلخواہ ہمیشہ دیوان چہا

قطعہ تاریخ شاہ عرشین بیان خوش تقریر چاہ منشی

امیر الدین صاحب تسطیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نبوی

ہوا افضل خدا سے جبکہ مطبوع جناب طالب ملتان کا دیوان

لکھا تسطیر نے یوں سال فضلی چہا ہمیشہ دیوان دُر افشان

تاریخ نتیجہ فکر سلیم ہمایہ قدسی و کلیم حضرت استاد الاستاذ

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

زہے طالب ناظم خوش بیان سخن فہم شیرین زبان

جنہین کہتے ہیں جملہ دانائے دہر بلاغت فصاحت مین بیکتاے دہر

کیا جمع دیوان اک لاجواب بیاض سحر کی طرح انتخاب

ہوا صاف تحقیق و صحت کے ساتھ چہا حسن خط و کتابت کے ساتھ

میرے دل کو تسلیم آیا خیال	کروں نظم مصرع کوئی بہر سال
کہا میں نے آخر دم اختتام	یہ دیوان چہا پڑ تکلف تمام ۱۳
قطعہ تاریخ شاعر بے نظیر جناب منشی مغزا الدین احمد صاحب تفسیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نیوی	
طالبِ نکتہ سنج کا دیوان	کیا ہی عمدہ چہا بفضل خدا
سالِ فصلی یہ لکھ دے تفسیر	کیا ہی دیوان بے نظیر چہا ۱۳
قطعہ تاریخ طبعغزاد مخمور نکتہ پور جناب منشی میگہ برن سنگھ صاحب چوہر غازی پوری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی	
چون مرتب کلام خود سرمود	طالبِ نکتہ سنج و ماحد رفن
گفت تاریخ سال آن جوہر	رونق انگیز و دلپسند سخن ۱۳
قطعہ تاریخ طبعغزاد مخمور شیرین گفتار جناب منشی سالک رام صاحب سالک ٹیس گروا ضلع بلپاشا گرد حضرت شمشاد لکھنوی	
چون جناب طالب شیرین بیان	رونق بزم سخن باز کھنیاں

<p>شد پسند خاطر نه زدی کمال کلیات طالب بنکو خصال<sup>۱۳</sup></p>	<p>کلیات نظم خود شریب داد کلام ساکن سال طبعش در رقم</p>
وله	
<p>شاعر شیرین سخن هر دل عزیز دایما حاضر فصاحت چون کنسیر خواست ساکن عیسوی تاریخ نیز ارمغان طالب صاحب تمیز<sup>۱۴</sup></p>	<p>طالب رنگین بیان ناز کخیال بهر یابوس عروس فکر او کلیات نظم خود چون جسع کرد از سر اخلاص کلام زد در قسم</p>
<p>قطعه تاریخ شاعر شیرین کلام جناب سید خواجه معین الدین چشتی معروف بخواجه پیر متخلص سلام مهتم گلدسته گلیانگ مدراسی شاگرد حضرت شمس و لکهنوی</p>	
<p>که هر شعر اسکا به قول و بیاغ بلاغت کا لکهنو دیوان طالب گلستان و فصاحت کا<sup>۱۵</sup></p>	<p>چپا دیوان طالب جت بول و طها خوشی بول سلام اب جستجو تملو جو تاریخ هجری کی</p>
وله	

چہپ گیا اب حدائقِ طالب	جسکے ہر شعر میں ہر نعتِ رسول
دفرِ مدحِ پیمبر ہے	دونوں عالم میں کیوں ہو مقبول
فکرِ تاریخِ نبی سلام مجھے	ابرِ رحمت کا ہوا فلک سے نزول
ہاتھ غیب نے صدا یہ دی :-	لکھو تحسینِ بہشت مدحِ رسول

قطعہ تاریخِ شاعر شیریں نوا صاحبِ فکرِ ساجناب  
مولوی حسن مرتضیٰ صاحبِ شفق ساکنِ عماد پور ضلع گیا  
شاگرد جناب کوثر خیر آبادی و حضرت شوقِ نیموی

عجب دیوانِ طالب کے چہ پہن	کہ طالب جکا ہر پیر و جوان ہے
یہ ہے طبعِ رسا سے اوجِ مضمون	زمینِ شعرِ رشکِ آسمان ہے
یہ ہے موجِ طبیعت کی روانی	کہ جدولِ صفحہ پر آبِ وان ہے
لطافت ہے سخن میں لطف کو ستا	عجب اردو کی پاکیزہ زبان ہے
مزا باتوں کا ہے شعر و سخنِ حاصل	مصنف ہی عجب طبیبِ لسان ہے
شفق لکھا یہ مین نے طبع کا سال	کلامِ شاعر شیریں بیان ہے

ولہ

یہ شاگرد جو حضرت شوق کو بہن  
کلام اوکے یہ نعتیہ عاشقانہ  
شوق میں لکھتی یہ تاریخ فصلی

خدا بخش طالب حسن  
چہے دو لون فضل الہی سے کمال  
مضامین طالب طالب ہر دور

تاریخ طبع ادا فصیح الفصحا بلخ البلغا صاحب طبع وقاد و نقاد  
حضرت استاد الاستاذ جناب مولانا مولوی محمد  
عبدالاحد صاحب شش دکنہوی دامن فیضہ

قطبہ سال کلیات گریز علم و معانی طالب ملتانی

سازدادہ کلام عالی خود  
گفت شمشاد مصرع تلخ

چون خدا بخش شاعر کامل  
کلیات نفیس و جوش خروار

ولہ

چون مرتب کرد نظم لاجواب  
گفت شمشاد از پے تاریخ آن

شاعر نامی دیکتا سنے ز من  
کلیات طالب وافی سخن

قطعه تاریخ علامه زمن محقق کامل الفین سخنور شیرین سخن حضرت  
استاد نامو لانا ابوالخیر محمد طہیر احسن صنا شوق بنوئی عظیم آبادی

مرتب چو گردید این کلیات	فصاحت بیان و بلاغت نشان
رسم کرو صراع تاریخ شوق	خجے کلیات معانی بیان

قطعه تاریخ سخنور نازک خیال شاعر شیرین مقال لکھنؤ نجستہ بنیاد جناب منشی  
سید محمد عبدالشکور صناع شفی ساکن قصبہ کرا ضلع عظیم آباد شاگرد حضرت شوق بنوئی

طالب خوش بیان کا یہ دیوان	کیا ہی عمدہ چہا بفضل خدا
خامہ درفشان عرشی نے	لکھی تاریخ نظم پیش پھا

قطعه تاریخ شاعر فصیح البیان سخنور شیرین بیان سرآمد  
از باب دانش و تمیز جناب سید شاہ عبدالغیر صنا  
غریز بہاری شاگرد حضرت شمساد لکھنوی

چو شد مطبوع این دیوان طالب	چراغ بزم گفتار دل افروز
عزیز از بہر سال الطباعش	بگفتم شمع اشعار دل افروز



قطعہ تاریخ طبع خراشا عریا مذاق سرآمد ارباب اخلاق جناب  
حکیم محمد جان صاحب فراق عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق بنوی

مرتب جب ہوا فضل خدا سے	کلام طالبِ عالی مراتب
فراق اوسکی لکھی میں نے تاریخ	کہ ہے یہ برگزیدہ نظم طالب

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سرآمد ارباب ذوق جناب سید  
ابوالفتح محمد عمر صاحب فوق رئیس عظیم آباد شاگرد حضرت شوق بنوی

جب یہ دیوان حضرت طالب	چھپ گیا غیرت بھار چمن
فوق تاریخ میری بے بدل فکر	بول اوٹھی گلشنِ نفیس سخن

قطعہ تاریخ شاعر عالی تبار سخن سنج شیریں گفتار  
جناب منشی محمد عبدالاحد صاحب قدس تعلقہ دار  
پہر ساٹا ر ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد نکلہ نوی

مرتب جب ہو طالب کے دیوان	ہوئے وہ رشک گلشن طبع ہمیشہ
--------------------------	----------------------------

یہ کلابِ قدس نے تاریخ لکھی | چہے دیوانِ روشن طبع پھیل

قطعہ تاریخِ سخنورِ جامع الفضائل جناب مولوی سید شاہ  
تفضل حسین صاحبِ کامل بہاری شاگرد حضرت شوقِ نبوی

طالب کے چہے جو دونوں یوں | پھر کی روحِ نصیر و غالب  
تاریخ یہ مین نے لکھی کامل | کیا سنجیدہ ہے نظم طالب

قطعہ تاریخِ سخنورِ کامل جناب حکیم سید شاہ محفوظ الحق  
صاحبِ واصلِ عظیم آبادی شاگرد حضرت شوقِ نبوی

جبکہ طالب کے یہ دونوں یوں | چمکے عالمِ مینِ شمالِ خورشید  
سنہ طبع لکھا واصل نے | نظم طالب ہے بہارِ امت

طبعِ ازبیدہ اہلِ محاف جناب سید شاہ ناصر حسین صاحبِ واقف بہاری شاگرد حضرت شوقِ نبوی  
طبع چون گردید از فضلِ خدا | کلیاتِ طالب یکتائے فن  
زورِ قلم تاریخِ سالِ انطباع | کلابِ واقف مدیہ شمع و سخن

# بہارِ ملتانی

صفحہ	خط	صفحہ	صفحہ
زیارت	زیارت	۷	۱۱۸
اسبیہ	تیرا	۱	۱۳۲
ہوتی ہے	ہوتی ہے	۹	۱۴۰
مین ترا	آپ کا	۱۰	۱۴۵
کی فضا محکمو	دل جوشی	۱۰	۱۵۹
+	اسی ہمش	۵	۱۶۵
ہو نہیں	ہن	۷	۷
گنا ہو نگلی	گنا ہو نگلی	۲	۱۶۶
ہو	ہوا	۸	۱۶۹
کہتے	کہی	۷	۱۷۵
خواہش ہے	خواہش	۳	۱۸۰
ہو	ہو	۱	۱۸۱
پڑھتے	کہتے	۳	۷
چڑھا آتی	چڑھا جاتی	۶	۷
اطیوا	اطیوا	۱	۱۸۷
جسمین ہے	جسمین	۱۳	۱۹۳
ادراے	ادراے	۱۲	۱۹۸
بستلاؤ	زمسوس	۱	۲۰۱
آشوب و فدا	تراہ جوشن	۷	۲۱۳
نکمتہ پرور	نکمتہ ور	۹	۷
شع زم	زم شع	۸	۲۱۶
شمشاد	شمشاد	۷	۲۲۱

استہار کتب مؤلفہ علامہ زمن محدث کا مل الفہم حضرت مولانا ابو الخیر محمد طلیح احسن  
تقویٰ نبوی دَام فیضہ

### آؤ شحمۃ المجید

اسرار مجہد کی تقلید کے بیان میں اور امام عظیم کی سوانح عمری میں یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے  
اسنے ملک پر ہوا اثر ڈالا ہے بہتیرے متعصبین کے اگلے خیالات پلٹ دیئے ہیں۔ ملک کی ایسی بہت بڑی قدر  
کی ہے۔ جنت فی جلد۔

### جل المتین

یہ معرکہ الاار رسالہ بحث آمین میں ہے جس میں طرفین کی حدیثیں صحاح ستہ کے علاوہ بہت سی نایاب کتاب  
کی مع اسناد درج ہیں۔ چیمہ وحید آباد و مدرس و لکھنؤ و پنجاب و ملک عرب کے مختلف کتب خانوں  
مرد لکھی ہے آمین بالا خفا کے ثبوت میں آجک کوئی ایسا رسالہ نایف نہیں ہوا۔ میت فی جلد۔ ۶

### مقالہ کاملہ

یہ رسالہ ایک شخص کے رسالے کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ آمین علاوہ اور سیاحت مفیدہ کے بارمول فتہ وغیرہ کہنے کے  
تحقیق نہایت عمدہ طور پر کی گئی ہے۔ قیمت۔

### تذریل

اس رسالے میں برہکان بن کی مذہبی و دوسری کا استنباحا حادثہ فقہ سے کما حقہ ثابت کیا گیا ہے۔ مقالہ کاملہ  
ساتھ چھپا ہوا اور بعد نظر ثانی و محو اثبات رسالہ نباح البقرہ ساتھ بھی چھپا ہے۔ جنت فی جلد۔ ۱

### ازاحۃ الاعطال

عطل الفاظ کی تحقیق میں یہ رسالہ بحوالہ کتب و اشعار ساتھ نہایت حاشیائی سے لکھا گیا ہے اور ولایتی کا خدیو  
چھپا ہے جن حضرات کو عطلی سے بچنا ہو ضرور اسکی خریداری کریں۔ قیمت فی جلد۔

### اصلاح

یہ رسالہ اردو گوشت اور ایشاپر دازون کے حق میں حکم کسیر رکھتا ہے۔ آمین متروکات وغیرہ کا بیان کیفیت میں

### ایضاح

یہ رسالہ اصلاح کی شرح ہے جس میں شاعری کے مطلق جاہجاسی باتیں ہیں جو کسی کتاب جن میں نہیں۔ طرہ کہ اصلاح اور اذاعہ  
بھی بعد نظر ثانی اسکے ساتھ چھپی ہے۔ قیمت فی جلد۔

### سرمۃ تحقیق

یہ رسالہ اسم پاکسی سے جسکی دھوم سارے ہندوستان میں مچی ہوئی ہے۔ آمین معرکہ الاار الفاظ کی چھان میں لکھی ہے  
اسکے ساتھ نعمت غلطی۔ حل القصیدہ تذکرۃ اشون۔ دندان شکن۔ طیار التوحج بھی شامل ہیں جنت فی جلد

### نغمہ راز

یہ پردوشوی اردو میں نہایت پاکیزہ خیال کے پیر کے میں نظم ہوئی ہے۔ ملک کی قدر دانی سے لکھا ہوا  
چھپس ہے۔ نظر ثانی میں بہت کچھ ترمیم ہوئی ہے۔ مونس میں ہوا کہ اسکے ساتھ درد جی کی تصنیف

یادگاروں  
یہ ایک عمدہ  
جس میں خباب  
ہفت کی ہر  
اور حضرات نبی  
کے تراجم ہوا  
کے حالات  
ہیں۔ جاہجاسی  
کے صفات  
کی تصویر  
نہایت عالی  
نہایت عالی  
لکھی گئی ہیں۔  
جنت فی جلد  
یہ سب کتابیں  
مولانا  
ہیں۔  
نکاحی  
بارسال  
یا با جانت  
ویلو پے ابل  
مل سکتی ہیں  
نہایت



ك 11 ب

~~✓~~ ✓  
DUE DATE

٢١٥٢١

--	--	--

